اظہار ع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ بسلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں اُنمین بعض کتب قصص نثر و نظم فارسی اردو وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب قصہ جات نثر اردو

الف لیلہ - اردو ترجمہ منشی طوطارام تخلص شایان -
ایضاً - عربی کا ترجمہ بترجمہ منشی عبدالکریم -
فسانہ عجائب - بالتصویر مولفہ مرزا رجب علی بیگ سرور
ایضاً - بغیر تصویر -
سرو شِ سخن - بجواب فسانہ عجائب مصنفہ سید فخر الدین حسین مودودی -
طلسم حیرت - بجنگ فسانہ عجائب مولفہ منشی جعفر علی شیون -
باغ و بہار - یعنے قصہ چار درویش مولفہ میر امن دہلوی -
طلسم فصاحت - مصنفہ مولوی محمد حسین جاہ -
سیل یمن - مصنفہ مولوی رفیع الدین وکیل -
وقائع راجگان - مصنفہ کنور جگت سنگھ خلف مہاراجہ مان سنگھ -
ستی بہادری - ترجمہ راجہ شیو پرشاد ستارۂ ہند -
آرائش محفل - قصہ حاتم طائی بالتصویر مولفہ سید حیدر بخش -
ایضاً - بغیر تصویر -
داستان امیر حمزہ - بالتصویر نظر ثانی حافظ محمد عبداللہ بلگرامی -
نو طرز مرصع - قصہ چار درویش بعبارت مسجع مولفہ منشی محمد عوض زرین -
بستان حکمت - اردو ترجمہ انوار سہیلی کا مولفہ فقیر محمد خان گویا -
قصہ سیاہ پوش - مولفہ عنایت اللہ خان قیس -
فسانہ معقول - مصنفہ سید غلام حیدر خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمیشنر -
قصہ سورج پور - ایک زمیندار کا فسانہ مولفہ چرنجی لال
آئینہ عقول - یعنی قصہ قاسم و ہاشم در روح افزا و چہار خلیفہ بغداد مرتبہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمیشنر -
جادہ تسخیر - نادر عبارت مسجع مصنفہ نواب محمد حیدر علی خان بہادر
نورتن - مصنفہ میان محمد بخش تخلص مہجور -
قصہ اگر گل - مولفہ عاصی تخلص -
سیر مقبول - نادر عبارت مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر -
قصہ گوپی چند بھرتری -
بیتال پچیسی - قصہ راجہ بکرم مع تصویرات ہے -
گل بکاؤلی - مولفہ نہال چند شاہجہان آبادی -
طوطا کہانی - تصنیف سید حیدر حسین -
قصہ گل و صنوبر - مولفہ منشی ہیم چند -
طوطی نامہ - مع قصہ ابراہیم ادہم مولفہ شاہ غلام حیدر -

بعون صانع و حکیم مکان و فضل خلاق زمین و زمان
سنگھاسن بتیسی
مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین و مقبول جہان ہوئی
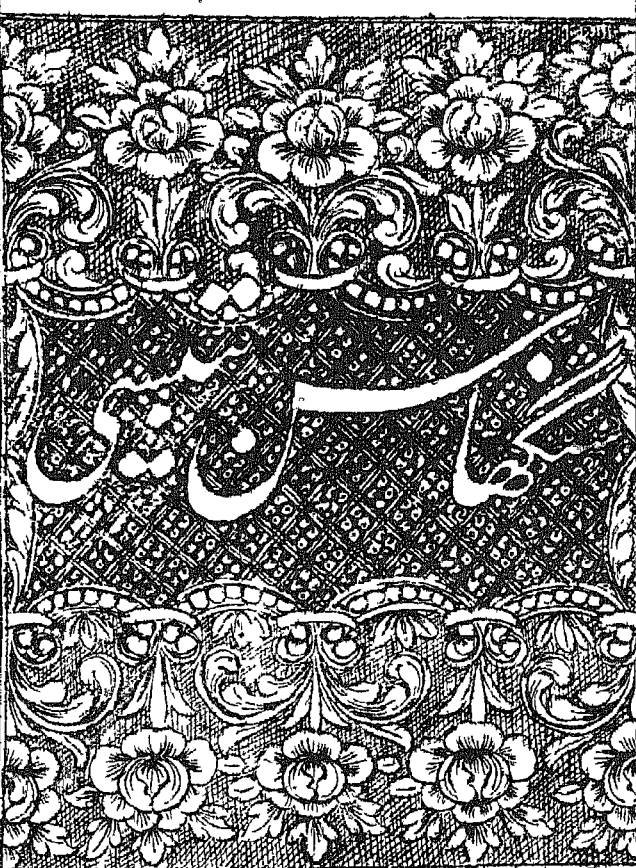
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ سنگھاسن بتیسی کا اردو زبان مین

آغاز داستان

ایک راجہ بھوج اُجین نگری کا راجہ مہابلی اور بڑا دھنی جسی اور دھرماتما تھا جتنے لوگ اُسکے راج مین
بستے تھے سب چین کرتے تھے راجہ راج پرجا سکھی کسی کو کوئی دُکھ نہین دے سکتا تھا یہ نیاو اُسکے
یہان تھا کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے اور سب اُسکے آسرے سے جیتے تھے
پر میشر نے جیسے اُسے دنیا کے پردے پر اُتارا سب بے سہارون کا کیا سہارا اور روپ اُسکا
دیکھکر چودھوین رات کے چاند کو چکا چوندھی آتی بڑا چترا اور سگھڑ اور گنی تھا اچھی اچھی باتین سب آپہین
سمائین تھین بھلائی اُسکی جگ جگ مین مشہور تھی اور نگری اُسکی ایسی بستی تھی کہ چپا رکھنے کو جگہ
نہین ملتی تھی وہ بھرا بھرا نگر شادیان گھر گھر نئے نئے طور کے اچھے اچھے مکان بنے ہوئے چوپڑ کا بازار
درمیان مین نہر بہتی ہوئی درست دکانون مین ایک ایک دکاندار صراف بزاز سوداگر کاریگر سنار
لہار سادہ کار کسیرا پٹوا کناری باف کوفتہ گر چلا کار آئینہ ساز اپنے اپنے کام مین سرگرم تھا
جوہری بازار مین جواہر سے کشتیان بھری ہوئی موتی مونگے زمرد لعل یاقوت نیلم پکھراج جوہری
دیکھتے بھالتے تھے اور خریدارون سے بازار بھرا ہوا اور اُسکے برابر دکانون مین میوہ فروش
ولایتی انار سیب بہی ناسپاتی انگور سے پٹارے پٹاریان بھر کر لگائے ہوئے اور ڈھیر چھوارے
پستے بادامون کے کیے ہوئے بیچ رہے پھول والے پھول گوندھ رہے تنبولی بیڑے

باندھ رہے گندھیون کی دکانین تیل پھولیل عطر ارگجے کی لپٹون سے مہک رہین اور سپاری والے
دکانون مین پوڑہ پین دھنیہ سپاری کے باندھکر لگائے ہوئے ڈبیا معجون کی آگے دھرے سپاریان
کترتے بساطی ہر طرحکی جنس دکانون مین چنے ہوئے مول گاہکون سے کررہے چوک چوکور بنا ہوا
مینا بازار لگا ہوا تیسرے پہر گوگدڑی لگی ہوئی اسباب طرح طرح کا نیا پرانا بیچنے والے بیچ رہے اور
لینے والے مول لے رہے گرم بازاری ہر ایک چیز کی ہو رہی کٹورے ہر طرف سقّے بجا رہے اور
کہین ناچ کہین رنگ کہین بھگت کہین نقل کہین قصّہ ہو رہا معشوق بازار مین سیر کرتے ہوئے
عاشق پیچھے پیچھے پھرتے ہوئے دن رات یہ سماں رہتا تھا باغ باغیچے سیر اور تماشے کو بنے ہوئے
درخت میوے سے جھومتے ہوئے اور پھول کیاریون مین کھلے ہوئے تالاب مین کنول پھولے ہوئے
باولیون مین پانی جھلکتا ہوا ہر ایک کنوئین پر رہٹ چلتا ہوا پنگھٹ لگا ہوا راجہ کے چوآہی خاص محل
اونچے اونچے دروازے خوش قطع چار ونطرف چار دیواریان سیدھی کھنچی ہوئین چارونطرف اسکے
باہر اندر مکان انوٹھے انوٹھے بنے ہوئے کوٹھریان دالان در دالان بارہ دریان بالاخانے جو محلے
بیچ محلے رنگ محل شیش محل عیش محل اٹاریان بنگلے تیار چلونین پردے ہر ہر در پر لگے ہوئے
فرش چاندنی سوزنی قالینون کا جا بجا بچھا ہوا مسند تکیے لگے ہوئے شہ نشینون مین دنگل اور
کرسیان سونے روپے کی جڑاؤ بچھی ہوئین طاقون مین شیشے بید مشک گلاب کے چنے ہوئے
سائبان طاش بادلے کے کھنچے ہوئے نگیرے بعضی جگہہ اپنے اپنے موقع پر کھڑے ہوئے صحن
مین کیاریان بنی ہوئین چوپڑ کی نہرین پانی سے بھری ہوئین لہرے لے رہین حوض بید مشک
گلاب سے بھرے ہوئے فوارے چھوٹتے ہوئے چادرون سے پانی بہتا ہوا آبجوئین چارون طرف
جاری سرو کھڑے ہوئے اور چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے روشین اور ٹٹیان سب درست پھول
ہزارون رنگ کے کیاریون مین کھلے ہوئے ہر ہر محل مین ایک ایک رانی عیش اور کامرانی سے
راجہ کا دل ہاتھون مین لیے رہتی تھی ناچ راگ رنگ رات دن ہوتا تھا اور وہ آپ ایسا سگھڑ تھا
کہ جو بات بات مین موتی پروتا تھا اور نوقسم کے صاحب کمال جیسے نورتن اسکی مجلس مین حاضر
رہتے تھے راجہ اندر اسکی سبھا کو دیکھکر رشک کی آگ سے جلتا تھا اور اسکا اکھاڑا دیکھ
حسرت کے ہاتھ ملتا رنڈی اور مرد اسکی صورت پر دیوانے تھے جنے ایک بار اسے دیکھا

آپے مین نرہا جسنے اُسکی خوبصورتی کا بیان سنا بیچین ہوا مدہ مین جوبن کے سرشار موہن کا اوتار نوجوان
چاتر صاحب تدبیر تھا اُسکے سیر او تماشے کو شہر کے کنارے پر باغبانون نے کوسون تک کیاریان
بنائی تھین اور ہر رنگ کے پھولون کی بہارین دکھائی تھین اور اُنکے برابر ایک کھیت مین
کسی مرائی نے کھیرے بوئے تھے جب وہ اُسکے بیلین تمام کھیت مین پھیل گئین اور خوب ہرے
ہوئین زرد و زرد پھولون سے اور ہی بہار دی جب وہ کھیت پھلا اور تیاری پر آیا تب اُس کھیت والے
نے اُسکی رکھوالی کو مکان تجویز کیا دیکھا کہ درمیان اُس کھیت کے ایک چوکا زمین کا خالی رہ گیا ہے کچھ
اُسمین جا ہر اور نہ او بچا پچھ مرائی نے رکھوالی کرنے کو گرد استادہ لگا کر اوپر ایک مچان سا باندھا اُسپر وہ
چڑھکر چارون طرف نگاہ کرتے ہی کہنے لگا کہ کوئی ہے اسی وقت راجہ بھوج کو گڑھی سے پکڑ لا دے اور
سزا کو پہونچا دے راجہ کے نوکرون مین سے ایک نے سنتے ہی اس بات کے ٹانگ پکڑکر اُسے
نیچے گرا دیا اور منہہ ہی منہہ پر تھپیڑے مار مار سارا منہہ سُجا دیا کان پکڑکر اُٹھایا اور بٹھایا غرور کا نشہ جتنا
اُسے چڑھا تھا سب اُتر گیا وہ ڈھار کرکے پانون پڑا اور کہنے لگا مین نے کیا ایسی تقصیر کی جو مجھپر
یہ مار پیٹ ہوئی ادھر اُدھر کی راہ باٹ کے لوگ جو وہان اکٹھے ہوئے تھے اُنھون نے کہا تونے
ایسی بات منہہ سے نکالی اگر راجہ سنے ابھی تجھے توپ کے منہہ پر رکھکر اڑا دے سنتے ہی وہ گڑگڑانے لگا
رہے سہے ہوش و حواس اور بھی جاتے رہے جان کے ڈر سے گھبرا کر دم اُسکا ہونٹون پر آ رہا
منت اور زاری سے بارے چھوٹ گیا راجہ کے اُس سپاہی نے وہان سے گھر کی راہ لی پر وہ
جب مچان پر چڑھتا تو ایسی بکواد کیے بن نہ اُترتا ایک دن چار ہرکارے راجہ نے کسی کام کو
کسی طرف بھیجے تھے وہ رات کو اُدھر سے پھرے ہوئے چلے آتے تھے وہ مچان پر چڑھا ہوا
بک رہا تھا کہ بلاؤ ہمارے دیوان کو اور اہلکارون کو کہ اس جگہہ خاصے خاصے محل اور ایک گڑھی
بنا دین سب سرانجام لڑائی کا اُسمین جمع کرین کہ مین راجہ بھوج سے لڑون اور مار دون جیسی
سات پشت کا راج وہ راجہ کرتا ہے سنتے ہی اُن چارون ہرکارون کو اچنبھا ہوا اور ایک ایک
کو اُنمین سے غصہ آیا ایک نے غضب سے کہا اسے جان سے مارو دوسرے نے کہا اسے
تنبیہ کرکے مشکین باندھ راجہ کے پاس لیچلو وہ اسکے حق مین جو چاہے سو کرے تیسرے نے
کہا اسنے شراب پی ہے متوالا ہے جو منہہ مین آتا ہے بکتا ہے جو سے نے کہا پھر سمجھا جائیگا اب چلنے دو

دیر ہوگی آپسمین یہ بات کہکر راجہ کے پاس گئے پہلے مجرا کیا اور جہان بہیجا تھا وہان کا احوال عرض کیا راجہ نے سنکر فرمایا ہمارے راج مین سب لوگ خوش بستے ہین اور اپنے اپنے گھر مین بیٹھکر ہمارے حق مین کیا کیا کہتے ہین تب انھون نے ہر ایک کا احوال کہکر قصہ راہ کا جو سنا تھا بیان کیا اور کہا کہ عجب اثر اس مکان کا ہی کہ جب وہ مچان پر چڑھتا ہی ایک رعونت اسپر چڑھجاتی ہی جب وہ وہان سے اترتا ہی نشہ سا اتر جاتا ہی پھر اپنی حالت اصلی مین آتا ہی راجہ نے کہا تم مجھے وہان لیچلو اور اسے دکھاؤ وہ جگہہ کونسی ہی تب راجہ خوشی خوشی ان ہرکارون کو لیکر اس مقام پر گیا چھپ چھپکے کہین بیٹھ رہا اتنے مین کیا سنتا ہی کہ وہ مچان پر پاؤن رکھتے ہی کہنے لگا لوگ جلدی جاوین اور راجہ بھوج کو گڑھی سے پکڑ لاوین ارین آپسے جلدی مسیر اراج لیوین آپہین

یہ تصویر اسوقت کی ہی کہ جسوقت مرائی مچان پر چڑھکر یکہ رہا تھا کہ راجہ بھوج سے لڑونگا سامان لڑائی تیار کرو
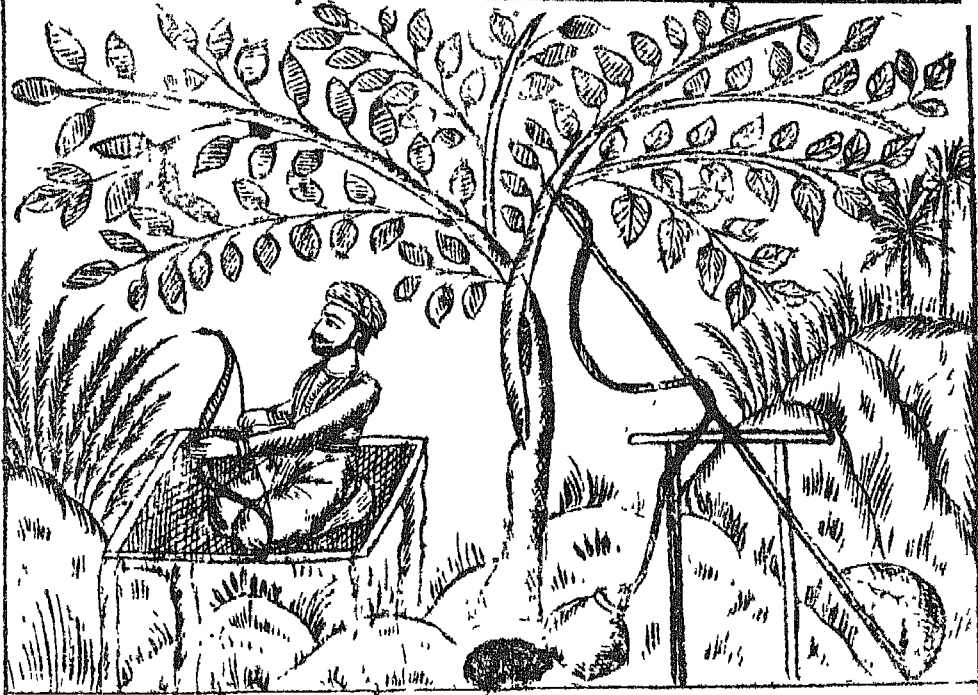
جس اور دھرم دونون انھین ہوگا سنتے ہی راجہ کو خوف ہوا ہرکارون کو ساتھ لیکر گھر کو آیا رات کو فکر کے مارے نیند نہ آئی ساری رات پانچ کرکے جون تون وہ رات گنوائی صبح ہوتے ہی اشنان کرکے پھر دربار کیا پنڈتون کو اور جوتشیون کو بلوایا اور رات کا سب افسانہ زبان پر لایا جوتشیون نے گھڑی اور ساعت اور وہ دن بچار کرکے کہا راجہ ہمارے بچار مین وہان کچھ کا کچھ نظر آتا ہی اور پنڈتون نے

کہا اُس مکان میں بہت دولت ہے سنتے ہی راجہ نے تمام شہر کے بیلداروں کو حکم کیا کہ لاکھ بیلدار
وہاں جاؤ اُس مکان کی تمام زمین کھود ڈالو بموجب حکم کے روانہ ہوئے بعد اُسکے سب اپنے
مصاحبوں کو بھیجا اور آپ بھی سوار ہو کر وہاں آیا بیلداروں نے چاروں طرف سے کھودا اور
وہاں کی مٹی دور کی ایک پایہ نظر آیا راجہ نے فرمایا اب خبرداری سے کھودو کہیں ٹوٹ نہ جاوے
جب کھودنے والے کھودتے چاروں کونے سنگھاسن کے نظر آئے راجہ نے کہا اب اسکو باہر نکالو
لاکھ مزدور اٹھاتے تھے اور زور کرتے تھے ذرا بھی وہ جگہ سے نہ ہلا تھا تب [illegible] ایک پنڈت نے کہا کہ راجا
یہ سنگھاسن دیوتوں یا دیوتاؤں کا بنایا ہوا اپنی جگہ سے نہ ہلیگا اور نہ اٹھیگا بلی دیجیگا اسکو بلی
دیجیے بغیر دیے کے اٹھ آویگا راجہ نے کرو جیسا او کہے ویسے بلی دینے چاروں طرف سے باجے
بجنے لگے اور جے جیکار ہونے لگے تب بلی لیکر ہاتھ لگاتے ہی وہ سنگھاسن اوپر کو اٹھ آیا جیسا اٹھایا کہ
ایک زمین پاکیزہ پر رکھدیا راجہ سنگھاسن دیکھکر بہت خوش ہوا جب اسکی مٹی چھٹاکر کر دھویا
دھو کر دھویا اور پونچھا ایسا چمکنے لگا کہ آنکھ کسی کی اوسپر نہ ٹھہرتی تھی جسنے اس جڑاؤ سنگھاسن کو
دیکھا اُسے ایشور کی قدرت کا تماشا نظر آیا کاریگروں نے ایسا بنایا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا
آٹھ آٹھ پتلیاں چاروں طرف بیٹھی تھیں اور ایک پھول کنول کا ہر ایک کے ہاتھ میں تھا
اگر سے باتیں اُسنے دیکھیں بھیک ہوا اُس پر راجہ نے تمام کاریگروں کو بلاکر فرمایا کہ جتنا

یہ تصویر اسوقت کی ہے کہ بیلدار بموجب حکم راجہ بھوج کے زمین کھودتے ہیں
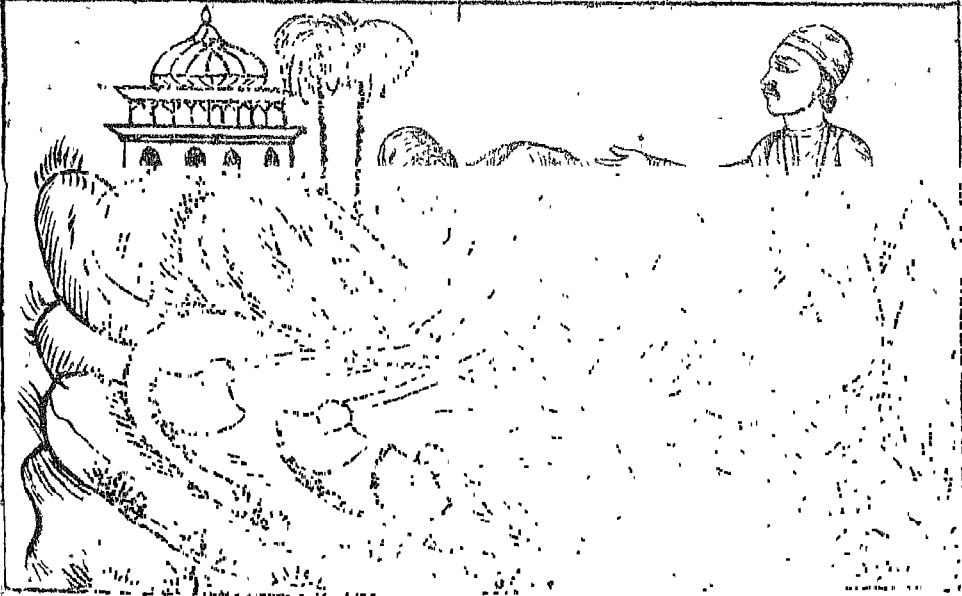
یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ سنگھاسن نکال کر دھرتے ہین
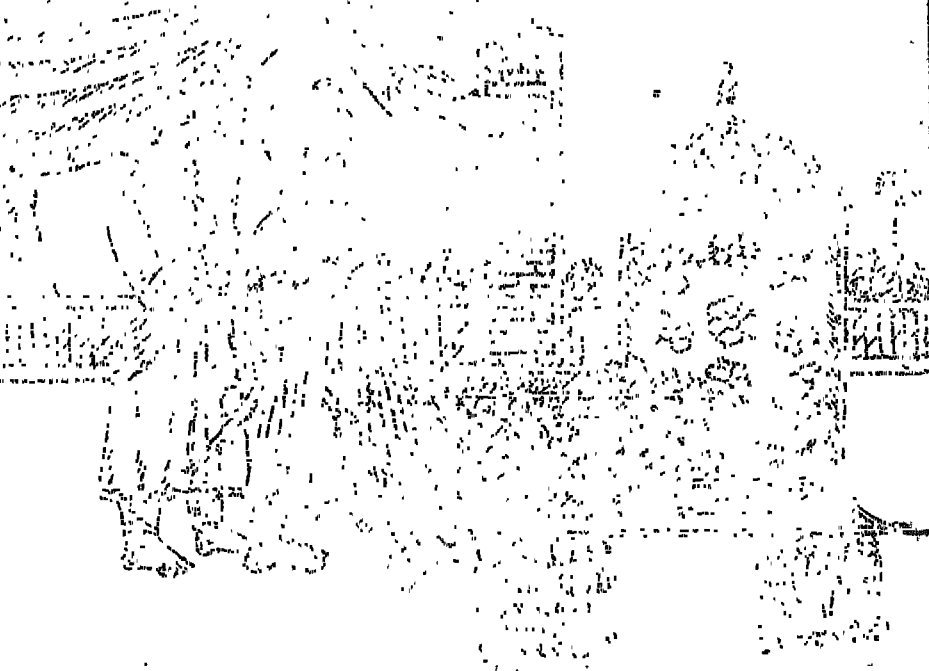
یہ تصویر [illegible] کی ہے کہ سنگھاسن [illegible] راجہ [illegible] دیکھا اور [illegible]

روپیہ خرچ ہو خزانے سے لیلو جو ان جہان کا جواہر جو تار رہا ہو خرید کر جلدی تیار کرو یہ کہکر راجہ محل
مین داخل ہوئے سنگھاسن بننے لگا پانچ مہینے مین سب تیار ہوا اور پتلیان بنکر ایسی کھڑی
ہوئین کہ گویا ابھی بولتی ہین آنکھین ہرن کی سی کمر چیتے کی سی پاؤن کا یہ انداز جیسے ہنس کی

چال چلیون نے صورت اُنکی دیکھی اپنی آنکھونکی پتلیون مین جگہہ دی اُسے دیکھکر پنڈت راجہ سے
سنگھاسن کی حقیقت کہنے لگے راجہ سن مرنا جینا بھگوان کی اچھا ہے پرستش کو چاہیے جیتے جی سب
جی تب کا سکھ کر لے یہ بات سنکر راجہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا شاید یہ پتلیان بھگوان نے اپنے
ہاتھ سے بنائی ہین یا اندر کے یہان کی اپچھرا ہین یہ کہکر پنڈتون کو حکم کیا کہ ایک ساعت اچھی
لگن بچار دو جو مین اُس ساعت سنگھاسن پر بیٹھون سنتے ہی پنڈتون نے بچار کرکے کاتک مہینے
مین ایک دن سبھ لگن ٹھہرایا سب جوگ اُسکے اچھے تھے کہا کہ اُسی ساعت تم بیٹھو راجہ نے
بیٹھنے کی تیاری کی جتنے راجہ اُسکے راج مین تھے اور پنڈت اور قرابتی دور و نزدیک کے
اُنھین نیوتہ بھیجکر بلایا اور آپ اشنان کرکے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے پنڈت بید پڑھنے لگے
اور گندھرب گیت گانے لگے بھاٹ جس بیان کرنے لگے اور طرح طرح کے باجے بجنے لگے
ہر ہر محل مین شادیان ناچ راگ رنگ مچے جتنے لوگ آتے تھے اُن سب کی ضیافت کی برہمنون
کو بہتی گانون دیے بھوکون کو کھانا اور روپیے بخشے ننگون کو کپڑا اور مال اور اسباب عنایت کیا
رعیت کو بخشش اور انعام دیا تمام شہر مین خیر خیرات بانٹی فوج کو خلعت اور اضافہ دیے
ہمنشینون پر طرح طرح کی مہربانیان اور نوازشین فرمائین جتنے لوگ اُس سبھا مین اکٹھے ہوئے تھے
جو جو کام کرتے تھے اور رام کا نام لیتے تھے بیچ مین سنگھاسن دھرا تھا راجہ خوشی خوشی گنیش مناتا ہوا
سنگھاسن کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور اپنا پانوُن بڑھا کر چاہا کہ اُسپر رکھے بے اختیار پتلیان کھلکھلا کر
ہنسین اور سب نے یہ دیکھا راجہ اپنے دل مین کٹا اور رُک کر نہایت شرمندہ ہوا کچھ دہشت
کھائی کچھ اُسے اچنبھا ہوا کہ بے جان پتلیان جاندار کیونکر ہنسین طیش کھا کر غضب مین کر پانون
اُدھر سے کھینچ لیا اور پتلیون سے کہا کیا تمنے دیکھا اور کیون ہنسین مجھے بیان کرو کیا مین نے باپ کا
بیٹا یا ستی نہین یا چھتر کوئی غیر کا ہون یا بیہوش یا نامرد ہون یا بیرحم ہون یا اور راجہ میرے حکم مین نہین یا
مین پنڈت نہین یا میرے یہان پٹرانی نہین یا مین راج نیتی نہین جانتا یا مین کسی کی مجلس
مین نیچے ہوکر بیٹھا یا کس بات مین نالائق ہون میرے دل مین شک پڑا اسو مجھے بتاؤ یہ باتین راجہ کی سنکر انہین سے

رتن منجری پہلی پتلی بولی

راجہ دل لگا کے میری بات سنو اور یہ قصہ جو مین تم سے بیان کرتی ہون تم گن کے گاہک اور قدردان ہو جو

باتین کہین سب درست ہین سچ ہے تمہارے بیچ کی جو اُلاد چھک ہو اتنا دماغ مت کرو دیوانی کتھا سنو اس سنسار کا آت

راجہ کا سنگھاسن پر چڑھنا اور پتلی کا بھید بتانا

نہین بھگوان نے اسمین قسم قسم اور رنگ رنگ کے جواہر پیدا کیے ہین ایک ایک قدم پر دولت کا گنج
ہے اور ایک ایک کوس پر آب حیات کا چشمہ ہے بدبخت ہو تمنے نہین پہچانا اپنے دل مین کیا سمجھے ہوئے
کر دہا بڑے ہین تمنے اتنے ہی مین غرور کرکے اپنے تئین بھلا دیا اور جیسا سنگھاسن ہے اُس راجہ کے
سیان تم سا ایک ایک اُسکے نوکر تھا یہ سنکر راجہ کو غصہ آیا اور کہنے لگا اس سنگھاسن کو مین ابھی
توڑ ڈالتا ہون اتنے مین برروچ بدھ وہت راجہ کا بولا راجہ یہ انصاف سے دور ہے پتلی کی بات کان
دے سن لو اور جو کچھ کرنا ہو پھر کریو پھر راجہ نے کہا تو اُسکا احوال کہو تب پتلی بولی مین کیا کہون
اتنا ہی سن تم جلکر خاک ہو گئے اور جب تمام حقیقت اُس راجہ کی سنو گے تو اور شرمندہ ہو گے اپنے
دلون کو روؤ گے لوگون کے آگے ہلکے ہوگے اپنی کہانے سے نہ کہو اتنا بھلا ہے ہم تو اُسی روز مرچکی
تھین اور سنگھاسن ٹوٹ چکا تھا جس روز سے ہم راجہ بیر بکرماجیت سے بچھڑی تھین اب ہمین
کیا ڈر ہے اتنے مین دیوان راجہ کا پتلی سے کہنے لگا کس لیے تو اپنے راجہ کا بیان نہین کرتی غصہ
چھوڑ دے اب بات کر کیون بھید چھپا رکھا ہے تب پتلی بولی کہ ساکی بند راجہ بڑا بلی تھا اور نگر اُجین
مین راج کرتا تھا اُسکا دبدبہ تھا دیوتاؤن کا ایسے والا تھا اور تمام دنیا کو

دان دینے والا آگے مین اُسکی کتھا کہتی ہون راجہ کان دھر کے سنو سیام سومیسر آس نگری کا راجہ
تھا ذات کا برہمن اور بڑا راجہ ہوا تب گندھرپ سین اُسکا نام ہر طرف بجنے لگا اور اُسکے گھر مین چار پٹ
کی رانیان تھین برہمنی چھتری بیبانی شودرنی انمین جو برہمنی تھی بہت اچھی خوبصورت اور نازک تھی
اُسکے ایک بیٹا ہوا بڑا پنڈت برہسپت نام اُسکا رکھا اُسنے راجہ دیکھا کوئی دنیا مین پنڈت نہ تھا جتنے
علم تھے سب اُسنے پڑھے تھے یہانتک کہ موت کا بھی احوال کہدیتا تھا اور چھتری سے تین بیٹے
تھے انھون نے چھتریون کا دھرم اختیار کیا ایک کا نام سنگھ دوسرے کا نام بکرم تیسرے کا نام
بھرتری ایک سے ایک بلی چارون جگ مین انکا نام مشہور ہو رہا تھا اور انھین کلپ برکھ دنیا
کے لوگ کہتے تھے بیبانی سے جو بیٹا تھا اسکا نام چندر کیھا وہ بڑا سخی اور رحم دل تھا
اور شودرنی سے جو بیٹا ہوا اسکا نام دھنوتر بیدون مین وہ بڑا بید تھا چھ بیٹے راجہ
کے ہوئے ایک سے ایک اچھا غرض امر سنگھ کے گھرانے مین سب کے سب خوب ہوئے اور
وہ جو برہمنی سے تھا وہ راجہ کی دیوانی کرتا تھا اُس سے جب کوئی تقصیر ہوئی تب راجہ نے خدمت
لی وہ لڑکا وہان سے نکلکر دھارا پور مین آیا اُسے راجہ وہان سب سمجھا بوجھ کے بزرگ تھے اُسنے
اُن سبھون نے ناطہ جی آگے بھگت کی وہان کا راجہ تھا اسکا باپ تھا کتنی مدت سے بعد اُسنے
دنیا کر کے اُسکو مار ڈالا وہان کا راج لیکر اجین نگری مین آیا اور یہان آکر مر گیا سنگھ جو راجہ کا بڑا
بیٹا چھتری کے پیٹ کا تھا وہ آنکر وہان کا راجہ ہوا اور راج کرنے لگا اب آگے یہ احوال ہی کہ ایک دفعہ
پنڈتون نے آکر راجہ سنگھ سے کہا تیرا دشمن دنیا مین پیدا ہوا ہی یہ بات سنکر وہ چپ ہو رہا پھر پنڈت
کہنے لگے ہم سب نے شاستر دیکھا ہی اُس سے یہ احوال نکلتا ہی جو ہمنے تجھے کہا مگر ایک بات
اور ہی کہ ہم اُسے منھ سے نکال نہین سکتے تب راجہ نے کہا خیر جو تمنے یہ بات کہی وہ بھی کہو تب
اُنھون نے کہا ہمارے بچار مین یہ آتا ہی کہ سنگھ کو مار کر بکرم راج کرے یہ سنکر راجہ ہنسا اور کہنے لگا
یہ پنڈت باولے ہین انھین کچھ گیان نہین اسلیے ایسی بات کہتے ہین یہ بات سنی ان سنی
جان کر راجہ چپ ہو رہا پنڈت اپنے دل مین شرمندہ ہوئے کہ ہمارے شاستر کو اسنے جھوٹ جانا
اور ہمین دیوانہ ٹھہرایا جب کئی ایک دن گذرے پنڈت اپنے مکانون مین بیٹھکر نجوم دیکھنے لگے
انمین سے ایک پنڈت بولا میرے بچار مین یہ آتا ہی کہ راجہ بکرم کا بہت نزدیک آن پہنچا ہی تب دوسرا

رتن منجری نے یہ بات ظاہر کی مین راجہ بھوج تو اس بات کو بھگوان رحم کرے تو تنکے سے پہاڑ
کر دے اور غضب کرے تو پہاڑ سے تنکا کتاب مین جو لکھا ہے وہ جھوٹ نہین ہوتا جب ماں کے
پیٹ مین انسان آتا ہے چار باتین ساتھ لاتا ہے نفع نقصان دکھ سکھ تین لوک چودہ طبق مین پھرے لیکن
قسمت کا لکھا نہین ملتا بھائی کو مارا اور دل مین خوش ہوا اسکے لہو کا ماتھے پر ٹیکا دیا اور اٹھکر
سنگھاسن پر بیٹھا اور چھتر ڈھلوایا اس راجہ کی رانی اسکے ساتھ ستی ہوئی یہ راج نیت سے
نیاؤ کرنے لگا اور جتنے راجہ اسکے راج کے تھے سب سنکر خوش ہوئے مجرے کو آئے
دونون وقت دربار مین حاضر رہنے لگے اسی طرح راجہ راج کرنے لگا کتنے دنون کے بعد راجہ
ایک دن شکار کو چلا کتنے باز بہری جتنے شکاری جانور تھے ساتھ لیے اور جتنے ساتھ مین پیچھے لوگ
لگ چلے اور تیر انداز تھے ساتھ لیے جا کر ایک جنگل مین پہونچے ہرن کے پیچھے راجہ نے گھوڑا
ڈالا راجہ آگے بڑھ گیا ساتھ کوئی نہ پہونچا راجہ ایک بڑے جنگل مین جا نکلا وہان جا کر سوچ کرنے لگا
کہ مین کہان آیا راہ بھی بھولا اور ساتھ بھی کھویا اتنے مین جو تکا کہ ایک بڑا درخت دیکھا
اس درخت کی پھننگ پر چڑھ گیا اور وہان سے دیکھنے لگا جنگل ہی جنگل نظر آتا تھا مگر ایک طرف
جو دیکھا ایک شہر نظر آیا اسکو دیکھکر راجہ کو ڈھارس سی آئی وہ نگر جو دیکھا تو نہایت آباد
تھا کبوتر وہان اندر سے چھتون پر منڈلا رہے ہین سورج کی جھلک سے حویلیون کے کلس
چمک رہے ہین اپنے جی مین کہنے لگا پنچھیون نے دیکھا کل کو اسے چھین لونگا اور اس
نگر کے راجہ کا دیوان جسکا نام بہت بھلا تھا وہ کوون کے بھیس مین رہتا تھا اس طرف سے
آیا جاتا تھا اسنے راجہ کے منہ سے یہ بات سنی بہت دل مین خفا ہوا غصے سے اسکے
منہ مین بیٹ کر دی راجہ غضب مین آیا اتنے مین کچھ لوگ اسکے وہان آن پہونچے اسکے ساتھ
ہو کر اپنے شہر مین داخل ہوا دیوان کو حکم دیا جہان مین جہان تک کوے ہین پکڑ لاؤ
یہ سنتے ہی چارون طرف سپاہی دوڑے اور کوے پکڑکے لائے اور پنجرون مین بند کیے راجہ
نے جا کر ان کوون سے کہا کہ اسے پنڈالون وہ کونسا کوا ہے جسنے ہمارے منہ پر بیٹ
کی تم سچ کہوگے تو تمہین چھوڑ دونگا نہین تو سبکو مار ڈالینگے یہ سنکر سب بولے مہاراج ہم مین کوئی کوا
نہین تھا جو یہ شرارت کرتا ہم سے یہ کام نہین ہوا تب راجہ زیادہ خفا ہوا کہ تم سبکے سوا

کونسا کوا ہے جسنے یہ کام کیا تب اُنھون نے کہا مہاراج سچ پوچھتے ہو تو ہم کہتے ہین کا ہوبل راجہ ایک
راجہ ہے اُوسے سے است تک اُس راجہ کا راج ہے اور اُسکا دیوان لوت برن بڑا دانا بہت ہوشیار
پنڈت ہے وہ کوے کے بھیس مین رہتا ہے یہ کام اُسکا ہو تو ہو کیونکہ کوے کی صورت مین ایک وہی رہا
ہے تب راجہ نے کہا کہ وہ کسطرح سے آوے اُسکا کچھ سمجھکر مجھے علاج بتاؤ کوئی تمھارے یہان کا دوت
جاوے اور اُسکو لے آوے تم اپنے یہان سے دو کوون کو بھیجدو وے جاکر لے آوین اُنھین سے دو
کوے وہان گئے اُنکی لوت برن نے بہت سی آؤبھگت کی اور کہا کہ تم یہان کس لیے آئے ہو تب
وہ بولے مہاراج تمھارے بغیر ہم سب کوے مارے جاتے ہین جو تم راجہ بکرم کے پاس چلو تو ہم
سبھون کی جانین بچین تب لوت برن بولا دھن بھاگ جو تم میرے پاس اپنا مطلب سمجھکر لائے ہو جو
کچھ کام مجھسے ہوگا مین کمی نہ کرونگا یہ کہکر اپنے راجہ کے پاس آیا اور اپنے راجہ سے آگیا لیکر اُنکے
ساتھ گیا جب دیکھا سب کوون نے اُس منتری کو تب راجہ سے کہنے لگے جسکا ہم نام لیتے تھے
وہ یہی ہے راجہ نے دیکھکر اُسے آدر کرکے آدھی اپنی گدی پر بٹھایا اور کھیم کشل پوچھی وہ مہاراجہ کے
بولا کس لیے آپ نے مجھے یاد کیا اور کسواسطے ان سب کوون کو بند مین دیا جب لوت برن نے یہ
بات پوچھی تب راجہ کہنے لگا ایک دن مین شکار کو گیا تھا اتفاقاً جنگل مین راہ بھول گیا تب ایک پیڑ پر
چڑھکر چارون طرف کو دیکھنے لگا کہ ایک کوے نے مجھپر بیٹ کردی اسلیے مین نے سب کوون کو بند
کیا جبتک کہ اُنھین سے کوئی سچ نہ کہیگا ایک کو اُنھین سے نہ چھوڑونگا بلکہ جان سے سب کو
مارونگا پھر تو لوت برن بولا سوامی یہ کام میرا ہے جب تمھین مین نے مغرور کیا تب مجھے غصہ آیا
عقل میری اُسوقت جاتی رہی تب یہ سنکر راجہ بہت ہنسا اور پھر کہنے لگا مجھے غرور اور نخوت کیون
نہ ور راجہ مین ہون دانا مین ہون سپاہی مین ہون اور کونسی بات مجھ مین نہین وہ تم کہو تب وہ
بولا جو تمنے نظر بھر دیکھا اُسکا مین سبب بیان کرتا ہون راجہ باہوبل جو ان کا قدیم راجہ ہے اور
گندھرپ سین باپ تمھارا اُسکا دیوان تھا راجہ کو اُسکی طرف سے کچھ بے اعتباری ہوئی تب
اُسے چھوڑ دیا وہ نگر امباوتی مین آیا اُس جگہ کا راجہ ہوا اُسکا بیٹا تو بکرم ہے تجھے جگ مین کون
نہین جانتا پر جبتک راجہ باہوبل تجھے راج تلک نہ دیگا تب تک تیرا راج اچل نہ ہوگا اور وہ
جو خبر پاویگا تب ہی چڑھ دوڑیگا اور تجھے آکر ایک گھڑی مین خاک کے برابر کر دیگا تجھے چاہین

مصلحت یون آسے مان اور کسی طرح سے اُس راجہ کے پاس جا راجہ کو محبت دلا کر تلک اُس سے
لے جس سے اچل راج کو کرے راجہ بکرم بڑا عقلمند تھا اس بات پر قائم رہا ایسی سخت باتین
لوت برن سے سنکر کچھ دل مین نہ لایا ہنس ہنس کر کان دیکر سب سنین پھر لوت برن نے کہا جو تمھین
چلنا ہے تو ہمارے ہی ساتھ چلو اور پنڈتون سے اچھی ساعت دکھا کر چلنے کی تیاری کرو دوسرے دن
صبح کے وقت راجہ لوت برن منتری کے ساتھ ہو کر چلا اور راجہ باہو بل کے نگر مین پہونچا تب اُس
دیوان نے راجہ سے کہا یہان تم بیٹھو اور مین اپنے راجہ کو تمھارے آنے کی خبر دون یہ بات راجہ
سے کہکر اپنے راجہ کے مندر مین گیا راجہ کو سلام کیا اور سب سماچار اپنی حقیقت سمیت کہکر راجہ کا
احوال کہنے لگا مہاراج کو گندھرپ سین کا بیٹا بکرم آپ کے درشن کے لیے آیا ہے یہ بات راجہ نے
سنکر ترت بلایا تب وہ دیوان راجہ کو لیگیا اور اپنے راجہ سے ملایا اور راجہ اُس سے اُٹھکر ملا اور
آدر کر آدھے آسن پر بٹھایا کُشل پوچھی بعد اُسکے رہنے کے لیے مکان بتایا راجہ اُٹھا اُس مکان
مین آیا وہان رہنے لگا جب دس پانچ دن بیت گئے دیوان سے راجہ بکرم نے کہا ہمین بدا کر دو
تو ہم اپنے استھان کو جاوین تب منتری کہنے لگا ہمارے راجہ کا سبھاو ہے کہ جو اُنسے ملنے کو آتا ہے
اُسے آپ سے رخصت نہین کرتے تم رخصت مانگو اور جس بات کی خواہش ہو سو کہو اپنے جی
مین مت شنکرو تب راجہ بولا کچھ نہین چاہیے جو کوئی بر چاہتے مجھسے لے تب دیوان بولا
مہاراج یہ ہماری بات سنو اس راجہ کے گھر مین ایک سنگھاسن ہے کہ پہلے مہادیو نے راجہ اندر کو دیا تھا
اور اُس راجہ نے اسکو دیا تھا اور اُس راجہ نے اسکو دیا اُس سنگھاسن مین یہ گن ہے کہ اُسپر
بیٹھے سات دیپ اور نو کھنڈ پرتھی کا راج بھوگے اور اچل راج کرے جواہر بہت سا اُسمین جڑا
ہے اور بتیس پتلیان بھی کہ امرت دیکر اُنکو سانچے مین ڈھالا ہے لگی ہین تم رخصت ہوتے ہوئے وہ
سنگھاسن راجہ سے مانگو کہ اُسپر بیٹھکر آنند سے راج کرو گے اس بات کی دیوان نے صلاح
دی اور صبح کو راجہ کے دربار مین گیا خبر دی کہ مہاراج بکرم بدا ہوتا ہے باہر کھڑا ہے یہ سنکر راجہ
فی الفور دروازے پر آیا بکرم نے دیکھا تھا تو آیا راجہ نے بکرم سے پوچھا جو تمھارے جی مین آوے
سو مانگو خوش ہو کر وہی دونگا تب بکرم نے کہا مہاراج جو آپ نے مجھے دیا کی تو وہی سنگھاسن
مجھے بخشو جو اندر نے تمھین دیا ہے یہ بات سنکر راجہ بولا اچھا سنگھاسن تو ہمنے تمھین دیا پر یہ کام

منتری کا ہی اُسے تم نہین جانتے تھے یہ کہکر سنگھاسن منگایا اور پان تلک دیکر اُسپر بٹھایا کہ تم اجیت
ہوئے کسی بات کی جی مین چنتا نہ کرو گندھرپ سین میرا منتری تھا اور تو اُسکے خاندان مین نامور
ہوا اسطرح سے راجہ بکرم کو اسیس دیکر رخصت کیا راجہ وہان سے اپنے گھر کو آیا اور اپنے جی
مین بہت سا خوش ہوا اور جتنے اُس راجہ کے منتر تھے اُنھون کے جی مین ڈر ہوا راجہ کے دیس
کے لوگون نے خوشی بہت کی اور دیپ دیپ کے راجہ خدمت کے واسطے آئے اور جو راجہ غرور
کرتا تھا اُسکا وہ راج دبا کر چھین لیتا اور اپنا راج کرتا آدسے سے است تک خوب اُسنے اپنا
راج کیا تب رعیت انند سے اُسکے راج مین چین کرتی تھی اور چھتری بھی اُس سے ڈرتے تھے
اور جو کوئی دیس بدیس جاتا تھا وہان بکرم کا جس اور دھرم سنتا تھا سب ملک آباد دیکھتا کہین
دکھی اُسے نظر آتا تھا ڈانڈھ اور باندھ اُسکے راج مین کسی نے کان سے نہ سنا بلکہ گھر گھر آواز
بید اور پران کی آتی تھی اور جتنے لوگ تھے اشنان دھیان کر کے تینون وقت بھگوان کی یاد
مین رہتے تھے اپنے اپنے گھر مین سب راجہ کی ہی سبھا کر کے خوش رہتے تھے راجہ راج پرجا
سکھی اسمین ایک دن راجہ بیر بکرماجیت نے سبھا کی اور سب پنڈت بلوا لئے پنڈتون سے راجہ نے
پوچھا میرے جی مین ہی کہ اب مین سمبت باندھون تمسے پوچھتا ہون کہ مین اس بات کے لائق
ہون یا نہین تم شاستر دیکھکر بیان کرو تب سب پنڈتون نے بیان کر کے راجہ سے کہا مہاراج
اب جو تمھارا پرتاب ہی سو تینون بھون مین چھا رہا ہی اب جو تمھین کچھ کرنا ہو سو کیجیے دشمن تمھارا کوئی
نہین یہ بات راجہ نے سنکر پنڈتون سے کہا کہ اب تم بتاؤ کس بدھ سے سمبت باندھین جو کچھ
شاستر کی ریت سے اُچت ہو اُسی طرح سے ہمین کہو تب پنڈتون نے کہا پہلے تو تم اجیت مال
سنو پھر اُسکے بعد دیس دیس کے برہمن اور زمیندار اور راجہ اور سب اپنے کنبے کے لوگ
بلاؤ سوا لاکھ کنیان دان اور گؤدان کرو سوا لاکھ برہمنون کو جوڑے پہناؤ اور جتنے برہمن تمھارے
ملک کے ہین اُنکی برنی کرو اور ایک برس کا خزانہ زمیندارون کو معاف کرو جو بھوکا کنگال
اس سال مین آوے اُسکے برنی کا حکم کرو اسی طور سے راجہ نے سب کام کیا اور سوا اُسکے
جو جو دان پن کیا اُسکا بیان کس سے ہو ایک برس تک راجہ اپنے گھر بیٹھا ہوا پوران سنتا رہا
اور اسی طرح سے سمبت باندھا کہ تمام دنیا کے لوگ دھن دھن کرتے تھے یہ سب احوال

رتن منجری نے سنایا اور راجہ بکرماجیت کا جس گایا اور کہا راجہ بھوج جو تم اتنے جوگ ہو تو اس
سنگھاسن پہ بیٹھو بیٹھنگے راجہ نے کہا سچ بات ہے جو تو نے کہی میرے بھی پسند آئی یہ کہکر راجہ اپنی سبھا
مین بیٹھا دیوان متصدیوں کو بلایا کہ تم سب تیاری ہمت باندھنے کی کرو ۲ سدن کی وہ ساعت
یون ٹل گئی راجہ نے دوسرے دن پھر تیاری سنگھاسن کے بیٹھنے کی فرمائی دیوان کو بلا کر کہا تم سب
اسکی ترت تیاری کرو دیر نہو یہ بات سنکر سرج پر وہ ہست بولا راجہ ابھی کیون گھبراتے ہو ایک
پتلی تمسے باتین کریگی اُنکی باتین سنکر جو کچھ کرنا ہو سو کیجیو یہ سنکر راجہ نے چاہا کہ سنگھاسن پر پانو
بڑھا کر رکھے کہ

چترریکھا دوسری ۲ پتلی بولی

راجہ تیرے جوگ یہ سنگھاسن نہین اور ایسی انیت کوئی نہین کرتا ہے جیسی تو کرنے پر تیار ہوا ہے
اس سنگھاسن پر وہ بیٹھے جو بکرم کے سمان ہو تب راجہ بولا بکرم کے کیا گن تھے سو مجھسے کہو تب وہ
بولی ایک دن راجہ بکرم کیلاش کو گیا اور وہان ایک جتی سے ملاقات ہوئی اُسنے راجہ کو جوگ
کی سب ریت بتائی راجہ نے اپنے جی مین ارادہ کیا کہ جوگ کما دین جوگ کرنے کو تیار ہوا ارا
ماتا بھرتری کو دیا راج پاٹ پر اُسے بٹھایا آپ راج کاج دھن دولت سب چھوڑ کر کنتھا پہن اور بھسم لگا
سنیاسی بنکر جنگل کو نکل گیا اور اُتر کھنڈ مین جاکر جوگ سادھنے لگا اُس شہر کے جنگل مین ایک برہمن تپ
کرتا تھا دھوان پیکر رہتا تھا اور بھوک پیاس کا دکھ سہتا تھا برہمن کی تپشیا دیکھکر دیوتا خوش ہو گئے
اُسے دینے لگے اور اُسنے نہ لیا تب آکاس بانی ہوئی کہ ہم امرت بھیجتے ہین سو تو لے ایک دیوتا آدمی
کی صورت مین آکر اُسے پھل دے گیا اور کہہ گیا کہ جو تو اسے کھا دیگا چرنجیو ہوگا پھل لیکر وہ ترت چلا ہوئی
اپنے گھر کو آیا برہمنی کے ہاتھ مین وہ پھل دیا اور کہا کہ آج دیوتا نے مجھے امرت پھل دیکر کہا کہ اسے جو کوا
کھائیگا امر ہو دیگا یہ بات سنکر برہمنی بیاکل ہو رونے لگی پھر بولی یہ اب دکھ اور پاپ ہم کسطرح کاٹے
اور ہمیشہ بھیک کیونکر مانگین گے کھال ماس سب ہار مین ملجائیگا ایسے جینے سے مرجانا بہتر ہے مرجانے
کو اتنا دکھ نہین ہوتا اس پھل کو وہ کھاوے جو ہمیشہ دکھ اُٹھاوے اِس سے جوگ یہ ہے کہ تم یہ پھل
راجہ کو دو اور اُس سے کچھ دھن لو یہ سنکر برہمن اپنے جی مین سمجھا کہ یہ سچ کہتی ہے اِس سنسار مین اتنا
جنجال کون سہے اسطرح آپسمین باتین صلاح کی کرکے برہمن وہانسے راجہ کے پاس چلا جب راجہ کے
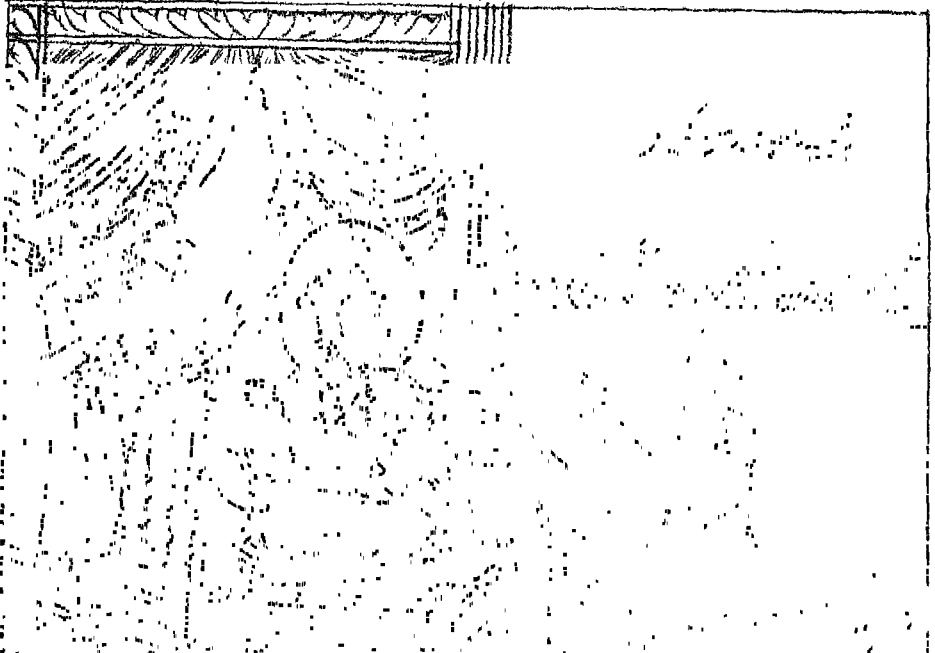
دوار پر پہونچا دوارپال سے کہا راجہ کو خبر دو کہ برہمن آپ کے لیے ایک پھل لایا ہی دربان نے راجہ سے
جا کر عرض کی مہاراج ایک برہمن ایک پھل آپ کی خاطر لایا ہی اور دروازے پر حاضر ہی جو کچھ حکم ہو راجہ نے
اُسی وقت آگیا کی کہ اُسے ابھی لاؤ اہلکاروں نے فوراً حاضر کیا برہمن نے آکر راجہ کو آسیس دی کہ
دھرم اوتار جیو اور وہ پھل راجہ کے ہاتھ میں دیا راجہ نے اُسکو ہاتھ میں لیکر پوچھا کہ اسکا بیان کہو برہمن
کہنے لگا سوامی میں نے جو تپسیا کی تھی سو دیوتاؤں نے اسکا یہ پھل مجھے دیا میں نے بچار کیا کہ گنگا میں
پھل کو تم کھاؤ اور امر ہو اسواسطے کہ تمسے لاکھوں جیو پلتے ہیں یہ سُنکے راجہ نہایت آنند سے لاکھ روپیے
اور گانو برت کر کے بدا کیا پھر اپنے جی میں بچار کرنے لگا کہ میں تو پرش ہوں کتنے دن جیونگا یہ پھل رانی کو
دیا چاہیے وہ میرے پران کا آدھار ہی وہ جیتی رہیگی تو میں اُسکو بھوگ کرونگا یہ دل میں ٹھان کر راجہ محل
میں داخل ہوا رانی کو پھل دکھایا رانی نے دیکھ کر پوچھنے لگی مہاراج یہ کیا ہی تب راجہ نے کہا جتن سے
آئے ہو اسکا بھید اُسکو تب راجہ نے کہا سن سندری یہ وہ پھل ہی کہ جو کوئی اسکو کھاویگی سدا جیتی رہیگی اور
روپ بڑھیگا اور امر ہوگی رانی نے یہ بات سُنکر راجہ کے ہاتھ سے لے لیا اور کہا میں اسے
کھاؤنگی راجہ محل دیکر باہر گیا اور رانی کا جو ایک منتر کوتوال تھا اُسکو بلا کر وہ پھل دیا اور کہا کہ
یہ میں راجہ نے دیکر کہا ہی کہ جو اسے کھائیگا سو امر ہوگا تم میرے پیارے ہو اسے کھاؤ اور امر ہو

مجھے بڑی خوشی ہو یہ سنتے ہی کوتوال نے خوش ہوکر پھل ہاتھ سے لے لیا اور اپنے مکان کو گیا ایک
کسبی اسکی آشنا تھی اُسے پھل دیکر کہا کہ یہ امر پھل مین تیرے واسطے لایا ہون تو اسے کہا یہ سنکر اُسنے
ہاتھ سے لے لیا اور اسے بڑا کیا پھر اپنے جی مین بچارا کہ ایک تو مین کسبی ہون اور امر ہونگی تو مین کتنے
پاپ کماؤنگی اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ پھل راجہ کو جا کر دیجئے جو راجہ جیویگا تو مجھے یاد کریگا اور پن ہوگا اور
پاپ بھی کٹینگے یہ سوچکر راجہ کے دربار مین گئی وہ پھل راجہ کے ہاتھ مین دیا راجہ پھل کو دیکھ کے سُست
ہوا اپنے جی مین کہنے لگا کہ یہ پھل تو مین نے رانی کو دیا تھا جی مین بچارا اور ہنسکر اُس سے پوچھنے لگا
کہ یہ پھل تجھے کسنے دیا وہ جیسا سب باتین جانتی تھی پر راجہ سے فقط یہ کہا کہ مجھے کوتوال نے دیا ہے
وہ سنکر یہ سمجھا کہ رانی نے دُشٹ کا کام کیا اُسنے کچھ روپیہ دیکر بدا کیا اور آپ پچھتاپ کر گیا پھر جو بکر کہنے
کہ مین نے تن من اپنا رانی کو دیا اُسنے اپنا دل کوتوال کو دیا من کا بھیدی کوئی نہ پایا اُسے جیتے رہے
اور بیری بدھ کو دھکار ہے کہ جو مین بھر راج کرون اور پیٹ اُس رانی کا بھنت اُس کوتوال اور پھر اُسکو
اور دھکار ہے کام دیو کو جو یہ ست سنسار کی کرتا ہے کہ جسمین ست سنسار آلیا نہ ہوتا ہے بید اُسکے پھل لیکے جو
محل مین گیا اپنے چت مین کہنے لگا کہ یہ تن من دھن جی سب چنچل ہے اور یہ سنسار جان ہارے ہوا اور اُنمین
سے کوئی قائم نہ رہیگا جب ہی پیدا ہوا تب ہی کال نے کھایا جب مرتا ہے تو کچھ ساتھ نہین لیجاتا ہے اور
پھر اپیرا کرکے جنم گنوا آتا ہے لالچ کے سب ساتھی ہین اور وہان کوئی نہین بتاتا یہ سنسار جیسے سمندر
ہے اور مایا اُسکا جل ہے خواہ مچھلی ہے ایسا بدپاپ کوئی نہ پایا جو اُسکو مار کر کھا وے یون بچار کرتا ہوا رانی
کے پاس گیا رانی سے پوچھا تو نے وہ پھل کیا کیا تب وہ بولی مہاراج مین نے کھایا یہ سنکر وہی
پھل راجہ نے رانی کو دکھایا رانی دیکھکر زرد ہو گئی تب راجہ اُسکو لیکر باہر آیا اور دھو کر کھایا پس پیچھے بہت
سوچ اُسکو بیابان بن کے جانے کا سامان کیا راج پاٹ دھن دولت اور رانی کی محبت تج کر
چلا نہ کسی سے پوچھا نہ کسی کو ساتھ لیا ایسا نرموہی ہو کر نکلا کہ کسی کا دھیان نہ کیا دیس دیس اور نگر نگر
مین چرچے ہوئے کہ راجہ بھرتری راج تجکر جوگی ہوا اور یہ بات اُڑتے اُڑتے راجہ اندر کے اکھاڑے
مین پہونچی کہ وہ تو دیس تیاگ کر گیا اور اُسکے دیس مین جہاد وت پات ہوا تب یہ بات سنکر سب
دیوتون نے ملکر یہ بچار کیا کہ ایک دیو کو رکھوالی کے واسطے راجہ بھرتری کے دیس مین بھیجو کہ کوئی
نہ جیت سکے پھر اُنہون نے ایک دیو کو بلا کر وہان بھیجا اور کہا کہ وہان کی نگہبانی کر یہان تو وہ رکھوالی کرتا تھا

اور وہان راجہ بکرم کا جوگ پورا ہوا وہ من مین منصوبہ کرتا تھا کہ مین چھوٹے بھائی کو راج دے آیا ہون
چلکر دیکھون کہ وہ کسطرح راج کرتا ہے یہ اپنے دل مین کہکر چلا اور رات کو اپنے نگر کے پاس آن پہنچا
دیو نے اُسے آتے دیکھا تب وہ پوچھا کہ تو کون ہے جو اسوقت شہر مین جاتا ہے تو اپنا پتا بتا نہین تو
تجھے مار ڈالتا ہون تب اُسنے کہا کہ مین راجہ بکرم ہون تو کون ہے جو مجھے ٹوکتا ہے دیو بولا مجھکو دیوتون
نے بھرتری کے راج کی رکھوالی کے لیے بھیجا ہے بکرم نے پوچھا کہ راجہ بھرتری کیا ہوا اُسنے اُتر دیا
کہ بھرتری کہیں کو بن یہان سے چلکر لیگیا یہ بات سنکر راجہ ہنسا اور اُس سے کہا کہ وہ تو میرا چھوٹا بھائی
ہے تب دیو بولا کہ مین نہین جانتا تم کون ہو اور جو تم راجہ بکرم ہو اس دیس کے راجہ تو مجھسے لڑو اور
مجھے مار کر جاؤ نہ بار لے سے مین اس شہر مین تمہین بیٹھنے دونگا یہ سن راجہ کو پکار بولا تو میرے سے کیا
لڑتا ہے اور جو لڑائی کیا چاہتا ہے تو تیار ہون اسطرح دونون باتین کرتے ہو جنگ کرنے لگے اور راجہ اُس
دیو کو پچھاڑ کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا تب وہ بولا راجہ تو مانگ مین تجھے جی دان دیتا ہون یہ بات اُسکی
سنکر راجہ ہنسا اور بولا مین نے تجھے پچھاڑا ہے اور چاہون تو مار ڈالون تو مجھے جی دان کیا دیگا تب وہ بولا
راجہ تو نے مجھے چھوڑا ہے اسکا مین تیرے آگے اسکا سب بیورا کہتا ہون تیرے راج کی دھوم سب دیس مین ہے اور
سب اپنے جی مین کرتے ہین یہ جو بات مین کہون سو تو کان دھرکر سن تیرے شہر مین ایک تیلی ہے اور
کمھار تیرے مارنے کی فکر مین ہین یہ جو ان تینون مین سے دو کو مار یگا وہی اٹل راج کریگا تیلی تو
پاتال کا راج کرتا ہے اور وہ کمھار جوگی بنا ہوا جنگل مین تپسیا اور اپنے دل مین کہتا ہے کہ راجہ کو مار کر اور
تیلی کو تیل کے جلتے کڑاہ مین ڈالون اور دیبی کو بل دیکر تخت پر راج کرون اور تیلی کہتا ہے کہ راجہ اور
جوگی کو مار کے ترلوک کا راج مین کرون اور تو اس بات کو نہین جانتا تھا مین نے تجھے اسواسطے
خبردار کیا تو اُنسے بچا رہنا اور آگے جو مین کہتا ہون سو تو سن جوگی نے تیلی کو مار کر
اپنے بس مین کیا ہے سو وہ تیلی ایک سرس کے درخت پر رہتا ہے اور وہ جوگی تجھکو نیوتا دینے آویگا چھلکر
تجھے لیجاویگا تو نیوتا لیکر وہان جائیو جب وہ کہے کہ تو ڈنڈوت کر تب کہیو کہ مین ڈنڈوت کرنا نہین جانتا تجھکو
ایک جہان ڈنڈوت کرتا ہے جو تم گرو ہو اور مین چیلا تو مجھے ڈنڈوت کرنا بتاؤ اُسی طرح مین ڈنڈوت
کرون جو وہ سر نیوڑاوے تو کھانڈا مارنا کہ اُسکا سر جدا ہو جاوے اور وہان جو دیبی کے آگے کڑاہ
تیل کا کھولتا ہوا ہے اُسمین اُسکو اور درخت سے تیلی کو اُتار کر دونون کو اُسی کڑاہی مین ڈالنا یہ سرتی

تو گانٹھ باندھ اسے ہرگز کبھی نہ بھولنا یہ بات کہکر وہ دیو تو چلا گیا اور راجہ اپنے محل مین آیا جو ہوتے
سارے نگر مین خبر ہوئی کہ راجہ بکرماجیت آئے دیوان متصدی اور سب اہلکار نذرین لائے تمام شہر مین
انند ہو گیا گھر گھر منگلاچار ہونے لگی یہان تو خوشی کے نقارے بجتے تھے اتنے مین ایک جوگی آیا اور راجہ کو
ادیس سنا کر ایک پھل اسکے ہاتھ مین دیا اسنے ہنسکر وہ پھل لے لیا جوگی نے کہا راجہ میرے یہان جگ
ہوتا ہے ایک دن کا تمھارا نیوتا ہے تب راجہ نے کہا ہم آوینگے تم اپنے من مین چنتا مت کرو شام کو پہونچینگے
جوگی یہ سنتے ہی ٹھکانا بتا اپنی منڈھی کو گیا جب شام ہوئی راجہ بھی کھانڈا چھری لے تیار ہوا اور کسی سے
نہ کہا اکیلا چلا گیا ترت جوگی کے پاس پہونچا اور آدیس کہا جوگی بولا کہ راجہ دیبی کے آگے جاکر ڈنڈوت کر
جو دیبی تجھپر پرسن ہو راجہ بولا سوامی مین ڈنڈوت کرنی نہین جانتا کہ کیسے کرتے ہین جو مجھے بتاؤ تو مین
کرون جوگی بتانے لگا جونہی سر جھکایا راجہ نے دیو کی نصیحت یاد کرکے ایک کھانڈا ایسا مارا کہ سر دھڑ
سے جدا ہو گیا اور اسکے بارے ٹکڑے کیا اور اس درخت سے تیلی کو اتار دونون کو جلتی کڑاہی
مین ڈال دیا تب دیبی بولی دھن ہے بکرم تیرے ساہس کو مین تجھپر مہربان ہوئی تو مجھسے بر مانگ اور دھن
ہے تیرے ماتا پتا کو جنکے گربھ مین تو نے اوتار لیا دیبی جب یہ کہہ چکی تب دو بیر آنکر حاضر ہوئے اور راجہ
سے کہنے لگے کہ ہم اگیا اور کویلا دو بیر تمھاری خدمت کو لائے ہین جو تمھاری کامنا ہو ہمسے کہو وہ
ہم ترت پوری کردین سب جگہ کے جانے کی ہم سامرتھ رکھتے ہین جل تھل بھی اکاس مین پون
روپ ہوکر جہان کہو ہم چلے جاوین جیسے ہنومان ترت لنکا پہونچا ویسے ہی ہم بھی جاسکتے ہین پرسن
خوش ہو راجہ نے کہا مجھے تو کچھ کام نہین ہے اگر میرے تئین بچن دو تو مین دیبی سے تمھین مانگ لون
لیکن اسی پہر جو تمسے بچن دیکر نباہ کیا جاوے تو بچن دو تب بتاؤن انھون نے کہا اچھا تب راجہ نے
انکو بچن بند کر مانگ لیا اور کہا کہ جس جگہ مین یاد کرون تم اس جگہ میرے پاس پہونچنا تب بیر دو
کہ راجہ تو جس جگہ یاد کریگا وہان ہم پون روپ ہوکر پہونچینگے یہ بات سنکر راجہ گھر کو گیا یہ باتین
چتر ریکھا پتلی نے راجہ سے کہین کہ راجہ بکرم کے یہ کام تھے اتنے جوگ تو نہین ہے پھر وہ دو بیر راجہ
کے تابع ہوئے اور آپکے بہت بہت سے کام کیے جہان بکرم کا گاڑھا پڑے وہ دونون آنکر
حاضر ہوئے جو کوئی ایسے کام کرے تو مسند ہووے راجہ تو اپنے زور پر شرودست کرے مجھسے پرتھی
مین کرو دون ہو گئے اتنی بات جب پتلی نے کہی راجہ کی وہ ساعت بھی ٹل گئی تب دوسرے دن

صبح کو راجہ نے پھر پاٹ بیٹھنے کی تیاری کی اور جیون ہی چاہا کہ سنگھاسن پر پانون دھرے کہ

رتی باما تیسری پتلی بولی

تمھارا یہ کام نہین ہی جو اسپر بیٹھو اور مجھسے ایک کہانی سن لو ایک دن راجہ بیرکرماجیت دریا کے
کنارے خلوت کر کے ایک محل مین بیٹھے تھے راگ ہو رہا تھا اور ہر رنگ چہل پہل مچ رہی تھی کہ دل
بے اختیار فریفتہ ہوجاوے اور ایک سے ایک سہیلی خوبصورت پاس بیٹھی تھی اور راجہ کا دل ہان
بہت سوہت ہو رہا تھا کہ ایک برہمنی چلا تہ لیے ہوئے اور اُس تریا کی گود مین ایک لڑکا گھر سے
خفا ہوکر نکلی تھی دریا کے کنارے پاس سے اُسی محل کے نیچے آکر غصہ کے مارے پانی مین کود پڑی
اور مرد کے ایک ہاتھ مین ہاتھ رنڈی کا ایک ہاتھ مین لڑکے کا ہاتھ یون تینون ڈوبنے لگے تب پکارے
کہ ایسا دھرماتما کون ہی جو ہم تینون آدمیون کی جانین بچاوے پھر انہین سے وہ مرد ہاے کرکے

یہ تصویر اُس جگہ کی ہی کہ راجہ بیرکرماجیت دریا کے کنارے خلوت کر کے بیٹھے تھے اور راگ رنگ ہو رہا تھا

پکارا کہ جو کوئی غصہ مارنہ سکے تو اسی طرح بے اجل مرتا ہی اور مرکے بہت پچھتاتا ہی اُسکی آواز
راجہ نے سنتے ہی لوگون سے پوچھا کہ یہ کون کیا پکارتا ہی تب ہرکارون نے خبر دی کہ مہاراج
ایک مرد اور رنڈی لڑکے سمیت ڈوبتے ہین انہین وہ مرد چلا رہا ہی کہ کون ایسا پرابکاری ہو
کہ ہم ڈوبتون کو بچالے وہ ہرکارہ کہتا ہی تھا کہ وہ پھر پکارا کہ ہم تین جیو ڈوبتے ہین کوئی

بھگوان کا بندہ ہین پار لگانے یہ سنکر راجہ وہان سے دوڑا اور آکر اُس دریا مین کود پڑا جا کر ایک
ہاتھ مین رنڈی کو اور دوسرے ہاتھ مین لڑکے کو پکڑ لیا وہ مرد بھی راجہ سے لپٹ گیا تب راجہ گھبرایا
اور آپ بھی ڈوبنے لگا اپنے اِشٹ کو یاد کیا اور کہا کہ امی ناتھ مین دھرم کاج کے واسطے آیا تھا اور اسمین
میرا جی جاتا ہے دھرم کرتے اور دھرم ہوتے راجہ یہ کہکر بہت زور کرنے لگا مگر زور اسکا کچھ کام نہ آتا تھا
تب اسنے اگیا اور کو یاد کیا اور دونون بیرون کو یاد کیا یاد کرتے ہی وہ آکر حاضر ہوئے اور چارون کو اٹھا کر
کنارے پر رکھدیا تب وہ رنڈی راجہ کے پاؤن پر گر پڑی کہ مہاراج تمنے ہم تینون کو جی دان دیا تم بھی
ہمارے بھگوان ہو کیونکہ جی دان تمسے پایا راجہ ہاتھ پکڑ کے ان تینون کو رنگ محل مین لے آیا اور
بٹھا کر کہا کہ تمھین جو چاہیے سو مجھسے مانگ لو تب وہ بولا مہاراج ہمین اگیا دیجیے تو ہم گھر کو جاوین اور
اور جبتک جیوینگے آپ کو اسیس دیا کرینگے ایسا کچھ تمنے ہمین دیا ہے پھر راجہ نے اپنی طرف سے لاکھ روپیہ
دیکر انھین گھر پہنچا دیا اتنی بات کہہ پتلی پھر بولی کہ راجہ اتنے لائق تم ہو تو اس سنگھاسن پر بیٹھو اور
یون بیٹھوگے تو تمام لوگ ہنسینگے وہ بھی صورت راجہ کا ٹل گیا دوسرے دن پھر راجہ دل مین سوچ
کرتا ہوا سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا تب

چندر کلا چوتھی پتلی بولی

سنو راجہ تم من ملین کیون ہو بیٹھو ہمارے پاس اور سنو جو کتھا مین کہون ایک روز ایک پنڈت
کہین سے راجہ بکرماجیت کے پاس آیا اور اُسنے آن کر بیان کیا کہ جو کوئی محل بنانے کی بنا موافق
بید کے گننے کے دھرے بہت چین اٹھاوے اور بڑا نام پاوے تب راجہ نے کہا اچھا ظاہر کر
برہمن کہنے لگا جب تلا لگن آوے جو اسمین مندر اٹھاوے جبتک وہ لگن ہے تب تک کام اسمین
جاری رکھے اور جب تلا لگن ہو چکے تب اسکا کام موقوف کرے اسی طرح تلا لگن مین ہی وہ سارا
مکان تیاری پر لاوے اسکا اٹوٹ بھنڈارہ ہوا اور کبھی اُسکے یہان سے کبھی نجاوے یہ بات سنکر
راجہ من مین خوش ہوا دیوان کو بلایا اور مندر اٹھانے کی اجازت دی کہ تم اچھی جگہہ ڈھونڈھکر محل بناؤ
اتنے مین تلا لگن بھی آن پہونچی اُس مندر کی نیو دی دیس دیس مین یہ ادا ہوئی کہ راجہ تلا لگن مین محل
بنواتا ہے جتنے کاریگر اسمین کام کرتے تھے وے آٹھ تلا لگن بناتے تھے کہین اسمین کام سونے کا اور کہین روپے
کا اور کہین لوہے کا اور کہین کاٹھ کا نئی نئی طرح سے بنتا تھا چنانچہ دریا کے کنارے پر وہ حویلی بنائی چار روز سے

اور سات کھنڈ اُسمین ۔ کہے جگمگ جگہ جواہر انمول اُسمین جڑے اور دروازے پر دو نیلم کے بڑے

تصویر راجہ و نقشہ محل

نگینے لگائے جو کسی کی نظر نہ لگے وہ جڑاؤ محل کتنے برسون مین ایسا تیار ہوا کہ دنیا کے پردے پر کسی نے
دوسرا آنکھون دیکھا نہ کانون سُنا تب دیوان نے جاکر راجہ کو خبر دی کہ مہاراج وہ مندر اب تیار ہوا آپ چلکے
اُسے دیکھیے اور جو کوئی اُس محل کو دیکھتا تھا سو بہت ہو رہتا تھا راجہ وہان سے مکان دیکھنے کو گیا اُسکے
برہمن بھی ساتھ گیا محل کو جب راجہ نے ملاحظہ کیا تب برہمن دیکھکر اور ہنسکر کہنے لگا کہ اے راجہ ایسا
گھر جو مین پاؤن تو بیٹھ یہان پا تر نچاؤن یہ بات سُنکر راجہ نے کچھ من مین سوچ نہ کیا گنگا جل و تلسی دل
لیکر گھر اُس برہمن کو سنکلپ کر دیا وہ گھر پاکر برہمن ایسا آنند ہوا جیسے چکور رات کو پاوے ہی چندر رت
وہ اپنے کنبے کو لے آیا اور وہان آکر رہا رات کو خوشی سے پلنگ پیر سوتا تھا کہ پہر رات گئی لچھمی آئی اور
کہنے لگی کہ پیر اگیا دے تو مین گرون اور گھر بار سمپورن بھر دون دہشت سے اُسنے کچھ جواب ندیا
تب وہ دو پہر رات گئے پھر آئی اور کہا کہ اے برہمن اگیا نے مجھے اگیا دی اُسنے چنتا کر کے
رات گنوائی صبح ہوتے راجہ کے پاس آیا من ملین اور رات کے احوال سے ڈرا ہوا رنگ زرد چہرہ کا
اور ڈر سے کملایا ہوا راجہ اُس شکل سے دیکھکر ہنسنے لگا پھر کہا کہ کل کی سی خوشی ہنسنے نہ دیکھی برہمن یہ
اچنبھے کی بات ہے تب برہمن بولا سن سوامی میرا دکھ تم داتا ہو پر جلکے سکھ دایک اور تم سا کے بند ہر ایس ہو

جیسے راجہ کرن اور راجہ اندر اپنے وقت مین داتی تھے ایسے اسوقت مین تم ہو آپ نے جو سندر مجکو دیا
ہے اسکی حقیقت مین کہتا ہون معلوم نہین کہ اسمین بھوت ہے یا پشاچ مجکو اُسنے ساری رات سونے
نہین دیا آپ کے پرتاپ سے یا لڑکون کے بھاگ سے جیتا بچکر مین یہان آیا ہون اس سے
بھیک مانگ کھانا مجھے بہتر ہے پر اُس محل مین نرہونگا یہ بات سن راجہ نے پردھان کو بلایا اُس سے
کہا کہ جو اس مکان مین لاگت لگی ہے حساب کرکے اس برہمن کو دو وزراجہ کی آگیا پاکے دیوان نے
حساب کرکے پورے روپیون کے لدوا کر برہمن کے ساتھ کردیے اور وہ اپنے گھر کو گیا اُسدن
سانجھ دیکھ اُس حویلی مین راجہ رہا اور بیٹھکر کچھ بچار کرنے لگا اسمین ہاتھ باندھکر لچھمی آن کھڑی رہی
دھن راجہ بکرم تیرے دھرم کو اتنا کہ لچھمی اسوقت تو چلی گئی راجہ نے وہان آرام کیا جب پچھلا پہر رات کا
ہوا تب لچھمی پھر آئی اور کہنے لگی راجہ مین کہان گرون راجہ نے کہا جو تو گرا چاہتی ہے تو پلنگ چھوڑکر
جہان تیری اچھا ہو تہان گر اتنے مین خوب طرح سونے کا مینھ تمام نگر مین برسا صبح ہوئی راجہ اُٹھا
دیکھکر کہنے لگا کہ ہماری رعیت پر بہت کشٹ تھا لیکن اب کوئی دن بچت ہو آرام سے رہیگی اتنے مین
دیوان آیا اور خبر دی کہ مہاراج تمام نگر مین کنچن برسا ہے اب جو آگیا دو سو ہم کرین تب راجہ نے کہا شہر
مین ڈھول بجوا دو جس کسی کی حد مین جو دولت ہو سو وہ لے اور کوئی کسی کو منع نہ کرے یہ راجہ کا
حکم پا کر سب رعیت نے دولت اپنے گھر مین بھر لی یہ باتین کہکر پتلی راجہ بھوج سے کہنے لگی سن
راجہ بکرم کے گن کہ وہ ایسا راجہ اور پرجا کا ہت کار ہے تو کسطرح سنگھاسن پر بیٹھتا ہے تیری کیا
جان ہے یہ بات پتلی کی سنکر راجہ اگیان ہوا اور بیرونج پر وہ مہت بھی شرمندہ وہ ساعت
بھی گذر گئی دوسرے دن پھر راجہ سنگھاسن پر بیٹھنے کو چلا اور چاہا کہ پاؤن دھرے کہ

لیلاوتی پانچوین پتلی بولی

سن راجہ بکرم کے گن ایک دن دو شخص آپسمین جھگڑنے لگے ایک نے کہا کرم بڑا اور ایک نے
کہا بل بڑا قسمت کا طرفدار بولا کہ نصیب بڑا ہے ادنی کو اعلے کر دیتا ہے اور دوسرا جو بل کا جانبدار کہنے لگا
کہ زور بڑا ہے زور آور ہوئے آدم جہان کو زیر کرے اسی طرح دونون جھگڑتے راجہ اندر کے پاس
گئے ہاتھ جوڑکر کہنے لگے سوامی ہمارا نیاو کرو جو دونون مین سچ ہو اُسے فرمائیے اور جھگڑا نبیڑ

تب راجہ اندر بولا جیسے ہوگا اس انصاف کو وہ کریگا جیسے جوگ کیا ہوگا اس سے بہتر ہے کہ تم مرت لوک
مین راجہ بیر بکرماجیت کے پاس جاؤ اس نیاو کو وہ چکا دیگا انھون نے راجا اندر کی آگیا پاکر راجہ بکرماجیت

یہ تصویر اس وقت کی ہے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے راجہ کے پاس آئے

کے پاس آئے یہ ظاہر کیا کہ ہم تینون بھون مین پھر آئے اور کسی نے نیاو نہین چکایا اسکا دھرم ادھرم بچار
نیاو کرو یہ بات سن راجہ نے کہا آج تم اپنے اپنے گھر جاؤ چھ مہینے کے بعد ہمارے پاس آنا تب ہم اسکا
جواب دینگے یہ سنکر وہ دونون اپنے گھر گئے راجہ اپنے من مین چنتا کر چرنا مین کا چڑھا کھانڈا اپنی
لے دیس کو نکلا اور اپنے دل مین ٹھہرا لیا کہ جبتک اسکا پرمان نہ پا دینگے تب تک دیس مین پھر
نہ آوینگے جب پھرتے پھرتے سمندر کے کنارے پہونچا وہان اسنے ایک نگر بہت بڑا نہایت سوا
آباد پایا اسمین طرح طرح کی حویلیان جنمین کروڑہا روپیے لگے تھے اور انمین سوائے جواہر کے اور
کچھ نظر نہ آتا تھا دیکھکر راجہ کہنے لگا کہ جسکا یہ نگر ہوگا وہ راجہ کیسا ہوگا شہر مین پھرتے پھرتے شام ہوگئی
آخر ہوا اتنے مین کیا دیکھتا ہے کہ ایک دکان مین مہاجن سر نیوڑائے ہوئے بیٹھا ہے راجہ اسکے سامنے
جا کھڑا ہوا تب مہاجن نے کہا تو کس دیس آیا ہے اور تیرا اس ملک مین کیون ہوکے ڈھونڈھتا ہے اور کیا تیرا
کام ہے اپنا ارتھ مجھسے کہ کسکا تو بیٹا ہے اور کیا تیرا نام ہے تب وہ بولا سیٹھ جی میرا نام بکرم ہے مین آج تمھارے
پاس آیا ہون میرے دل مین مقصد یہ تھا کہ مین راجہ سے ملاقات کرون سو آج ملاقات ہوئی کل مین آپسے ملونگا اور انکی
سیوا کرونگا جو وہ مجھے نوکر رکھینگے اور میرا مہینہ کر دینگے تو مین رہونگا یہ بات سنکر وہ مہاجن بولا کیا روز
تم لوگے تب راجہ کہنے لگا کہ ہوکر دی لاکھ روپیہ روز دے تو ہم رہین تب وہ ساہوکار بولا کہ تم کیا
کام کرتے ہو جو لاکھ روپیہ روز کوئی دیوے وہ کام مجھے بتا تب اسنے کہا کہ جس راجہ کے پاس

مین رہتا ہون اُسکی سخت مشکل مین کام آتا ہون سیٹھ سنکر بولا کہ روپیہ جیسے ہو اور تنگی مین ہمارے
سہارے جو سچ ہوئی نوکر رکھا دوسرے دن لاکھ روپیہ گِن دیے اُسنے اُسمین سے آدھے روپئے
بھگوان کے نام سنکلپ کر برہمنون کو دیے اور آدھے کے آدھے کنگالون کو اور جو باقی رہے اُنکا
کھانا پکوا بھوکون کو کھلا دیا اسبات ہوئی پر پھر ایک فقیر نے سوال کیا اُسسے بھی کچھ کر بند کہ رکھوا کر کھانا کھلا دیا
آپ چنے چبا گذران کی کتنے دن اُس ساہوکار کے پاس رہکر روپیہ ہر روز یونہی خرچ کرتا رہا غرض
قسمت نے تو یاوری کی تب رور بولا اب میری باری ہے ایک دفعہ سیٹھ کے دل کو اچھائی ہوئی ایک
جہاز تیار کر کسی بدیس کے جانے کا اُسنے ارادہ کیا اور بکرم سے کہا مین کسی دیس کو جاتا ہون اُسنے
کہا مین نے تجھے بچن دیا تھا کہ گاڑھی بھیڑ مین تمھارے کام آؤنگا اب مین تمھارے ساتھ ہون کہ تمنے
میرا بھی پال کیا ہے تب اُسے بھی سیٹھ نے جہاز پر چڑھا لیا اور روانہ ہوا کتنے دنون کے بعد جہاز بانجھ
دھار مین طوفان سے تباہ ہونے لگا تب وہان لنگر ڈالکر اُسی جگہ چند روز ٹھہرا رہا اور اُس سے آگے
ٹاپو تھا اُسمین سنگھاوتی نام راج کنیان رہتی تھی ہزار کنیان اُسکے ساتھ تھین اُسمین جب وہ طوفان
تھم گیا سیٹھ نے کہا لنگر اُٹھاؤ اور چلو لنگر کہین اٹک رہا تھا کسی سے اُٹھ نہ سکتا تھا زور کر کر سب تھکے
نادان نراس ہوکر سب اپنے خدا کو یاد کرتے تھے کہ اس بانجھ دھار سے سوائے تیرے پار لگانے والا
کوئی نہین جہان جہان جسکو مشکل پڑی ہے تہان تہان تو سہارے ہوا ہے اور دیندیال تیرا نام ہی ہے
دیا کرانے مین نبیا گھبرا کر بکرم سے کہنے لگا کہ اب اتھاہ مین پڑے ہوئے ہین کنارا کہین نظر نہین آتا
اور ایک بات تیری ہی اس وقت یاد آئی جب تو ہمارے پاس نوکر رہا تھا تونے اقرار کیا تھا کہ مشکل کام مین
آسان کرونگا اس جگہ خدا ہی مالک ہے اس سے ادر کیا کٹھن ہوگا کہ کال کے منھ مین پڑے ہین یہ
سنکر بکرم اُٹھا اور چھری کمانڈا ہاتھ مین لے رسا پکڑ جہاز کے نیچے اُتر گیا جا کر بہت سی حکمت کی پر
نہ چلا تب سیٹھ نے کہا کہ پالین اسکی چڑھا دو لوگون نے پالین چڑھائین اُسنے کود کر لنگر کاٹ دیا
پانی کی تیزی سے اور ہوا کی تندی سے جہاز چل نکلا اور کوئی رسا اُسکے ہاتھ نہ لگا اُسی جگہ رہگیا جو
کچھ بپتا اُسکے کرم مین لکھا تھا آگے مٹا نہین سکتا القصہ وہ راجہ وہان سے بہتا ہوا چلا اور جاتے
جاتے اُسے ایک نگر نظر پڑا یہ وہان جا لگا اُس نگر کا جو دروازہ تھا اُسپر جونہی نگاہ کی دیکھا کہ
چوکھٹ پر لکھا ہوا تھا کہ سنگھاوتی کی راجہ بکرم سے شادی ہوگی یہ دیکھکر راجہ کو اچنبھا ہوا کہ کس

پنڈت نے لکھا ہی جب اُس دروازے کے اندر گیا تو وہان جا کر ایک محل دیکھا کہ وہان عورتین ہین
مرد کوئی نہین اور پلنگ پر سنگھاوتی سوتی ہی جوکی کی سہیلیان بیٹھی ہین یہ بھی جا کر پلنگ پر بیٹھ گیا اور
تیرت اُسکو جگا دیا جب وہ اٹھ بیٹھی تب راجہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور دونون سنگھاسن پر جا بیٹھے سب
سکھیان حاضر ہین اور اس بھید سے واقف نہین کہ راجہ بکرماجیت یہان آویگا اور اُس سے
اسکی شادی ہوئیگی رانی نے راجہ کو دیکھا تو پھولون کا مالا لے آئین اور گندھرب بواہ کیا راجہ جیسا دکھ پاکر
پہونچا تھا ویسا ہی اُسنے سنکھ بھوگ کیا الغرض وہ دونون اُسمین رہنے لگے اور نوجوانی کی عیش کرنے لگے
ہر ایک طرح کا لطف اٹھانے لگے سکھیین بھی خدمت مین حاضر رہتی تھین اور مانند چکور کے چاند سا
راجہ کا منہ دیکھتی تھین چند مدت راجہ کو اسی طرح سے گذری اپنے راج کی کچھ سدھ نہ رہی یہ باتین کہہ
لیلاوتی پتلی نے کہا سن راجہ بھوج جیسا راجہ نے بل کیا ویسا ہی بدھاتا نے اسے سنکھ دیا قسمت نے
وہ تماشا دکھایا پھر کہنے لگی کہ ان سکھیون مین سے ایک سکھی سے راجہ کو بہت پریت ہوئی اور وہ راجہ
کی دیا سے چار بھید وہان کا کہنے لگی سنئے راجہ تم یہان آن پھنسے ہو بہتیرے جی یہان سے کبھی نہ نکلوگے تمہارا
نام سنکر اور تمہارے راج کا دھیان کرکے مجکو رحم آتا ہی کیونکہ تم ایسے دھرماتما دیاونت داتا پراپکاری
یہان رہنا تمہارا اچھا نہین لاکھون آدمی تمہارا دکھ پاتے ہونگے اُسکی بات سُن راجہ کو گیان ہوا راج کا
دھیان آیا تب اُس سے پوچھا کہ یہان سے جانے کا بھید مجھے بتاؤ تب وہ بولی کہ ایک گھوڑی
اس راج کنیان کے گھوڑسال مین جو ہوا سے سے آست تک جا سکتی ہی یہ بات سنکر دوسرے دن
راجہ رانی کو ساتھ لیکر چلتا ہوا اصطبل مین جا نکلا گھوڑون کو دیکھکر تعریف کرنے لگا رانی بولی جو تمہین
شوق ہو تو ان گھوڑون مین سے کسی گھوڑے پر چڑھا کرو بھید تو اسے وہان کا معلوم ہی تھا دوسرے دن
گھوڑا اُسنے وہان سے منگایا اور اُسپر سوار ہوکر وہین پھیرنے لگا رانی بھی خوش ہوتی تھی راجہ بھی خوش
ہوتا تھا اسی طرح سے کئی دن کتنے گھوڑون پر سوار ہوتا رہا ایک دن اُسی گھوڑی کو منگایا اور رانی
کے حکم سے اُس گھوڑی پر بھی سوار ہوا رانی غفلت مین رہی اُسنے کوڑا مارا اور گھوڑی مانند ہوا کے
راجہ کو لے اوڑی رانی اور سکھیان اچھتا پچھتا رہ گئین راجہ امراوتی نگری مین آن پہنچا وہان بھی
تماشے ایک سدھ بیٹھا دیکھا راجہ اُتر ڈنڈوت کرکے پاس جا بیٹھا سدھ کا جب دھیان کھلا
تب اُسنے اُسے دیکھا دیکھکر خوش ہوا اور ایک پھول کا مالا اُسے دیا اور کہا کہ سنئے مال

مین نے تجھے دی اسکا یہ گن ہر کہ جہان جائیگا وہان فتح پاویگا اور تو سب کو دیکھیگا اور تجھے کوئی
نہ دیکھیگا پھر ایک چھڑی راجہ کو دی اسکا بیورا بھی سمجھا کر کہا کہ اس لکڑی کا یہ خواص ہر پہلے
رات کو سونے کا جڑاؤ گہنا جو اس سے مانگوگے تو یہ دیگی اور دوسرے پہر رات کو ایک خوبصورت
ناری ایسی دیگی کہ جسے دیکھ راجہ تم عاشق ہو جاؤگے اور تیسرے پہر رات کو جب اسے ہاتھ مین لوگے
تو تم سبکو دیکھ سکوگے اور تمھین کوئی نہ دیکھیگا چوتھے پہر رات کو مانند کال کے یہ ہو جاویگی اسکے ڈر سے
کوئی دشمن تمھارے پاس نہ آسکیگا یہ بات کہ جوگی نے راجہ کو رخصت کیا راجہ جب اجین نگری کے
پاس پہونچا اودھر سے ایک بھاٹ اور ایک برہمن آتے دیکھا اور جب نزدیک پہونچے ان لوگوں نے
اسیس دیکر کہا مہاراج آپکے دوار سے پر بہت دنون سیوا کی پر ہمارا بھاگ ہی کچھ ایسا
تھا کہ اسکا کچھ پھل نہ ملا تب راجہ نے سنتے ہی برہمن کو چھڑی دی اور بھاٹ کو
مالا اور اسکا بھید سب کہدیا اسیس دیکر دونون کہنے لگے مہاراج اس سے تم راجہ کرن ہو
تمہارے برابر دانی آج پرتھی مین دوسرا نہین یہ کہا اور وداع کر کے راجہ بھی اپنے استھان
مین گیا دیوان پردھان سب آن حاضر ہوئے شہر مین تمام رعیت کو خوشی ہوئی اور وہ دونون جھگ
بھی پچھین ترت آکر راجہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور کہا مہاراج جو آپ نے چھ مہینے
اقرار کیا تھا سو بیت گیا اب ہمارا نیاو کر دیجیے یہ سنکر راجہ بولا کہ بیال کرم کچھ کام نہین اور تیاگ کرم بل
کام نہین آتا اس سے یہ دونون برابر ہین اسکو مین سنتوش کر با چھوڑ دونون اپنے اپنے
گھر کو گئے اسے راجہ بھوج یہ احوال مین نے تجھے اسلیے کہا ہر کہ تو سمجھکر یہ خیال اپنے جی
اٹھا اسواسطے کہ جو یہ لیاقت رکھے سنگھاسن پر بیٹھے وہ بھی جوگ راجہ کا بیت گیا پھر اسکے دو
بھور ہوتے ہی سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا کہ اتنے مین

کامکندلا چھٹی پتلی بولی

اور ہنسکر کہنے لگی کہ جس آسن کے اوپر راجہ بکرم نے پاون دھرا ہو تو اسکے بیٹھنے کے لائق کب
ہے پاپی تو اپنے ہوش کو گمان کر کیونکہ تجھے دیکھ پھر آسن ملین ہوتا ہے اور سنگھاسن پر وہ بیٹھے جو
بکرم سا راجہ ہو تب راجہ بولا تو کہ بکرم نے کیا کرم کیے ہین وہ بولی سو چیت ہوکر بیٹھ مین سنا

کی کتھا کہتی ہون کہ ایک دن راجہ اپنی سبھا مین بیٹھا تھا ایک برہمن نے آکر ایک اچرج کی بات

یہ تصویر اُسوقت کی ہے کہ بیر راجہ کو پاتال مین لیگئے
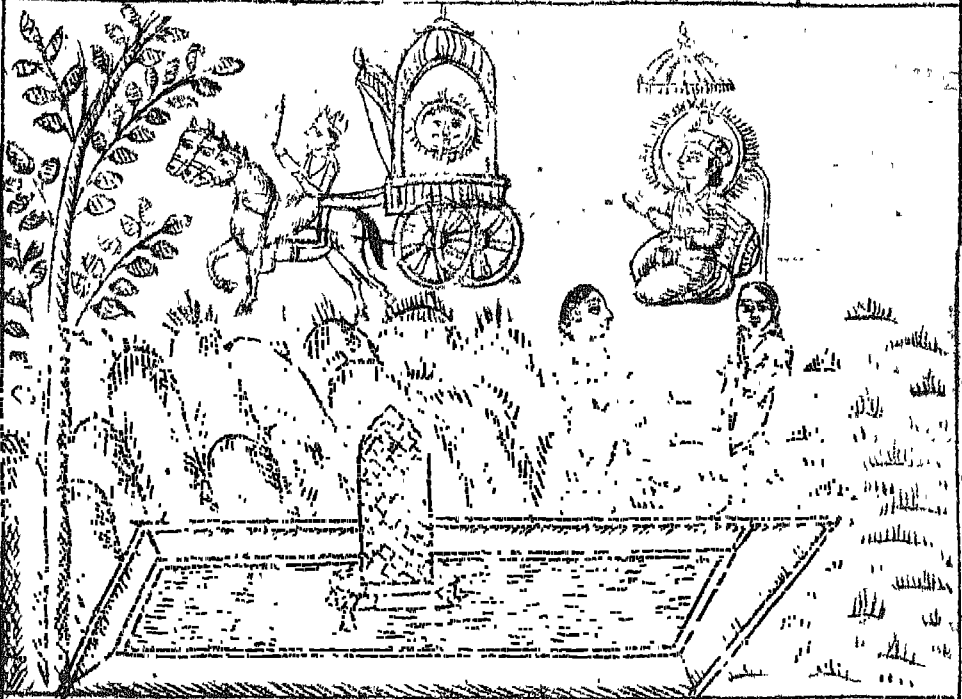
کہی کہ اُتر دسا مین ایک بڑا بن ہے اور اُس بن مین ایک پربت اور اُسکے آگے ایک تالاب
اور اُسمین ایک ستون پھٹک کا جب سورج نکلتا ہے تب اُس سرور مین سے وہ کھنب
بھی نکلتا ہے اور جون جون سورج چڑھتا ہے تون تون کھنب بھی بڑھتا ہے جبتک ٹھیک دوپہر ہوتا ہے تب
وہ ستون سورج کے رتھ کے برابر جا پہونچتا ہے تب اُس جگہ رتھ کھڑا رہتا ہے اور وہان جب سورج پھیر
لیتا ہے تب رتھ چل نکلتا ہے اور کھنب بھی گھٹ جاتا ہے ندان شام کے وقت پانی مین الوپ ہو جاتا
ہے اسکو دیوتا یا دیو کوئی نہین جانتا یہ بات برہمن سے سنکر راجہ نے اپنے من مین رکھی ظاہر نہ کی
برہمن کو کچھ روپیہ دے بدا کیا اور تال بیتال کو یاد کیا اور وہ دونون بیر آکر حاضر ہوئے تب اُنھون نے
کہا کہ ہمین جو اسوقت آپ نے یاد کیا ہے سو اگیا کیجیے کہیے سُرگ کو لیجاوین کہیے پاتال کو کہیے سُمیرو پر
ان تینون لوک مین جہان آپ کی مرضی ہو وہین لے چلین تب سنکر راجہ نے کہا ایک کوتک دیکھنے
ہم جایا چاہتے ہین سو وہ اُتر کھنڈ مین ہے وہان تم لیچلو یہ بات سنکر بیر کاندھے پر چڑھا راجہ کو لے اُڑے
اور اُس جگہ ترت جا پہونچا یا راجہ نے وہ تالاب دیکھا اور وہان گھاٹ اسکے پہنچتے ہین پہنس لگے اُسمین

پھرتے ہین اور مرغابیان چکوے چکوین پنڈبیان کلولین کرتی ہین کنول کے پھولون پر بھونرے گونج
رہے ہین مور بول رہے ہین کوئل کوک رہی ہی اور طرح طرح کے پنچھی خوشی مین ہین پھولون
سوگندھون کے ساتھ پون چلی آتی ہی اور میوہ دار درختون کی ڈالیان انکے جھکے کھاتی ہین راجہ یہ
دیکھ بہت خوش ہوا رات بھر وہین رہا جب صبح ہوئی سورج نکلا تب کچھ برہمن نے کہا تھا وہ سب حال
دیکھکر بیرون سے کہا کہ ایک بات میرے جی مین آتی ہی کہ میرے تئین لیجا کر اس کھنب پر بٹھلا دو اور
بھگوان کا دھیان کرا پنے استھان کو جاؤ تب بیرون نے جاکر ستون پر بٹھلا دیا اور وہ اپنے مکان
کو گئے جون جون ستون بڑھنے لگا تون تون راجہ اپنے دل مین خوف کرنے لگا جتنا سورج کے
نزدیک پہونچتا تھا اُتنا ہی گرمی سے جلا جاتا تھا انت کو سورج کے نکٹ پہونچ جل کر انگارا ہو گیا جب
کھنب برابر رتھ کے پہونچا اور رتھوان نے ایک مردہ جلا دیکھا رتھ کے گھوڑون کی باگ کھینچی گھوڑے
ٹھٹک گئے سورج نے جھانک کر دیکھا کہ کھنب پر جلا ہوا ایک آدمی آگے رہا ہی سورج تراہ کر بولا
ساہس آدمی کا نہین یہ کوئی جوگی ہی یا کوئی دیو یا کوئی دیوتا یا گندھرب اس مردے کے ہوسے
ہین سنکھ کسطرح بھوجن کرونگا یہ کہکر سورج نے امرت لے اُسپر چھڑک دیا راجہ رام رام کہکر اٹھا
اور دیکھکر سورج کو ڈنڈوت کر ہاتھ باندھ کہنے لگا دھن بھاگ میرے اور میرے کل کے جو آپکے
درشن پائے اور مین نے اس جنم جگ دان جو کیے تھے اُسی کے سبب تمہارے چرن دیکھے
زندگانی کا پھل تھا سو مجھے ملا اچھا سنسار مین سب کو ہی لیکن جسپر تمھاری مہربانی ہو اسی کو درشن دیتے
ہین یہ سنکر بولا تو کون ہی اور تیرا نام کیا ہی تجھے دیکھکر میرے جی مین ترس آیا ہی اپنا نام تو چاہیے
تب راجہ بولا سوامی نگرا ساوتی مین گندھرب سین جو راجہ تھا اُسکا بیٹا مین بکرم ہون آپ کا
کتھا مین نے ایک برہمن سے سنی تھی سو مجھے آپ کے درشن کی اچھا ہوئی اور آپ کی توجہ
آپ کے چرن دیکھے اور مجھکو آگیا دیجیے تو مین بدا ہوون یہ سُن سورج نے ہنسکر اپنا کنڈل
اُتار کر راجہ کو دیا اور کہا کہ اب تو ڈر راج کہہ پھر سورج رتھ کے آگے بڑھا اور کھنب بھی گھٹنے لگا
اکیلا سا گیا تب بیرون کو بلایا بیر آکر حاضر ہوئے انکے کاندھون پر سوار ہوکر اپنے مکان کو آیا
جب شہر مین داخل ہونے لگا سامنے سے ایک گوشائین آیا اُسنے راجہ سے اپنے جوگ
کی شکت سے کہا کہ مہاراج جو تم کنڈل لائے ہو مجھین دان دیجیے اور جس دھرم بڑائی لیجیے راجہ بولا

سے جوگی ست ہین ایسا جوگ تو نے کب کیا جو تو کنڈل مانگتا ہی وہ سنیاسی کہنے لگا مہاراج ہم نے
جوگ تو نہین سادھا پر سنتا تھا کہ راجہ بڑا دانی ہی اس سے ہم نے آپ کو جانچا راجہ نے سنیاسی کو کنڈل اُتار
اُسکے ہاتھ دے آپ خوش ہوتا ہوا اپنے گھر مین آیا کام کنڈلا یہ باتین سنا کر کہنے لگی کہ راجہ تجھ مین بھی اتنی قدرت ہو
تو سنگھاسن پر بیٹھ یہ بات سن راجہ من ہی من مین بوجھ گیا اُسکے دوسرے دن راجہ دل مین غصہ کھا کر
پھر سنگھاسن پر بیٹھنے چلا اور بہت سے کہا کہ اس دفعہ مین پتلی کے روکنے سے نہ رکونگا
آج سنگھاسن پر ضرور بیٹھونگا جب راجہ نے پاؤن اٹھا کر چاہا کہ رکھے تب

کامودی ساتوین پتلی بولی

پاؤن تلے آن گری راجہ نے یہ طور دیکھ کر دہشت ہو پاؤن کھینچ لیا اور اُس پتلی سے کہا کہ تو کس کارن
چرنون مین آن گری تب اُسنے کتھا شروع کی کہ ہم جو ہین ابلا ستری ہین راجہ تیرا اوتار کلجگ
مین ہے ہمنے ایک ہی مرد کا منھ دیکھا اور دوسرے کا منھ نظر سے نہین دیکھا ہم سب اپنا احوال کہتے ہین
کہ بسوکرمان نے تو ہمین جنم دیا اور باہوبل راجہ کے پاس آکر رہتے اُسنے راجہ بکرم جیت کو ہمین دیا وہ
اپنے گھر لے آیا جب سے ہم اُس سے بچھڑے ہین تب سے کبھی کسی کو نہین پایا جو اُس راجہ سے [illegible]
ہووے سو اس سنگھاسن پر بیٹھے راجہ بولا بکرم مین کیا صفت تھا تو وہ مجھسے بیان کر تب وہ کہنے لگی
سُن راجہ بکرم کا احوال ایک دن وہ اپنے گھر مین رات کو سوتا تھا اور تمام شہر مین ایسا غافل
تھا کہ کسی آدمی کی آواز نہ آتی تھی کہ اتنے مین ندی کے پار ایک استری کو رونا [illegible] وہ آواز
راجہ کے کان مین پڑی راجہ من مین چنتا کرنے لگا کہ ہمارے نگر مین کوئی دکھی آیا ہی کہ وہ اپنے
دکھ سے کوک مار مار کر رو رہا ہی یہ بات دل مین بچار ڈھال تلوار [illegible] لے اکیلا اور ندی
کنارے پہونچکر بستر چھوڑ لنگوٹ باندھ پیر کر پار ہوا کیا دیکھتا ہی کہ ایک استری جوان ناری کوک
رہی ہی اُسکے پاس جا کر راجہ نے پوچھا پورش کا تجھے بیوگ ہی یا [illegible] تجھے [illegible] سوت کا
سال ہی اتنے دکھون مین کس دکھ سے تو روتی ہی جو کچھ تجھے بیاپا ہی سو مجھسے کہ تب وہ کہنے لگی سن
راجہ ہمارا بالم چاکری کرتا تھا شہر کے کوتوال نے پکڑ اُسے [illegible]
کچھ کھانا کھلانے کو لائی ہون چاہتی ہون کہ اُسے کچھ [illegible]

آسکے شوہر تک نہین پہونچتا اس دکھ سے مین روتی ہون اور جتنا جتن کرتی ہون پہونچنے نہین پاتی
راجہ نے کہا یہ تو تھوڑی ہی سی بات ہے اسکے واسطے تو کیا روتی ہے اسنے جواب دیا کہ مجھے یہ تھوڑی
بہت ہی بڑی ہے تب راجہ بولا کہ میرے کاندھے پر چڑھکر آسے کھلا دے یہ کنگالن راجہ کے
کاندھے پر چڑھی

تصویر اس مقام کی ہے کہ کنگالن نے راجہ بکرماجیت کے کندھے پر چڑھکر چور کا خون پیا
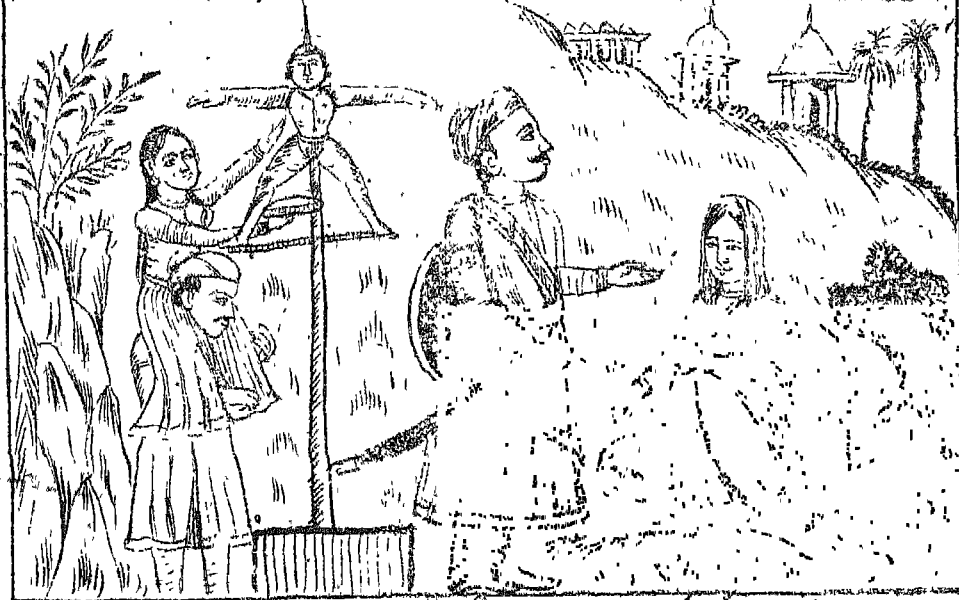
تصویر اس مقام کی ہے کہ راجہ نے پھر قصد سنگھاسن پر چڑھنے کا کیا اور پتلی مانع ہوئی
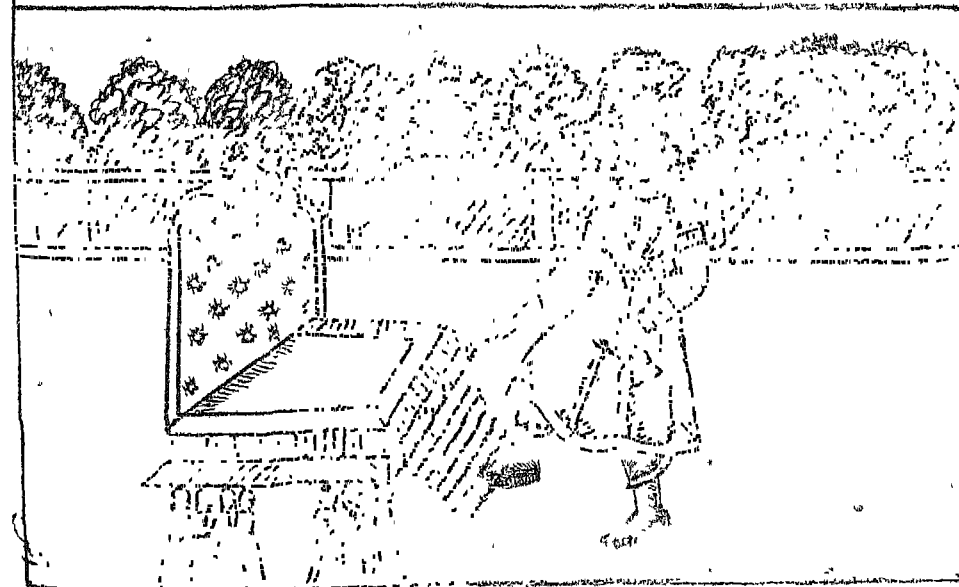
یہ تصویر اُس مقام کی ہے کہ راجہ بکرماجیت کو ان پورنا نے ایک تھیلی دی
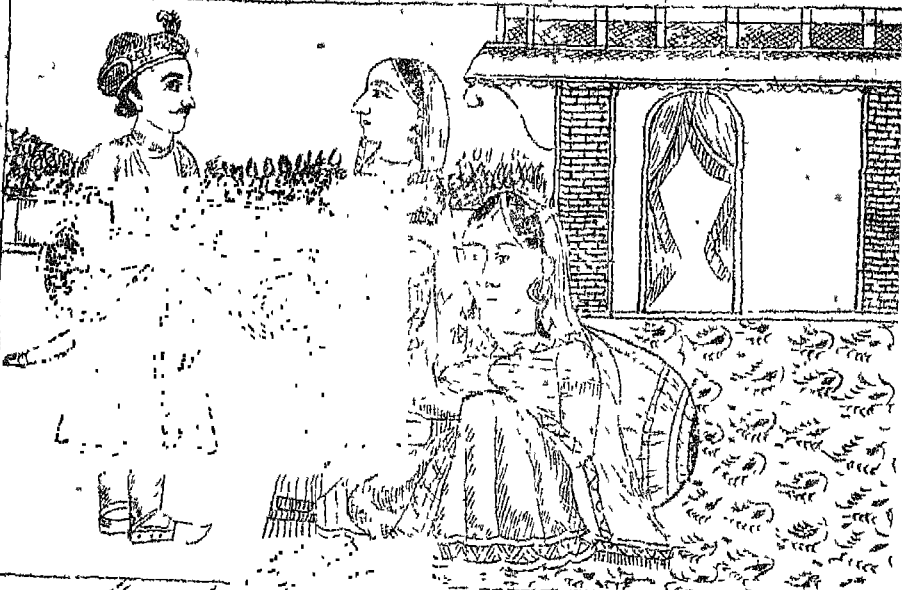
اُس سولی پر چڑھ چور جو ٹنگا تھا اُسکے کہانسے کی رکت منہ سے اُسکے راجہ کے بدن پر گرنے لگا راجہ
من مین سوچا کہ یہ کوئی اور ہی اور اُسنے مجھے دھوکا دیا اپنے جی مین راجہ نے یہ سوچکر پوچھا کہ
سندری تیرا پیا بھوجن کرتا ہی یا نہین تب کنگالن بولی یہ جو ٹنگا ہی اسکا پیٹ بھر دو مجھے کاندھے سے
نیچے اُتار جب وہ اُتری راجہ نے کہا اُسنے پیٹ بھر کے کہایا تب کنگالن ہنسکر بولی تو مانگ جو تجھے
چاہیے مین تجھسے بہت خوش ہوئی مین کنگالن ہون تو تجھسے اپنے جی مین مت ڈر وہ بولا مین تجھسے
کیا ڈرونگا اور کیا مانگونگا تو نے تو مردہ میرے کاندھے پر چڑھکر کہایا تو تجھے کیا دیگی وہ پھر بولی کہ
راجہ تو اسکے خیال مین مت پڑ کہ مین نے کیا کیا اور کیا نہ کیا جو تجھے اچھا ہو سو مجھسے مانگ لے
راجہ نے ہنسکر کہا کہ ان پورنا مجھے دے اور جگت مین جس لے یہ بولی کہ ان پورنا میری چھوٹی بہن
ہی تو میرے ساتھ چل مین تجھے دونگی اسطرح آپس مین دونون وہان سے بچن کرکے چلے آگے
آگے کنگالن اور پیچھے پیچھے راجہ ندی کنارے سے جا پہونچے وہان ایک مندر تھا اُسکے دروازہ پر گئے
کنگالن نے تالی ماری اور ان پورنا نے پرگھٹ ہوکر اُس سے کہا کہ یہ بھوپال کون ہی وہ بولی کہ
راجہ بکرم ہی اسنے میری سیوا کی ہی اور مین نے اس سے بچن ہارا ہی اگر میری محبت تیرے دل مین
ہی تو ان پورنا اسے دے ہنسکر اُسنے راجہ کو ایک تھیلی دی اور کہا کہ اسمین سے جتنی کہانے کی چیز مانگے

سب پائینگے راجہ نے تھیلی سے لی وہان سے خوش ہوندی کنارے آکر اشنان دھیان کر نچنت
ہوا کہ ایک برہمن آن پہونچا اُسکو راجہ نے بلایا اور کہا کہ کچھ بھوجن کروگے اُسنے کہا مجھے بھوک لگی
ہوئی ہی کچھہ دو تو مین کھاؤن راجہ بولا کہ کیا کھاؤگے کس چیز پر تمھاری طبیعت ہی وہ بولا اُسوقت
پکوان کھاؤنگا راجا اپنے جی مین سوچنے لگا کہ جو اس دم پکوان نہ پہونچیگا تو مین برہمن سے جھوٹا ہونگا
اتنی بات سن مین بچار تھیلی مین ہاتھہ ڈالکر جو نکالا تو دیکھا کہ پکوان ہی نکلا ہی برہمن نے پیٹ بھر
کھایا اور بولا کہ مہاراج بھوجن تو مین نے کیا پر اسکی دچھنا بھی دیجیے راجہ نے کہا جو دچھنا
مانگوگے سو مین دونگا برہمن بولا کہ یہ تھیلی دچھنا مین پاؤن تو آنند سے اپنے گھر جاؤن تھیلی برہمن کو
دیکر راجہ اپنے گھر کو چلا وہ اتنی کتھا کہکر راجہ بھوج سے پھر بولی کہ اتنی محنت سے تھیلی پائی اور برہمن
کو دیتے ہین نہ لگائی ایسا ساہسی اور ایسا داتی ہو تو سنگھاسن پر بیٹھے اور نہین تو پاتک ہوگا
وہ بھی دن اوسی صورت راجہ کا ٹل گیا دوسرے دن راجہ پھر سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا تب

پدم پاولی آٹھوین پتلی بولی

راجہ تو نے جو سنگھاسن پر بیٹھنے کا چت کیا ہی سو اسکی آس بس سے چھوڑ دے راجہ بولا کہ مین
کسطرح چھوڑون تب پتلی نے کہنا شروع کیا کہ ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنے دربار مین
بیٹھا تھا سب راجہ مہر سے کو حاضر تھے اُسوقت ایک نجار نے آکر سلام کیا اور کہا کہ مہاراج مین
آپکے درشن کو آیا ہون اور ایک تحفہ آپکے لیے لایا ہون راجہ نے آگیا کی لا بڑھئی نے
جو حکمت کا گھوڑا بنایا تھا نذر کیا راجہ نے گھوڑا دیکھہ اُس سے پوچھا کہ اسمین کیا گن ہین نجار نے
کہا مہاراج اسمین یہ گن ہین کہ نہ کچھہ کھاتا ہی نہ کچھہ پیتا ہی اور جہان چاہو وہان لے جاتا ہی ہوائی گھوڑے
کے برابر ہی گھوڑا اُسوقت چالاکی سے ایک جگہہ نہ ٹھہرتا تھا کو دتا پھاندتا رہتا تھا جون جون راجہ خوش
ہوتا تھا اور پسند کرکے کہا کہ اسکو اس میدان مین پھیر کر دکھاؤ جونہی اُسنے کوڑا مارا پھیر تو گرد ہی
نظر آتی تھی اور گھوڑا معلوم نہ ہوتا تھا جب ایسے گن گھوڑے مین راجہ نے دیکھے دیوان کو بلاکر
کہا کہ لاکھہ روپئے دو دیوان نے عرض کی اے مہاراج یہ کاٹھہ کا گھوڑا اور لاکھہ روپیہ انعام
مناسب نہین راجہ نے دو لاکھہ روپئے فرمائے تب جو اُس دیوان نے فوراً حوالہ کردیے اور اپنے
دل مین سوچا کہ جو کچھہ اور تکرار کرونگا تو اور بڑھینگے وہ بڑھئی روپے لے اپنے گھر کو گیا

اور گھوڑا تھان پر باندھا اور وہ چلتے ہوئے کہہ گیا تھا کہ اسپر سوار ہوتے ہی کوڑا نہ مارئیو نہ اُڑ جیئو
پر قسمت کا لکھا کوئی مٹا نہیں سکتا جو بات ہوا چاہتی ہی سو ہوتی ہی کئی دن کے بعد راجہ نے گھوڑا
منگایا اور اپنے مصاحبوں سے فرمایا کہ کوئی تم مین سے سوار ہو کر اس گھوڑے کو پھیرو تو ہم دیکھیں یہ بات
راجہ سے سُنکر ایک ایک کا منہہ دیکھنے لگے گھوڑے کی چالاکی سے کوئی نہ چڑھا تب راجہ خفا ہو کر بولا گھوڑے
کو ساز لگا کر تیار کر لاؤ یہ بات سُنتے ہی ایک کی جگہ ہزار آدمی دوڑے اور جلدی تیار کر لائے راجہ
سوار ہو کر وہاں پھیرنے لگا جتنا کہ وہ چاہتا تھا کہ آسن جما کر گھوڑے کو اپنے قابو مین لائے زانو سے
نکلا جاتا تھا اور پارے کی طرح ایک جا نہ ٹھہرتا تھا چھلاوے کے مانند چھل بل کر رہا تھا راجہ خوشی
کے مارے بڑہئی کی بات بھول گیا اور گھوڑے کو کوڑا مار اچابک لگتے ہی آگ بگولا ہو کر وہ ایسا
اُڑا کہ سمندر کے پار لیگیا اور ایک جنگل مین درخت کے اوپر سے گر آپ زانو سے نکل گیا راجہ
بھی اُس درخت پر سے کھڑکھڑاتا ہوا نیچے گر پڑا اور یہ حالت ہوئی کہ قریب مرگ کے پہونچا جب کتنی دیر
گذری کچھ اُسے ہوش آیا تب اپنے دل مین کہنے لگا دیس نگر راج پاٹ اور اپنے پرائے سب
کے سب چھوٹے اور قسمت مجھے یہاں لے آئی ہی دیکھیے آگے کیا ہو یہ من مین بچار دھیرج باندھ
اُٹھکر وہان سے آگے چلا ایسے مہا بن مین جا پڑا کہ نکلنا پھر مشکل ہوا بارے جون تون اُس جنگل سے
بھولا بھٹکا دس دن مین سات کوس راہ چلکر پھر ایک ایسے بن مین جا پہونچا کہ اُسمین بڑا اندھیارا
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا اور چار و طرف شیر گینڈے چیتے بلکہ اور سب جانور درندے بول
رہے تھے اُنکی ڈراونی آوازین سُنکر راجہ سہما جاتا تھا کبھی پورب کبھی پچھم کبھی اُتر کبھی دکھن بھٹکا
بھٹکا پھرتا تھا پر کہیں راہ نہ ملتی تھی اسطرح دکھ بھگتا ہوا پندرہ ۱۵ دن کے بعد ایک طرف
جا نکلا وہاں ایک تماشا نظر آیا کہ ایک مکان ہی اور اُسکے باہر دو بڑے کنوئین اور ایک بڑا ا
درخت اُس درخت پر ایک بندریا بیٹھی کبھی نیچے اترتی ہی کبھی اوپر چڑھتی ہی راجہ یہ کوتک چھپا ہوا
دیکھ رہا تھا کہ اتنے مین نگاہ اُسکی اوپر آئی گیا دیکھتا ہی کہ حویلی پر ایک بالاخانہ ہی جب درخت پر
چڑھ گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک پلنگ بچھا ہی اور سب عیش کا اسباب دھرا ہی تب من مین کہا
ابھی ظاہر ہونا اچھا نہیں پہلے یہاں معلوم کر دن کہ کون آتا ہی کون جاتا ہی جب ٹھیک دوپہر
دن ہوا ایک سدھ وہاں آیا بائین طرف جو کنوان تھا اُسمین سے اُسنے ایک لوٹا جل نکالا کہ وہ

بندریا اترائی سدھ نے ایک چلو پانی اُسپر ڈالا وہ خوبصورت استری ہو گئی اور اُس روپ وتی تریا
سے جوگی نے بھوگ کیا جب تیسرا پہر ہوا جوگی نے داہنے کنوئین سے پانی کھینچ اُسپر چھینٹا مارا پھر
وہ بندری کی بندری بن گئی اور درخت پر چڑھ گئی جوگی بھی پہاڑ کے گوپا مین اپنا جوگ کرنے لگا راجہ
نے پرگٹ ہو چترائی کر بائین کنوئین سے جل نکال اُس بندری پر چھینٹا مارا پھر وہ ایسی سندر ناری
ہوئی کہ گویا اندر کے اکھاڑے کی اپچھرا ہے اور راجہ کو دیکھ لاج سے منہ پھیر لیا کام کی ماری راجہ کو آن لگی
پریم کر اوسکو اپنے پاس بٹھلایا جب اُسنے انکھ پسار کی دیکھی تب ہنسکر بولی مہاراج ہماری اور اودہر
درشٹ مت دیکھو کیونکہ ہم تپسی رہنیا ہین جو ہم سراپ دینگے تو تم بھسم ہو جاؤ گے راجہ بولا سراپ سے مجھے
نہ لگیگا مین راجہ بیر بکرماجیت ہون کوئی کیا کر سکتا ہے کہ تم بہت سے ملک مین تال بیتال ہین بکرم کا نام
سنتے ہی وہ بولی اور راجہ کے چرن پکڑ لیے اور کہا مہاراج تم ہی تو ہو ہمارا اُپدیش سے جلا رہا
یہان سے جاؤ ابھی جوگی آتا ہے تو تمہے سمجھے وو دونو کو سراپ دیکر جلاتا ہے تب راجہ بولا کہ ہم جوگی کے
سامنے نہ ہونگے ہمارا تو وہ کچھ نہین کر سکیگا پر استری ہتیا لگتی ہین آپت نہین کیونکہ استری
ہتیا لینے سے آخر کو نرک بھوگ کرنا پڑتا ہے پھر راجہ نے کہا کہ اس سدھ نے تجھے کہان پایا تب
وہ بولی کام دیو میرا باپ ہے اور پشپا وتی میری مان ہے مین نے انکے کل مین اوتار لیا تھا
جب بارہ برس کی ہوئی تب انھون نے مجھے ایک آگیا کی اور مین نے بھنگ کی تب ماتا پتا
نے کرودھ کر جوگی کو دے ڈالی اور یہ مجھے اپنے بس مین کرکے اس بن مین لے آیا بندری کر کے
رکھ چھوڑا تھا اس شکل سے ایک برس گذرا کہ مین اس بن مین ہون سچ ہے کہ قسمت کے لکھے
کوئی مٹا نہین سکتا ہے سو جیکر جی مین پکی ہون تب راجہ بولا میرا جی چاہتا ہے کہ تجھے اپنے گھر لیجاؤن
بولی مہاراج میرے بھی جی مین یہی ہے پر کیونکر جاؤن تمہارا نگر سمندر پار ہے تب راجہ نے بچن
دیا کہ مین تجھے لیچلونگا مت ڈر اسکے لئے کی کچھ فکر مت کر اسطرح سے لیجاؤنگا کہ تجھے معلوم نہ ہوگا
یون دونون نے آپس مین باتین کین آنند سے بھوگ کیے اور صبح ہوتے ہی پانی دوسرے
کنوئین سے نکال اُسپر چھڑکا کہ وہ بندریا ہوکر درخت پر جا چڑھی راجہ وہین چھپ رہا
اُسی دم جوگی آن پہنچا پھر جتن جوگی نے کر اپنا جتن وہان سستا خوشی کی جب چلنے لگا
تب وہ سندری بولی مہاراج میری ایک بنتی سنیے کچھ پرشاد مین تمسے مانگتی ہون سو تم

سے مجھے دو یہ سن جوگی نے ہنسکر ایک کنول کا پھول اُسے دیا اور یہ کہا کہ ایک لعل یہ ہر روز دیگا
اور کبھی نہ کمہلائیگا اسے تو اچھی طرح رکھنا یہ سنکر اُسنے اپنی چولی مین رکھ لیا اور دل اسکا خوشی
ہوا جوگی اُسے پھر بندری بنا کر چلا گیا راجہ نے پھر کنوئین سے پانی نکالکر اُسے ناری بنایا اور
اسنے وہ کنول کا پھول راجہ کو دکھایا اور کہا مہاراج ایک عجیب چیز ہی کہ اسمین سے ایک لعل
روز نکلے گا یہ بات عقل سے باہر ہی راجہ نے کہا کہ اسکا اچرج نہین بھگوان کو سب قدرت ہی
اور وہ کیا کیا نہین کرسکتا یہ باتین کرات عیش سے کاٹی پربھات ہوا تب اُس کنول مین سے
ایک لعل گرا دونون نے یہ تماشا دیکھا تب راجہ نے کہا کہ چنچل اب یہان ٹھہرنا اچت نہین بہتر
ہی کہ میرے دیس کو چلو یہ بات راجہ کی سنکر وہ بولی سُن مہاراج ایک میری آدھینی مین پانون پہ
ہاتھ جوڑکر کہتی ہون کہ تم بڑے دانی ہو ایسا دانی مین نے کہین نہین سُنا ایسا نہو کہ کسی کو مجھے
دان کر دو مین داسی ہو کر ہر وقت تمھاری سیوا کرونگی تب راجہ بولا یہ نہین ہو سکتا کہ کوئی اپنی ناری اور کو
دیوے یہ دھرم پر ودھ اور لوک بر ودھ ہی اسطرح کی اُسکی خاطر جمع کر دونون بیرون کو بلایا وہ آکر
حاضر ہوئے اُنسے کہا ہمارے دیس لیچلو پھر تخت پر بیٹھا اُنکو ہوا کی طرح لے اُڑے یہ تو یون
اپنے شہر کی طرف گئے اور یہان جوگی جو آیا اور اُس سندری کو نہ پایا اچھتا پچھتا من مار ہر جھار ہو گیا
ندان راجہ اپنے نگر کے پاس آیا اور تخت سے اُترا اُس راج کنیان کا ہاتھ تھام سیر کو چلا راستے
مین اُسنے دیکھا کہ کسی کا ایک لڑکا خوبصورت دروازے پر کھیل رہا ہی راج کنیا کے ہاتھ مین
کنول کا پھول دیکھکر وہ لڑکا رونے لگا بلک بلک بولا کہ مین لونگا راجہ نے کنول اُسکے ہاتھ
سے لے لڑکے کو دیا لڑکا پھول لے ہنستا ہوا اپنے گھر مین گیا راجہ بھی اپنے مندر مین چلا گیا
جب صبح ہوئی تب اُس کنول کے پھول مین سے ایک لعل گرا لڑکے کے باپ نے لے
دیکھ اُٹھا لیا اور کنول کے پھول کو چھپا رکھا اسی طرح ہر روز لعل نکلا کیے کہ ایک دن کئی لعل لیکر
وہ بازار مین بیچنے کو گیا یہ خبر کوتوال کو ہوئی کوتوال نے پکڑ بلوایا اور کہا کہ تو بتا تو نے یہ لعل
کہان پائے یون کہ اُسے بہت سیاست کر لعل لیکر راجہ کے پاس آیا اور سب وہ احوال بیان
کیا تب راجہ نے کہا اُسکو بھی لاؤ اس سے پوچھو کہ تو نے یہ لعل کہان سے پائے بنیئے کو بلاکر
پوچھا کہ یہ لعل تو کہان سے لایا اور راجہ نے اُس سے کہا کہ جو تو سچ مجھ سے کہیگا تو مین تجھے ابھی

دولت دونگا اور جھوٹ بولیگا تو دیس سے نکال دونگا اُسنے عرض کی سنو بھوپال میرا لڑکا دوارکے
کھیلتا تھا اُسکے ہاتھ مین کوئی کنول کا پھول دیگیا اور اُسنے مجھے دیا مین نے رات بھر اُسے
اپنے پاس رکھا صبح ہوتے ہی اُسمین سے لعل جھڑا ہر روز ایک لعل اسی طرح نکلتا ہی اور
ابھی وہ پھول میرے گھر مین ہی راجہ نے کہا یہ تو تو نے سب سچی بات کہین اب تو لعل لیکر اپنے
گھر کو جا کوتوال نے بہت برا کام کیا کہ تجھے بے تحقیق پکڑ بلایا اسکا نیاؤ یہ ہی کہ لاکھ روپے
کوتوال تجھے ڈانڈ دے یہ کہکر کوتوال سے لاکھ روپے دلوا اُسے گھر کو بھیجا یہ باتین کہہ پتلی پھر
بولی سن راجہ بیر بکرماجیت کے گن اور دھرم کو تو [illegible] کچھ اُسکی حقیقت نہین جانتا اُسکے
ہی تو راجہ کو اپنے آگے ہین کر مانتا ہی اور اپنے تئین [illegible] سمجھتا ہی یہ باتین تو پتلی سے
سن راجہ اُسدن یون ہی اچھتا پچھتا رہ گیا وہ ساعت بھی جاتی رہی صبح کو دوسرے دن راجہ اُسکے
پاس آ کھڑا ہوا اور پتلی سے پوچھنے لگا کہ تو خوش [illegible] کہتا سننے سے مجھے نہایت خوشی ہوتی
ہی اور جو سنتا ہی محظوظ ہوتا ہی تب

مدھو ماوتی نوین پتلی بولی

سن راجہ بھوج یہان بھگت مین ایک دن کی کتھا راجہ بیر بکرماجیت کی کہتی ہون ایک دن راجا
نے ہون کا آرنبھ کیا جہانتک دیس دیس کے برہمن جمع تھے اُنکو نیوتا بھیج بلوایا تھا اور جتنے اُسکے
دیس کے راجہ اور ساہوکار تھے وہ بھی حاضر ہوئے بھاٹ بھکاری سنکر سب دہائے
دیس بدیس کے راجہ اپنے لوگون کو لے لے آئے اور جتنے دیوتا تھے وہ بھی سب کے سب آئے
راجہ اپنے سنگھاسن پر بیٹھا جاپ ہونے لگا ایک بڈھا برہمن اُسوقت آیا اور
راجہ اپنے جگ کے منتر پڑھتا تھا برہمن کو دور سے دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اُس پنڈت نے
آگم جتا کے معلوم کیا ہاتھ بڑھا راجہ کو اسیس دی کہ چرنجیو رہ جب راجہ نے منتر سے فراغت
پائی تب اُس برہمن سے کہا مہاراج آپنے بہت سندر کام کیا کہ بنا پڑیام مجھے آشرباد دیا
جبتک کوئی پاؤن نہ لگے وہ اسیس سراپ ہو [illegible] برہمن نے کہا راجہ جب تو نے من
مین ڈنڈوت کی تب مین نے اسیس دی یہ بات سن راجہ نے لاکھ روپے برہمن کو دیے برہمن
لینے لگا مہاراج [illegible] ہون مین میرا نرباہ نہ ہوگا ایسا کچھ پیار کر دیجیے کہ جسمین میرا کام ہووے

راجہ نے پانچ لاکھ روپے اُسے دیے وہ لیکر اپنے گھر کو گیا اور جو جو برہمن اُس جگہ مین تھے اُنکو
بھی بہت کچھ دیا اسواسطے راجہ بھوج مین نے تیرے آگے یہ بات کہی کہ تو سنگھاسن کے بیٹھنے جوگ
نہین سنگھ کی برابری سیار نہین کر سکتا اور ہنس کی برابری کوّے سے نہین ہوتی اور بندر کے
گلے مین موتی کی مالا نہین سوہتی اور گدھے پر پاکھر نہین پھبتی میرا کہا مان اور اس خیال سے
درگذر نہین ناحق کسی دن تیرے پران جائینگے یہ سُنکر راجہ چُپ ہو رہا اور وہ دن بھی گذر گیا جب
رات ہوئی اندیشہ کر صبح کو پھر سنگھاسن کے پاس آیا اور چاہا کہ پانوٗن دھرے تب

پریہاوتی دسوین پتلی بولی

راجہ سُن تم جیسے یہ بات سُن لو پیچھے سنگھاسن پر بیٹھو راجہ بولا تو کہتا کہ میرا جی بھی سُننے کو چاہتا ہی راجہ
وہان آسن بچھوا بیٹھا اور پتلی کہنے لگی سُن راجا ایک دن بسنت رات مین بیٹھو بچھوا ہوا تھا اور موسم آیا ہوا
کوئل کوک رہی تھی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی راجہ بیرکرماجیت اپنے باغ مین بیٹھا ہوا ہنڈول سُنتا تھا
اسمین ایک جوگی کسی دیس سے بھولا بھٹکا آنکلا تھا راجہ کے پانوٗن پر گر پڑا اور کہنے لگا سوامی
مین نے بہت دُکھ پایا ہی اور اب مین آپ کے سرن آیا ہون اور اُسکی یہ صورت تھی کہ تمام
لہو بدن کا سوکھ گیا تھا اور آنکھون سے کم سوجھتا تھا اَن پانی سب چھوڑ دیا کسی طرح دھیر نہین دھرتا
تھا راجہ جون جون سمجھاتا تھا تون تون برہ سے بیاکل ہوا جاتا تھا راجہ نے کہا تم اپنے جی کو
سنبھالو اتنے دُکھی کیون ہو اور اب جو یہان آئے ہو تو آپ کو تسلی دو کس کارن تمھاری
ایسی گت ہوئی ہی اور کسکے غم سے تمھاری یہ شکل بن گئی ہی مدعا اپنا کہو کس دیس سے آئے
اور کیا تمھارا نام ہی وہ ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچکر بولا اگر میرا کنچن دیس ہی مین مست تریگا
ہون ایک جتی نے میرے آگے یہ بات کہی ہی کہ ایک خوبصورت استری ایک جگہ ہی ویسی
سندری کوئی جگ مین نہین گویا کہ کام دیو سے پیدا ہوئی ہی بلکہ تینون لوک مین ویسی
نہ ہوگی اور لاکھون راجہ جو دل لگا اُسکے یہان آتے ہین اور جل جل جاتے ہین
پر اُسے نہین پاتے راجہ نے کہا کہ کسلیے وہ جلتے ہین تو وہ حقیقت کہنے لگا کہ اُسکے
باپ نے وہان ایک آگ بھڑکائی ہی اور ایک کڑھاؤ گھی کا بھر کر چڑھا رکھا ہی وہ گھی پڑا کھولتا
ہی اور یہ شرط اُسکی ہی جو اُس کڑھاؤ مین اشنان کر جیتا بچ نکلے اُس سے کنیا ن

یہ تصویر اُس جگہ کی ہی کہ راجہ باغ مین تھا اور ایک جوگی دیوانہ جنگل سے آیا

کی شادی کرونگا یہ بات اُس جوگی سے سنکر مین بھی وہان گیا تھا سو مین اپنی آنکھون سے یہ تماشا
دیکھ حیران ہوا اور وہان ہزارون راجہ دیس دیس کے لاکھون نوکر چاکر ساتھ لیکر آئے ہین یہ دیکھ پچھتا کر
جاتے ہین اُنمین سے جو ارادہ کرتا ہی کڑھاؤ مین جل بھن جاتا ہی جب سے شکل اُس راج کنیا کی
نظر آئی ہی سدھ بدھ مین نے گنوائی ہی یہ حالت اُسکے عشق مین بنائی ہی یہ بات سنکر راجہ نے کہا کہ
آج تم یہان رہو کل ہم تم وہان چلین گے اور اُسے تمھین دلا دینگے اپنی خاطر جمع رکھو یہ بات
کہہ اُسے اشنان کروا کچھ کھلا اپنی سبھا مین بٹھلا یہ حکم کیا کہ جتنے سنگیت بدیا والے ہین سب
تیار ہو آج یہان آکر حاضر ہووین اور اپنا اپنا مجرا بجا لاوین راجہ کی آگیا پاتے آن حاضر ہوئے
اور اپنا اپنا گن ظاہر کرنے لگے راجہ نے اُس سے کہا کہ انمین سے جس پاتر کو تم چاہو یہان
بیٹھکر سکھ بھوگ کرو اور اُسکا خیال دل سے بھلا دو یہ سنکر وہ جوگی بولا مہاراج سنگھ اگر سات دن
اپاس کرے تو بھی گھاس پتر سے سوا اُسکے مجھے اور کسی کی اچھا نہین اسی طرح تمام رات
گذری صبح ہوئی تب راجہ نے اشنان پوجا کر اُن بیرون کو یاد کیا وہ جھٹ حاضر ہوئے اور عرض کی
کہ مہاراج کیا حکم ہی ہم کس دیس کو تمھین لے چلین راجہ بولا جہان یہ بیری کہے اُسنے کہا کہ راج کنیا

سکے نگر مین لیجلو جس جگہ وہ گھی کا کڑھاو کھول رہا ہو اور وہان سارا عالم جمع ہو اُس دیس کو لیجلو راجہ نے
اسکو بھی تخت پر بٹھلا اگیا کو بیتال دونون بیرون کو حکم دیا اُسی دیس مین لیجلو بیر سنتے ہی لے اُڑے اور
ایک دم مین سنگھاسن اُسی شہر مین جا کر رکھدیا راجہ نے وہان جا کر دیکھا کہ باجے بج رہے ہین اور
منگلاچار ہو رہے ہین وہ راج کنیا ہاتھ مین پھولون کی مالا لیے ہوئے پھرتی ہے اور راج پوتر جو وہان
اُسکے لیے کامنا کرکے گئے ہین سو سب وہان کھڑے ہین لیکن جرات کسی کی نہین پڑتی جو اُس
کڑھاو مین کودے اور جو کوئی جان پر کھیلکر کودتا ہے تو جل بھن جاتا ہے راجہ نے جب اُس کنیا کو پاس جا کر
دیکھا اُسکے روپ کو دیکھ موہت ہوگیا اور کہا کہ جس کوک سے یہ کنیا پیدا ہوئی ہے دھن ہے اُس کوک کو
آدمی کی تو کیا جان ہے اگر اُسکو دیوتا دیکھین تو بیخود ہو جائین اُسی بات راجہ نے کہکر بیرون کو کہا کہ ہم اِس
کڑاہ مین کودتے ہین تم خبردار رہنا بیر بولے مہاراج خدائی سے کودیے اور کسی بات کا خوف نہ کیجیے
اُسی بات کہ راجہ کڑاہ کے پاس جا جھٹ اک سے کود پڑا کودتے ہی جل بھن خاک ہوگیا بیتال نے کیا
اور ترت امرت لے آیا اور راجہ کے اوپر ڈالا پڑتے ہی اُسکے راجہ رام رام کہہ کھڑا ہوگیا اور جتنے برہمن
وہان تھے جے جے کرنے لگے وہ جو راج کنیا تھی اُسنے آتے ہی پھولون کا ہار راجہ کے گلے مین ڈال دیا وہ
جو حال جب اُسنے راجہ کو پھر آئی تب سب لوگ اپنے جی مین سوچ گئے کہ یہ راجہ کوئی عجیب طرح کا آیا جو جل گیا
اور پھر جی اُٹھا یہ کام آدمی کا نہین کوئی دیوتا ہے جسنے ایسا کام کیا راجہ کی نیت پوری ہوئی تب اُس کنیا
کے باوا کی تیاری ہوئی راجہ کے ملک کے جتنے لوگ تھے سب خوش ہو گئے اور سندر بھی بانیان
منگلاچار کرنے لگین اسطرح راجہ سے شادی کر دی جہیز مین جواہر گھوڑے ہاتھی پالکی اور تمام
مال و اسباب کئی کروڑ کا دیا پھر بکرماجیت رخصت کیا اور داسی داس بھی بہت سے دیے تب
برہمن جو اُسکے ساتھ تھا دیکھ بہت خوش ہوا جب یہ سب دیکے لے چلے راجہ نے بلا انکی اُس برہمن
نے سب اسباب اور مال اُن بیاہی ہوئی دلہن سمیت اُسکے ساتھ رخصت کیا اور کہا کہ اب تم
تم جاؤ پھر بیاہ کرنا اور مہاراج ہم اس لائق نہین کہ تمہاری تعریف کر سکین جیسا سا ہم نے کیا ایسا
ہمنے آنکھون دیکھا نہ کانون سنا اس کلجگ مین تم کوئی اوتار پیدا ہوئے ہو ہم کہانتک تمہاری
صفت کر سکین ایک سری ہار تمہین کیا چڑھاوین تمہارے ہاتھ پر ہم کروڑون سر صدقے ہین
جو نیت ہمنے کی تھی سو تمنے پوری کی اسکا عوض ہم سے نہین ہو سکتا راجہ پر اُس راج کنیا

جوڑکر راجہ سے کہنے لگی مہاراج میرا پُرکھ تمنے چھڑایا نہین تو میرے باپ نے ایسا پاپ کیا کہ آپ تو نرک بھوگ
کرتا اور مین عمر بھر اُن بیاہی رہتی اتنی بات کہہ پرپاوتی پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج ایسا پرا کرم کرکے اُس کنیا کو
راجہ لایا اور اُس بڑہمنی کو دیتے بارنہ لایا راج کنیا اور سب مال و اسباب دیکر خالی ہاتھون اپنے مندر
مین داخل ہوا اور تو بدیا رتی ہو ایسا ساہس تجھسے نہ ہوسکے گا یہ سن راجہ بیحیران ہو سر نیچے کرلیا
وہ ساعت بھی گذری پھر دوسرے دن جب راجہ سنگھاسن کے پاس گیا اور چاہا کہ بیٹھے تب ہنسکر

پرماوتی گیارھوین پتلی بولی

راجہ پہلے مجھسے کتھا سن لے پیچھے سنگھاسن پر پاؤن دھرے پھر کہنے لگی کہ ایک دن راجہ بکرماجیت
اُجین نگری کو گیا اور اپنے سب آدمیون کو بدا کر آپ وہان رہا تھا سوتا تھا آدھی رات کو وہان ایک سندری
دہائی مار اٹھی اور پکار پکار کہنے لگی کوئی ایسا ہو کہ میری آکر خبر لے اور اِس پاپی ... سے بچاوے
اور جی دان دے دم مین مری مری پکارتی تھی اور دم مین چپ ہوجاتی تھی اوسکی آواز سنکر
راجہ چونک اُٹھا ڈھال تلوار لے اندھیری رات مین اُدھر اکیلا اُٹھ چلا کسی کو خبر نہ ہوئی جب بن
مین راجہ پہنچا وہ سندری پھر پکار اُٹھی کہ راجہ وہین جا پہونچا دیکھا کہ ایک دیو اُس استری سے
رتی مانگتا ہو اور وہ نہین مانتی ہو تب سر کے بال پکڑ پکڑ زمین پر دے دے پٹکتا ہو راجہ نے
کہا اے پاپی تو اِس تریا کو کیون مارتا ہو نرک سے بھی نہین ڈرتا راجہ کی بات سن پھر اُسے
مارنے لگا راجہ نے کہا تو اُسے چھوڑ دے نہین تو مین تجھے مارتا ہون یہ سنکر وہ راجہ کے سامنے
ہوگیا غصہ سے شور کر بولا یا تو تو مان نہین مین تجھے کھا جاتا ہون اور تو کون ہو جو یہان آیا ہو تب
راجہ نے غضب مین آکر ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے جدا ہوگیا رُنڈ مُنڈ سے دو بیر
نکلے راجہ کے دونون ہاتھون سے لپٹ گئے راجہ نے چھل بل کر انہین سے ایک کو مارا دوسرا
رین بھر لڑتا رہا بھور ہوتے بھاگ گیا دیت جب بھاگ گیا تب راجہ نے اُس رنڈی سے کہا
اب تو جلدی میرے ساتھ چل اور کچھ جی مین اندیشہ مت کر وہ راچھس میرے ڈر سے بھاگا
پھر نہ آویگا تب وہ سندری بولی کہ سنو بھوپال جو مین سات دیپ نو کھنڈ مین جہان جہان چھپ
رہونگی پر اُس سے بچنے نہ پاؤنگی وہ آکر لیجاویگا اُسکے بن مرے میری زندگی نہ ہوگی اُسکے
پاس ایک موہنی پتلی ہو اور وہ اُسکے پیٹ مین رہتی ہو جہان مین چھونگی اُسکے بل سے وہ

ڈھونڈھنے لگا اور اُس پتلی مین یہ طاقت ہی کہ ایک دیو کے مرنے سے چار دیو بنا سکتی ہی یہ بات
اُسکی سنکر راجہ بن مین چپ رہا صبح ہوتے ہی وہ دیو آیا اور اُس عورت سے پھر خواہش کرنے لگا
جب اُسنے نہ مانا بال سر کے پکڑ پٹکنے لگا وہ تو یہ دھاڑ کرنے لگی اُسکی آواز سُننے سے راجہ
نکل آیا اور لڑنے کو تیار ہوا دیو بھی رنڈی کو چھوڑ راجہ کے سامنے ہوا چاہا کہ راجہ کو مارے
اتنے مین راجہ نے ایسا کھانڈا مارا کہ سر دھڑ سے جدا ہو گیا اُسکے دھڑ سے وہی موہنی نکل آئی اور
بیٹھنے چلی راجہ نے اُسیوقت بیرون کو آگیا کی کہ یہ جانے نہ پاوے بیر دوڑ کر اسکی چوٹی پکڑ کر کھینچ لائے
اور راجہ کے سامنے حاضر کی راجہ نے اُس سے پوچھا کہ تو چندر بدنی مرگ نینی گج گامنی کٹ کیہری
چتر رکھی ناک سک سے ایسی کہ ہنسی سے تیرے پھول جھڑتے ہین اور تیرے سوگندھ سے بھونرے
منڈلاتے ہین بتلا کہ تو دیو کے پیٹ مین کیونکر رہتی ہی تب وہ بولی کہ سُن راجہ پہلے مین شیو کے
گن تھی ایک اگیا شیو کی چوک گئی اسلیے اُنھون نے سراپ دیا مین موہنی روپ ہو گئی اور اس
دیت نے مہادیو کی بہت تپسیا کی تب سداشیو نے میرے تئین اسکو بخش دیا پھر اس پاپی
نے مجھے لیکر اپنے پیٹ مین ڈال رکھا تب سے مین موہنی کہلائی پر شیو کی اگیا تھی کہ اسکی
سیوا کیجیو اور جو یہ کہے سو کیجیو اسواسطے مین اسکے بس ہو کر رہتی تھی میرا ماجرا یہ تھا جو مین نے
تمسے کہا اب یہ بیتال مجھے قابو مین کر تمھارے پاس لایا ہی اور آدمی کی اتنی قدرت نہین تھی
بلکہ تم بھی جو بہت سا اوپا کرتے تو بھی تمھارے ہاتھ نہ آتی اب راجہ مین تمھارے بس مین
ہون راجہ بولا اب تو کیا کریگی تب وہ بولی کہ تو راجہ ہی اور مین موہنی ہون تیرے پاس رہونگی
جیسے مہادیو کے پاس پاربتی یہ کہکر بچن دیا ایک وہ موہنی دوسری وہ رنڈی جسے دیو نے
چھوڑا تھا راجہ کے ساتھ ہوئین یہ باتین کر پدماوتی پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج اُس موہنی
سے راجہ نے گندھرب بیاہ کیا اور جو کچھ آگے راجہ کے پراکرم ہین مین کہتی ہون تو کان دیکر
سن وہ رنڈی جو دیت سے لی تھی اُس سے راجہ نے یون کہا سن سندری مین تجھسے
پوچھتا ہون کہ دیو نے تجھے کہان پایا تھا کون دیپ اور کون نگر تیرا ہی اور کون باپ ہی تیرا
اُسکا نام لے اپنا سب بیورا مجھسے کہہ اور سب باتین جلد بتا دیرست کر سنکے تیری اوستھا جیسا ہوگی
ویسا مین بچار کرونگا وہ بولی مہاراج میری کتھا سنو قسمت کا لکھا مٹتا نہین جو کچھ بدھاتا نے کیا ہی

تصویر دیو کی رنڈی سے بدفعلی کا قصد اور راجہ کا آکر اسکو مارنا

لکھدیا ہے وہ انسان کو بھگتنا پڑتا ہے ایک برہمن پوری کا رہنے والا ہے اسکے پاس [illegible] میں برہمن
کی بیٹی ہوں ایک دن سکھیوں کے ساتھ تالاب پر اشنان کرنے گئی تھی اور وہ تالاب ایسا تھا
کہ گھنے گھنے درختوں سے جہاں سورج نظر نہ آتا تھا وہاں سہیلیوں کے ساتھ اشنان پوجا کر کے گھر کو آتی
تھی کہ سامنے یہ راکشس نظر آیا اور ستی مانگنے لگا جیوں جیوں میں نہ مانتی تھی تیوں تیوں مجھے دکھ دیتا
اور میں ان بیاہی دھرم کیونکر گنواتی کتنے دنوں سے مجھے ستاتا تھا اور شریر میں پڑے سے
نہ چھوٹتا تھا راجہ تو نے دھرم رکھا اور میری کل کی لاج رکھی تجھے سنسار میں جس ہوگا جیسا تو نے
اپکار کیا ویسے ہی مجھے آسیس ہے ہزار برس تک راج ستارہ ہے اور کسی کے بس میں نہ پڑے [illegible]
[illegible] اور [illegible] سہاس تیرا ایسا ہو کہ کوئی نہ پہنچے اتنی آسیس جب وہ دے چکی تب اسے
بیٹی کر راجہ نے اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا اور [illegible] بٹھا انکو حکم کیا کہ ہمارے نگر کو پہنچا
خوش ہو کے لے آئے کل بار سے محل میں لا داخل کیا راجہ نے آتے ہی دیوان کو یاد کیا وہ منتری بھی آکر
حاضر ہوا کہا کہ کوئی پنڈت [illegible] برہمن ڈھونڈھ کر جلد لے آؤ پردھان نے اگیا پاتے نگر نگر
برہمنوں کے بیچ ایک برہمن [illegible] بدھوان کو بلوایا [illegible] نام وہ برہمن جب آیا پردھان راجہ
کے پاس لیگیا راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا ایک برہمن کی کنیا ان بیاہی ہے اسے ہم تمکو دیا چاہتے ہیں
تم بھی یہ بات قبول کرو برہمن بولا راجہ یہ کنیا ان جگ کو دو جگ میں تم جس دھرم ہٹائی اور راجہ نے [illegible]

سنتے ہی برہمن کو تلک دے شادی کا سامان کر دان جہیز تیار کیا پھر برہمن کو بلا سنکلپ کر کنیا دان کر دیا اتنی بات کہکر پتلی سمجھانے لگی سن راجہ بیر بکرماجیت نے سوچ کچھ نہ کیا اور لاکھوں روپیہ کا دان جہیز دے ایک پل میں برہمن کے حوالے کیا تو اس لائق نہیں ہے اس سنگھاسن پر بیٹھنے سے ڈر اے راجہ بھوج تو گن لگا کہ ویسا دانی اور ساہسی نہیں تو ناحق حرص کرتا ہے یہ سن راجہ چپ رہگیا اور صبح ہوتے ہی سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا تب

کیرت وتی بارھوین پتلی بولی

سن راجہ بھوج ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنی مجلس میں بیٹھکے کہنے لگا کہ کلجگ میں بھی کہیں کوئی داتا ہے یہ سنتے ہی ایک برہمن بولا سن راجہ پر جا کے ہتکاری تیرے برابر ساہسی اور دانی کوئی نہیں پر ایک بات میں کہا چاہتا ہوں پر شرم سے کہ نہیں سکتا راجہ نے کہا سچ بات میں شرم کا ہیکی ہم تمہارے آگے صاف صاف کہو ہم اس بات میں برا نہ مانینگے وہ برہمن بولا ایک راجہ سمندر کے کنارے رہتا ہے اور سدا دھرم کاج کرتا ہے جب وہ سویرے اشنان کیا چاہتا ہے تب لاکھ روپیہ دان دیتا ہے اور جل پیتا ہے یہ تو میں نے اسکے دان کی ایک ریت کہی اور بھی بہت کچھ دان کرتا ہے اور ایسا راجہ دھرماتما سوا اسکے میں نے دوسرا نہیں دیکھا یہ سنکر راجہ کے جی میں اچھا ہوئی کہ اس راجہ کو چلکر

پشچیہ چار بیراگی اور راجہ کی ہے

دیکھیے یا اپنے جی میں بچار کر بیتال

پہونچا تب اس سنگھاسن سے اتر بیتالوں سے کہا اب تم دیس کو جاؤ اور ہم اس راجہ کی بھید لینے کے لیے تیار ہوئے تم وہاں سے ہماری خبر لیتے رہو تب بیتال بولے اسکا بچار کیا ہے راجہ نے کہا تمہیں اس بات سے کیا کام جو ہم تمسے کہتے ہیں سو کرو یہ بات سنکر بیتال اپنے نگر کو آئے اور راجہ اس شہر میں

داخل ہوا جب پھرتا ہوا نگر میں راجہ کے دوارے جا پہونچا دواریالون سے کہا کہ اپنے سوامی کو سماچار
دو کہ کوئی بدیسی تمہارے دوارے سیوا کرنے کے لیے کھڑا ہے اسکی بات ڈیوڑھی دارون نے
سنکر راجہ سے عرض کی راجہ سنتے ہی ہنستا ہوا آپ ہی باہر نکل آیا بکرم نے جوہار کی راجہ نے سلام
لیکر پوچھا کہو کشل سے ہو تب وہ بولا آپ کی دیا سے پھر راجہ نے کہا تم کس دیس سے آئے ہو تمہارا
کیا نام اور تمہارا ارتھ کیا ہے سب سناؤ راجہ بکرم بولا سنو مہاراج میرا نام بکرم ہے اور راجہ بکرم کے دیس کا
کا میں رہنے والا ہوں کچھ بیراگ میرے جی میں ہوا اس سے آپ کے درشن کو آیا ہوں آپ کا درشن
میں نے کیا سب سوچ بچار بیراگ گیا راجہ بولا تمہیں ہم کیا روزگار دیں اور کتنے میں تمہارا نرباہ ہوگا تب
اسنے کہا کہ چار ہزار روپے میں میری گذران ہوگی یہ سنکر راجہ نے کہا ایسا کیا کام کرتے ہو جو چار ہزار
روپیہ روز ترے تئیں ہم تمہیں دیں وہ کام ہمیں بتاؤ کہ ہم کرینگے پھر بکرم بولا کہ جس راجہ کے پاس میں رہتا ہوں
[illegible] سے میں کام آتا ہوں اسطرح سے چار ہزار روپیہ روز لیا راجہ وہاں رہنے لگا [illegible] تب راجہ نے
سمجھا راجہ بھوج سے کہی کہ جب نو دس دن اسطرح سے گذرے تب راجہ بکرماجیت نے اپنے من میں بچارا کہ یہ دو لاکھ روپیہ
روز دان کرتا ہے اسکا نت نیم کیا ہے اس کو معلوم کیا چاہیے کہ کس ہوتا کا اسے بل ہے اسی سوچ میں رہنے لگا ایکدن کیا
دیکھتا ہے کہ دوپہر رات کے وقت راجہ اکیلا بن کو جاتا ہے یہ دیکھتے ہی اسکے پیچھے ہو لیا آگے آگے راجہ اور پیچھے پیچھے
بکرماجیت اس طریق سے نکل ایک بن میں پہونچے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک دیبی کا مندر ہے اس مندر کے باہر کڑاہ
چڑھا ہوا ہے اسمیں گھی آگ سے کھول رہا ہے وہ راجہ تالاب میں اشنان کر کے دیبی کا درشن کر اس کڑھاؤ میں
کود پڑا اور پڑتے ہی بھن گیا اسی وقت چوسٹھ جوگنیاں آ کے راجہ کے اس بھنے ہوئے بدن کو نوچ نوچ
کھا گئیں اتنے میں کنکالن امرت لے آئی اور اسکے ہاڑ پنجر پر چھڑکا وہ رام رام کہکر اٹھ کھڑا ہوا تب
دیبی نے مندر سے لاکھ روپے دیے اور وہ لیکر اپنے گھر کو آیا تب جوگنیاں اپنے دھام کو گئیں یہ تماشا
دیکھکر راجہ بکرماجیت بھی اسی کڑھاؤ میں کود پڑا اور اسی طرح جل گیا پھر تب جوگنیاں دوڑیں اور اسکو
بھی کھا گئیں اسی طرح کنکالن نے امرت لا اسپر بھی چھڑک جلا دیا مندر میں سے لاکھ روپے دیبی
نے اسے بھی دیے دوسری دفعہ پھر اسی کڑھاؤ میں گرا جوگنیاں پھر جلا بھنا گوشت بدن کا نوچ کر کھا گئیں
کنکالن نے امرت چھڑک جلا دیا پھر دیبی نے دو لاکھ روپے دیے غرض وہ اسی طرح سات دفعہ
[illegible] لاکھ روپے [illegible] آیا جب آٹھویں دفعہ گرنے کا ارادہ کیا تب دیبی نے تھام کر اسکا ہاتھ

پکڑ لیا اور کہا کہ ناگ جو سجھے جاتے ہے ہاتھ جوڑ کر بولا مین مانگون جو مانگا پاؤن دیبی نے کہا جو تیری اچھا مین
آوے وہی مین تجھے دونگی راجہ نے کہا دیبی جس تھیلی مین سے جتنے روپیے چاہیے مین وہ تھیلی
مجھے کرپا کر دیجیے یہ سنتے ہی اُسنے وہ تھیلی دی یہ خوش ہوا اسی راجہ کے استھان پر گیا اور اُسکے
دوسرے دن پھر وہ راجہ چمن مین گیا اور وہان اُسنے دیکھا کہ نہ دیبی کا مندر ہے نہ کڑھا اور استھان
جنگل پڑا ہے یہ وسا دھان کی دیکھ سوچ مین ڈوب گیا پھر جو ہوش آیا تو ڈاڑی مارکر رونے لگا آخر
ناچار ہو پھر الٹا اپنے مندر مین آ اُداس ہو سو رہا بھور ہوئے جب سبھا کے لوگ آئے راجہ کو دیکھا
کہ ڈھال پڑا ہے نہ ہنستا ہے نہ کسی سے بولتا ہے بلکہ جو کوئی راج کاج کی بات کرتا ہے منہ پھیر لیتا ہے یہ حال
راجہ کی دیکھ دیوان نے ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج آپ کے من مین یہ کیسی ساری سبھا اداس ہو رہی
ہے راجہ نے جواب دیا کہ تم جیکر دربار کرو میرا سر بھاری ہے تب پردھان بیٹھکر راج کاج کرنے لگا اور
جو کوئی آتا تھا اپنے من مین سوچتا رہتا تھا سو چپ رہتا تھا کوئی کہتا تھا کہ راجہ بیمار ہے کوئی کہتا تھا کہ کوئی
سوگ گیا اور کوئی کہتا تھا کہ راجہ ہی نہین ہے پر راجہ کی اوستھا کسی کو معلوم نہ تھی اسی من مین اسکے بیٹھنے کا
راجہ بیر بکرماجیت کو بھی لگی اور پوچھا کہ تمہارے من مین کیا ہے کہ ایسے دکھ مین ہو سنتے ہی پہچانا کی تھی کہ تمہاری
تمہاری شکل مین کا [illegible] سو میرا جی کیا آپ بھول گئے ہیں [illegible] تب [illegible]
کے بیٹے تب راجہ بولا کہ مین تجھ سے آگے کیا اپنی بات کہون [illegible] مین ہر گز [illegible]
بکرم نے کہا کہ پرتھی ناتھ ایک دفعہ اپنے من کی بات سے آگے کہو تب پیچھے اوپاؤ کیجیے گا راجہ
نے کہا ایک دیبی میرے پاس تھی وہ مین نہین جانتا کہ وہ کہان گئی لاکھ روپیے روز وہ مجھے دیتی
تھی وہ لاکھ روپیہ مین نت دان کرتا تھا اور اب مجھے بڑا اکشٹ ہوا ہے میری نت کریا نہین ہوئیگی
سو اسطے مین جان دونگا اور ایسا مین کسی کو نہین دیکھتا جس سے میرا نت نیم چلے اور جب دھرم نہین
رہیگا تو میرا جینا سنسار مین اکارت ہے یہ بات اُسکی بکرم نے سنتے ہی وہ تھیلی ہاتھ مین دی اور کہا
مہاراج آپ اشنان دھیان کرنت دھرم کیجیے اور تھیلی سے جتنے روپیہ چاہو گے خرچ کرو گے کم نہ
ہونگے راجہ یہ سنتے ہی خوش ہو کر اٹھ بیٹھا اور تھیلی ہاتھ سے لے اپنے پردھان کو بلا اُسمین سے
روپیے نکال خرچ کر دیے اور کہا جتنے برہمن سدا دان پاتے ہین انکو اُسی طرح دو دیوان موافق
حکم کے اپنے کام مین مشغول ہوا راجہ بیر بکرماجیت نے کہا سنو مہاراج مجھے آگیا دیجیے تو مین [illegible]

دیس کو جاؤن بہت دن گذرے ہین تب وہ راجہ بولا ہم تمہارے گُن کہان تک مانینگے تمنے ہمین جی دان
دیا ہے پھر کہا کہ جو تم اپنے دیس کو پہونچو سندیسہ ہمین بھیجدینا کہ ہم کُشل سے پہونچے اور ٹھیک اپنا
ٹھکانا ہمین بتا جاؤ جو ہمارا اپتر تمہارے پاس پہونچے تب اُسنے کہا کہ مین راجہ بیر بکرماجیت ہون اُجینی نگری
کا راج کرتا ہون تمہارا نام اور جس سنکر درشن کے لیے آیا تھا سو تمھین دیکھا اور میرا چت پرسن ہوا
تم اچھی طرح راج کرو اور ہمین بداع دو تمہارا جس اور بل دھرم ہمنے دیکھا یہ سُنتے ہی وہ راجہ اُسکے
پاؤن پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ بڑا اپرادھ ہوا اور مین نے تمہارا مرم نجانا تمنے میری سیوا کی
سو تم اپنے جی مین کچھ نہ لانا اور جیسا دھرم مین نے آپکا سُنا ویسا ہی دیکھا اور دھن ہی تمہارے تئین
اور راجہ تمہارے دھرم اور ساہس دیا اکرم کو یہ کہہ راجہ کو تلک دے بدا کیا راجہ بیر دون کو بلا کر سوار ہو
اپنے نگر مین آیا اتنی بات کیرت وتی پتلی کہکر راجہ کو سمجھانے لگی کہ سُن راجہ بھوج بیر بکرماجیت کا سا
ایسی بہت پاکر دیتے کچھ بلمبہ نہ لایا اور اپنے جی مین نہ پچھتایا اور جیسا ساہس راجہ نے کیا ویسا منتر
کوئی نہین کرتا اور تو کس گنتی مین ہے یہ سُن راجہ بھوج چپ ہو رہا پھر دوسرے دن کے پربھات ہین
راجہ اُٹھکر تیار ہو پاٹ بیٹھنے کو گیا اسمین ارادہ بیٹھنے کا کرتا تھا پر جھجک کر رہ جاتا تھا اتنے مین

تِرلوچنی تیرھوین پتلی بولی

سُن راجہ بھوج ایک پُراتن کتھا مین سُناؤن اس سنگھاسن پر وہی چڑھے کا جو بکرم کے
سمپراکرم کرے گا تب راجہ نے کہا کہ سُندری بکرم کا بل اور کتھا سُننے کو میرا بھی جی چاہتا ہے پتلی بولی
راجہ کان دے کے سُن ایکدن راجہ بیر بکرماجیت شکار کھیلنے کو چلا اور ساتھ مین جتنے مصاحب راجہ کے
بھی تھے وے بھی پیچ سجا کر تیار ہو آئے اور ایک ایک سواری مین ہزار ہزار کوس کے دھاوے کا
ترنگ تھا راجہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور وہ گویا چھلاوا تھا راج کنوار اپنے اپنے شکاری جانور
باز بحری جرہ شاہین کو بھی منگوا اپنے ہاتھوں پر لے ساتھ ہوئے اور راجہ نے بھی ایک باز
اپنے ہاتھ پر بٹھالیا اور میر شکاروں کو حکم پہونچا کہ جس جس کے جو جو شکاری جانور تیار ہین وہ لیکر رکاب
مین حاضر ہون اسی طرح بن ٹھن کے ایک بن کی راہ لی اور وہان جاکر کسی نے باز اور کسی نے بحری
اور کسی نے کوہی اور کسی نے شاہین اُڑائے اور اپنے اپنے جانورون کے پیچھے گھوڑے
دوڑائے اور راجہ نے بھی جتنے میر شکار تھے انھین حکم کیا کہ اس جنگل مین سب شکار کردین

تماشا دیکھونگا اور جو شکار کر لاویگا انعام پاویگا اور جو شکار نہ کر لاویگا وہ نوکری سے دور رہیگا یہ بات
سنتے ہی جتنے میر شکار تھے ان سبھون نے اس بن مین چارون طرف جانور چھوڑے اور ادھر
سہیلیون کو بھی حکم کیا کہ تم بھی شکار کرو اسی طرح سب شکار کرتے تھے اور لا لا کر راجہ کی خدمت
مین رکھتے تھے وہ کھڑا ہوا تماشا دیکھتا تھا پھر اسنے ایک ہرن پازا اڑایا اور آپ بھی اسکے پیچھے گیا
جدھر جدھر وہ بھاگتا جاتا تھا راجہ بھی پیچھے پیچھا کیے جاتا تھا اسمین کو ہرن نکل گیا دیکھا تو شام ہوگئی
تب حسرت آئی اور پھر کر پیچھے دیکھا تو وہان کوئی آدمی نظر نہ آیا اور یہان تمام فوج شام ہونے تک
راجہ کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ شکار سے لے آ کر نگر مین داخل ہوئی اور راجہ وہان سونے جنگل مین بھٹکتا پھرتا تھا اور
کہین راہ نہ پاتا تھا جب اندھیرا ہوگیا اور رات بہت گئی ایک ندی کے کنارے پر پہونچا اتر کر اپنے
ہاتھ سے زین پوش بچھا کر گھوڑے کو ایک جھنڈ سے باندھ بیٹھ رہا دیکھتا کیا ہے کہ وہ ندی بڑھتی آتی ہے یہ
ہٹنے لگا غرض جون جون راجہ ہٹتا تھا تون تون وہ بڑھتی آتی تھی پھر جو نگاہ کی تو یہ دیکھا کہ ندی کی دھار
مین ایک مردہ بہا جاتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ ایک بیتال اور ایک جوگی کھینچا کھینچی کیے ہوئے
آتے ہین اور آپسمین یون جھگڑتے ہین کہ جوگی بیتال سے کہتا ہے کہ تو نے بہت مردے کھائے
ہین اور یہ مین نے اپنے وقت پر پایا ہے تو چھوڑ دے مین اسے لیکر اپنا جوگ کماؤنگا یہ مردہ
مین نے تجھ سے پائی بیتال بولا بھائی مین پاتا نہین ہون جو تو مجھے پھسلاتا ہے کیونکر اپنا آدھار مین [illegible]
دونون اسی طرح آپسمین دونون جھگڑتے اور کہتے تھے کہ کوئی تیسرا شخص اس وقت ایسا نہین کہ
ہمارا نیاؤ کرے پھر جوگی کہنے لگا کہ بیتال تو میری بات سن کہ کل پربھات کو ہم تم سبھا مین چلین
وہان جو نیاؤ ہووے اسکو تو بھی قبول کر اور مین بھی اتنے مین ایک درشت راجہ کی طرف جا پڑی
دیکھکر دونون ہنسے اور کہنے لگے کہ وہ کوئی شخص ندی کنارے پر نظر آتا ہے وہین چلو کہ وہ نیاؤ ہمارا دے
یہ کہکر مردہ لیے دونون کنارے پر آئے راجہ کو تمام قصہ سنا کر کہا کہ مہاراج تم دھرم آتما ہو دھرم بچار کر
ہمارا نیاؤ کر دیجیے جوگی بولا مہاراج مین کہتا ہون سو آپ دھیان دیکر سنیے اس بیتال نے
بہت مردے کھائے ہین اور یہ مردہ مین نے اپنی داؤ پر پایا ہے یہ ناحق مجھے ستاتا ہے اور وہ
کہتا ہے کہ مین تجھے نہ دونگا مین آپس سے منتی کر کے مانگتا ہون اور کہتا ہون کہ گویا یہ پیسا
مین نے تجھ سے پایا یہ نہین مانتا راجہ نے بیتال سے پوچھا کہ تو بھی اپنے من کی بات کہہ

یہ تصویر اسوقت کی ہے کہ راجہ بیر بکرماجیت جنگل میں ندی کے کنارے بیٹھے ہیں اور جوگی و بیتال واسطے نیاو کے جھگڑتے ہیں

وہ بولا مہاراج یہ جوگی بڑا موذی ہے جو اسنے راہ میں مجھسے جھگڑا لگایا میں ہزار کوس سے اس
مردے کو لے آیا ہوں یہ مجھسے مانگ رہا ہے میں اسے کیونکر دوں کہ اس مردے کے لینے
میں مینے بہت کشٹ کیا ہے یہ ناحق للچاتا ہے میں کیا کہوں کہ جو میں نے اسکے واسطے دکھ اٹھایا
ہے اب ادہار کے وقت اس دشٹ نے آن ستایا اسکا نیاو تیرے ہاتھ ہے کیونکہ تو دھرم آتما راجا
ہے جو تو کہیگا سو سنکے پرمان ہے راجہ بولا تم دونوں بڑے ہو پرساد ہمیں دو کچھ ہم تم سے مانگتے
ہیں تب تمھارا نیاو چکا دینگے یہ سن جوگی نے ہنسکر جھولی سے ایک بٹوہ نکال راجہ کے ہاتھ دیکر
کہا کہ راجہ تو جتنا اور جب چاہیگا اتنا یہ بٹوہ دیگا اسمیں سے کبھی کم نہ ہوگا پھر بیتال نے کہا
راجہ میں ایک موہنی تلک تجھے دیتا ہوں گھسکر اسکا جب تو ٹیکا دیگا تب سب تجھسے دبینگے
تیرے سامنے کوئی نہ ہوگا دونوں نے پرساد راجہ کو دیا اسنے کر اوٹ کر لیا اور بولا کہ سن
بیتال اس مردے کو چھوڑ دے اور میرے گھوڑے کو کھا یہ مردہ جوگی کے حوالے
کر دے کیونکہ تو بھوکا نہ رہے اور اسکا کام بھی بند نہ ہو یہ سنتے ہی بیتال اس گھوڑے کو کھا گیا
اور جوگی مردہ لے اپنا منتر سادہنے لگا راجہ نے بیر دونوں کو بلایا اور اپنے دیس کو چلا اسمے

یہ تصویر اسوقت کی ہے کہ جوگی نے مردہ کو لیچلا اور بیتال گھوڑے کو کھانے کے واسطے لیچلا اور راجہ کو راہ مین بٹوہ دیا

مین ایک بھکاری سنگہ سے چلا آتا تھا اُسنے چینہا کہ سامنے سے راجہ چلا آتا ہے پھر وُہ تب تو قریب آ کر اُسنے سوال کیا
کہ مہاراج آپکے نگر مین بہت دنون رہا لیکن میرا کچھ سدھ نہ ہوا اب مین کچھ تمسے مانگتا ہون میرے تئین
دیجیے یہ سنتے ہی راجہ نے وہ بٹوہ اُسکے ہاتھ دیا اور اُسکا بھید بتایا وہ اسیس دیتا اپنے گھر کو
گیا اور راجا اپنے مندر مین آیا اتنی بات کہکر چوتھی پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج ایسا داتی اور جسا آدمی ہو
جو ہووے وہ اس سنگھاسن پر بیٹھے نہین تو پاتک ہو اُسکے دوسرے دن راجہ سویرے اُٹھ اشنان دھیان
کر دربار مین آن بیٹھا اور دیوان متصدیون کو بُلا کر کہا کہ آج میرا چیت بہت پرسن ہے جلدی چلکے سنگھاسن پر
بیٹھونگا اتنی بات کہ وہان سے اُٹھ سنگھاسن کے پاس آ اشنان کو دان کر برہمنون کو برت کر دین پھر آپ پیشتر کو
سنا سنگھاسن پر بیٹھنے کو پاؤن بڑھایا کہ اتنے مین

بولی چودھوین پتلی بولی

پہلے کتھا سن جو مین کہتی ہون پیچھے سنگھاسن پر بیٹھ راجہ نے سنتے ہی پاؤن کھینچ لیا اور سنگھاسن کے
پیچھے سنگھاسن کے پاس بیٹھ گیا تب پتلی بولی کہ راجہ سن ایکدن راجہ بکرماجیت نے اپنے پردھان کو بلا کر کہا
مین جگ کرونگا جسمین پُن ہو اور آگے کو نستار ہووے دیوان نے سنتے ہی دیس دیس کو نیوتہ بھیجا
جہانتک راجہ پرجا تھے انھین بلایا کرناٹک گجرات کشمیر قنوج تلنگانہ ان نگرون مین نیوتہ بھیج بھیجے

یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ راجہ بھوج نے پھر قصد سنگھاسن پر چڑھنے کا کیا اور پتلی مانع ہوئی

برہمن سے کہے انھین بلایا اور ساتون دیپ نیوتہ بھیجا وہان کے راجاؤن کو طلب کیا پھر ایک برہمن کو
پاتال کے راجہ کے پاس نیوتہ بھیجکر اُسے بلایا اور دوسرے برہمن کو سرگ کو روانہ کر دیوتاؤن کو
نیوتہ بھیج بلایا اور ایک برہمن کو بلا کر کہا کہ تم سمندر کو جاکر ہماری ڈنڈوت کہو اور بنتی کرو کہ راجہ نے
جگ ارنبھ کیا ہی اور آپ کو بنتی کر کر بلایا ہی وہ برہمن شتاب وہان چلا اور کتنے ایک دنون میں
ساگر کے تیر جا پہونچا اور وہان دیکھتا کیا ہی کہ نہ کوئی وہان شخص ہی نہ کوئی پنچھی یا پشو جو کچھ جل ہی جل نظر
آتا ہی یہ دیکھ برہمن اپنے جی میں چنتا کرنے لگا کہ راجہ کا سندیسہ مین کس سے کہون یہان تو کوئی
جیو کھائی نہین دیتا اور ہی تو جل ہی ایسا بچار اپنے من مین کر وہ پکارا کہ راجہ بکرماجیت کا مین
نیوتہ دیے جاتا ہون اور تم جلدی پہونچنا اتنا کہ وہان سے جب وہ چلا تب راستے مین ایک
بوڑھے برہمن کے روپ سمندر نظر آیا اور اُسنے پوچھا کہ ہمین بکرماجیت نے کسواسطے
بلایا ہی تب اُسنے کہا کہ راجہ کے یہان جگ ہی اور تمھین ضرور بلایا ہی تب سمندر بولا کہ مین
چلونگا پر میرے چلنے سے جل جو یہان سے بڑھیگا تو کئی نگر ڈوب جاوینگے میری طرف سے راجہ کو
بنتی کر کہنا کہ میرے نہ آنے کا کچھ بچار نہ کرنا مین اسی سبب پہونچ نہین سکتا اور سمندر نے برہمن کو
پانچ لعل دیے اور ایک گھوڑا راجہ کو سوغات بھیجا آپ وہین رہا اور برہمن رخصت ہوا
راجہ کے پاس گیا دے پانچون رتن راجہ کو دیے اور گھوڑا اسانے کھڑا کیا اور سب وہان کا

بھی وہ راجا اسنے آپ سے جدا نہ کرتا تھا جب سبھا مین بیٹھتا تو سامنے ہی جانگ پہ لے بیٹھتا جب شکار کو
جاتا دوسرے گھوڑے پہ بٹھلا ساتھ لیجاتا غرض جاگتا سوتا کھاتا پیتا ایک ہی ساتھ تھا یہ ایسا موہ کہ تھا
کہ کسی سے چھپاتا نہ تھا رانی کو درشٹ مین رکھتا تھا ایک دن آسکے پردھان نے ادھر پاکر ہاتھ جوڑ سرنوا
کہنے لگا کہ سوامی جو بیچھے جی دان دو تو مین ایک نویدن کرون راجہ نے آگیا دی تب بولا کہ مہاراج رانی
کے ساتھ آپ سوبھا نہین پاتے راجہ کل کی آن اور مریادا نہین رہتی دیس دیس کے راجہ
ہنستے ہین اور کہتے ہین کہ ایسی سندری راجہ کے من مین بسی ہے کہ پلک اوٹ بھی نہین کرتا ایک بات
میری مانیے کہ جو آپ کو یہ بہت پیاری ہے تو ایک چترپٹ لکھوائیے اور اپنے پاس رکھیے اسمین لوگ
نندا نہ کرینگے یہ بات پردھان کی راجہ کے من مین بھائی کہا اچھا چترکار کو بلاؤ منتری نے اسکو بلا بھیجا
وہ ترت آکر حاضر ہوا اور وہ مصور کیا تھا کہ جوتش ودیا مین است نپن تھا اور چترکاری ودیا مین بھی پنڈت
تھا اس سے راجہ نے کہا کہ رانی مورت کا پٹ لکھدو جو مین نظر مین ہمیشہ رکھون یہ سنکر اس سارتھ
نے ستک جھکا کر کہا کہ مہاراج اچھا مین لکھتا ہون راجہ سے رخصت ہوا اپنے گھر آیا لکھنا آرنبھ کیا کتنے
ایک دنون مین ایک چتر لکھکر تیار کیا سو ایسا کہ جانیے ابھی اندر لوک سے اپچھرا آتری ہے اور اس رانی کا
جیسا انگ جہان تھا ویسا ہی اسنے اپنی بدیا کے زور سے لکھا جب وہ تصویر سراپا سے تیار ہوئی لیکر راجہ
کے پاس گیا اور راجہ نے دیکھکر بہت پسند کیا انگ انگ اسنے نرکھ دیکھا نکھ سے سکھ تک گویا
سانچے کی ڈھلی تھی راجہ کی درشٹ دیکھتے دیکھتے داہنی جانگ پر پڑی تو وہان ایک تل دیکھا
بہت سا اپنے جی مین گھبرایا اور کہنے لگا کہ اسنے رانی کے جانگ کا تل کیونکر دیکھا ہو نہ ہو تو اسکی
رانی سے ملاقات ہے اسطرح اپنے من مین بچار کر وہ بد کر دیوان سے کہا کہ اس چترکار کو فوراً بلاؤ
اسنے سنتے ہی اسے بلا بھیجا اسنے جانا کہ راجہ خوش ہوا ہے انعام دیگا جب وہ آنکر حاضر ہوا
تب بدھک کو بلا راجہ نے حکم کیا کہ اسکی گردن مار کے آنکھین نکال میرے پاس لے آ جب وہ
اسے مارنے چلا دیوان بھی بدا ہو لیتے پیچھے ہو لیا باہر نکلکر جلاد سے کہا کہ تو اسے مجھے دے اور
ہرن کی آنکھین نکالکر راجہ کے پاس لیجا جلاد نے پردھان کا کہنا کیا اور دیوان راجہ کی طرف
سے بہت بے اعتبار ہوا کہ ایسا مورکھ جسنے نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے کہ گنونت پرش کا یون جی مارے
کدا چت گنوان پرش سے کچھ تقصیر ہو جاوے تو اسے دیس سے نکال دیتے ہین یہ چلن راجاون کا

سیتے ہی ہر کوئی راجاؤن کی بات پر نہ بھولے منہ مین انت نکلے امرت رہتا ہی اور پیٹ مین اسپ بھرے [illegible]
کہتے مین کچھ اور کرتے ہین کچھ اسطرح دیوان نے اپنے جی مین بچار کر ڈرتے ڈرتے اسے چھپا رکھا
اور جلاد ہرن کی آنکھین نکال راجہ کے پاس لیگیا کہ مہاراج اسکو مار کر آنکھین نکال آپ کے پاس
لایا ہون راجہ نے کہا ان آنکھون کو شہر اس مین لیجا کر ڈالدو اسطرح جب وہ ساعت تو یون ٹل گئی
کتنے دنون کے بعد اس راجہ کا بیٹا ایک دن اکیلا شکار کو گیا جاتے جاتے ایک مہابن مین جا نکلا ایک
شیر وہان نظر آیا بالک کو دیکھ وہ بہت ڈرا گھوڑا وہین چھوڑا ایک برکشہ پر چڑھ گیا اسکے اوپر دیکھا تو
ایک ریچھ بیٹھا ہی ریچھ کو دیکھتے ہی اسکے ہاتھ پاؤن بھول گئے اور کانپنے لگا چاہا کہ بیتاب ہو گرے اپنی
وہ ریچھ بولا کہ اے کنور تو اپنے من مین چنتا مت کر مین تجھے کھانے کا نہین کیونکہ تو میرے سرن آیا ہی
مین نے تجھے جیودان دیا اب تو نس سندیہہ ہو کر آنند سے یہان بیٹھ یہ بات ریچھ سے سن اسکے جی مین جی
آیا اسی مین دن بیت گیا اور رات ہوئی تب وہ ریچھ بولا راج پوتر اب رات ہوئی یہ ناہر شترو ہم دونون
کا بیٹھا ہی اسوقت سونا جی کا نقصان ہی بہتر یہ ہی کہ دو دو پہر رات کو ہم جاگین آدھی رات تو جاگ
اور آدھی رات مین جاگون راج پوتر نے کہا بہت اچھا ریچھ سے کہا پہلے دو پہر رات کو تو سو رہے
مین اب جاگتا ہون اور دو پہر شام نسا تو تو یہ اگیہ مین سو رہونگا آپس مین دونون نے اقرار کیا راج پوتر
سو رہا اور ریچھ بیٹھا اور چوکی دینے لگا اتنے مین شیر نے ریچھ سے کہا کہ تو میری بات سن اور اگیانی
مت ہو یہ منش ہمارا بھکشن ہی اور تو کیون بکہ کا بیچ پڑتا ہی دے نیچے ڈالدے ہم دونون اسے کھا مینگے
یہ آدمی ہی اور ہم تم دونون بن باسی ہین ہاتھ کا انگ چھر کرکے ہاتھ نہین آتا جب یہ جاگ اٹھیگا اور
تو سو ویگا تو وہ تیرا بھی سر کاٹ کر پھینک دیگا اب بھی بہتر ہی کہ میرا کہنا کر پھر او شتر نہ پاویگا آخر کو پچھتاویگا
ریچھ نے جواب دیا کہ سن اگیان بالک اپنے اوپر اور دینا اچت نہین جتنا پاپ راجہ کے
مارنے کا ہوتا ہی اور برکشہ کے کاٹنے کا اور گرو سے جھوٹ بولنے کا اور بن جلانے کا اور
بسواس گھات کرنے سے اتنا ہی ہوتا ہی سرناگت کے مارنے سے ان سب کا مہاپاپ ہی اور
یہ پاپ کسی سے چھوٹتا نہین اسنے میری سرن لی ہی کیا ہو جو ایک جی مین نے نکالا تب باگھ
خفا ہو کر بولا کہ تو نے میرا کہنا نہ مانا تو دیا مین بھی تجھے [illegible] اسنے نہین [illegible] پہچان
اور راج کنوار جاگا پھر ریچھ سو یا وہ چوکی دینے لگا اس سے بھی یہی بات باگھ نے کہی کہ بھائی

جو مین کہون سو تو سن جو لڑکی ہی تو اسکی بہت بیتا ہو سو کر جب صبح کو اٹھیگا لکسار کہ تجھے کھا جائیگا یہ مجھسے
کہہ چکا ہی کہ سو کر اٹھون تو اسے کھاؤنگا اس سے بھلا ہی کہ تو پہلے ہی اس ریچھ کو گرا دے جو مین
اسے کھا جاؤن اور اپنی راہ لون اور تو بھی سلامت جا اسکے بیوقوف ہونے سے یہ باتون مین آگیا اور
اس ٹہنے کو پکڑ ایسا ہلایا کہ جب سے وہ ریچھ نیچے گر پڑے اسمین اسکی آنکھ کھل گئی اور ٹہنے سے
لپٹ کر رہگیا اس سے کہا چھٹ اے پاپی جو تو نے مجھسے یہ سلوک کیا تیری جان بچی اور تو بہت
مین پھر سے مارے کو تیار ہوا اور اب مین تجھے مار کر کھا جاؤن تو تو کیا کر سکتا ہی یہ بات ریچھ

یہ تصویر اس مقام کی ہی کہ راجپوتر نے درخت سے ریچھ کے گرانے کا قصد کیا

کی سنتے ہی اسکی جان خشک ہو گئی اپنے دل مین جانا کہ اب مجھے مقرر کھا جائیگا اسمین سو رہا
ہو گیا بالکل اٹھکر وہان سے چلا گیا ریچھ نے اسکے کانون مین موت دیا اور کہا تجھے جی سے تو کیا
مارون کیونکہ یہان اب کوئی تیرا بچانے والا نہین ہی اس سے اسمرت جانکر تجھے چھوڑ دیتا ہون
یہ کہکر ریچھ تو چلا گیا اور وہ [illegible] پھر اسیطرح وہان سے بہت گھبرا بیاکل ہوکر گھر مین آیا راجہ اسکی یہ دشا دیکھ
[illegible]

یہ کیا آفت کیا کوی کہنے لگی کہ اسے کسی نے چھلا ہے جس سے اسکا یہ حال ہو گیا ہے راجہ نے سوچ کر
دیوان سے کہا کہ جتنے گنی لوگ ہین جنتر منتر جاننے والے نگر مین ان سب کو بلوا کر کنور کو دکھلاؤ پردھان
نے آدمیون کو بھیج سب سیانون کو بلوایا اور انسے کہا کہ جسمین اسے آرام ہو سو کیا چاہیے وے
اپنے منتر جنتر کرنے لگے جسقدر کہ انھون نے اسکا اوتار کیا کچھ فائدہ نہ ہوا ناچار ان سبھون نے
جواب دیا کہ ہماری بدیا یہان کچھ کام نہین کرتی جب منتری نے یہ دیکھا کہ انھون کے گن سے کچھ آرام
نہ ہوا راجہ سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ مہاراج میرے بیٹے کی ستری جو بڑی سگھڑ گن ونتی ہے اب آگیا دیجیے تو
مین اسکو لے آؤن اور وہ کنور کو دیکھے بھگوان چاہے تو آرام ہو جاویگا اسکے سوا اور کوئی
جتن نہین راجہ نے کہا تیرے بیٹے کی استری کیا جانے پھر دیوان نے کہا مہاراج وہ ایک جوگی
کی چیلی ہے جوگی نے منتر جنتر سب بدیا اسے سکھا دی ہے راجہ نے آگیا دی کہ لاؤ دیوان سوار ہو اپنے
گھر کو گیا وہان چترکار کو بلا سب اوستھا کہی اور کہا کہ مین اسطرح سے راجہ کو بچن دے آیا ہون تو
استری کا بھیش بنا کر میرے ساتھ چل اسنے قبول کیا اور استری بھیش بنا ساتھ ہو لیا دونون سوار
ہو کر راجہ کے پاس آئے لوگ پردہ کر کے اسے محل مین لیگئے درمیان مین ایک قنات کھینچ لی اور
اسطرف قنات کے اسے بٹھایا راجہ اور لڑکا اور دیوان تینون قنات کے باہر بیٹھے اور اسنے
قنات کے اندر سے کہا کہ کنور کو اشنان کرا کپڑے بدلوا چوکا دلوا ایک پیڑا بچھا بٹھاؤ اور کنور سے
کہا تو ساودھان (ہشیار) ہو کر بیٹھ اور مین منتر کہون اور تو کان دیکر سن بھبھیکھن بڑا سو بیر تھا اور دغا کر کے
سری رام چندر جیو سے جا ملا اسنے راون کا سب راج خراب کیا اپنے کل کا ناس کیا اس گن سے
ایک برس تک اسنے سر اٹھایا اور اپنے کیے کا پھل پایا کہ سب کل گنوایا اور بھسماسر نے مہادیو
کی تپسیا کر بر پایا اور انھین سے بسواس گھات کیا کہ پاربتی کے لینے کی اچھا کی اسکا بھی پھل
اسنے ترت پایا کہ چھن بھر مین بھسم ہو گیا اے کنور تو منتر دروہی اور بسواس گھاتی کیون ہوا کہ سوتے ہوئے
ریچھ کو تو نے کیون ڈھکیلا اسنے تو تیرا اپکار کیا تھا تو نے اسکا برا بچارا اسمین تیرا دوش کچھ نہین کیا
تیرے پتا کا دوش ہے اسواسطے جیسا کرنی ہو بیگے ویسا ہی پھل ہوگا تم نے اپنے پتا کے گھر
سے دکھ پایا اتنی بات سنتے ہی کنور بھیت ہو بول اٹھا تب راجہ بولا اے سندری تو سچ کہ تو نے
وہ بن کا حال کیونکر پہچانا یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ راجہ جیسا ایشور سب اوستھا تیرے سامنے

پرگھٹ کرتی ہون سُن جب مین اپنے گرو کے پاس جاتی تھی تب گرو کی اَت سیوا کرتی تھی گرو نے پرسن
ہو ایک منتر مجھے بتا دیا وہ منتر مین نے سادھا تب سرستی میرے من لبسی ہر اور جیسے مین نے
رانی کی جانگہ کا تل پہچانا ویسے ہی بن کے ریچھ کو بھی جانا یہ سُنتے ہی راجہ نے پرسن ہو پردہ درمیان سے
دور کر دیا اور کہا کہ تو سچ سارد پتر ہی تیرے گنون کو اب مین نے جانا یہ کہہ راجہ نے آدھا راج اُسے
دیا اور اپنا منتری کیا اتنی بات کہہ وہ برہمن بولا کہ راجہ بیر بکرماجیت اس اشلوک کا یہ ارتھ ہی یہ کتھا
اس برہمن سے سنکر راجہ بیر بکرماجیت نے ہزار گاؤن برت کر دیئے یہ باتین کرکے پتلی بولی کہ سُن
راجہ بھوج تجھ مین اتنا گُن کہان اور اس جگ مین بکرماجیت سمان راجہ ہونا مشکل ہی مین نے تجھسے سچ
بات کہی اور تو اس سنگھاسن کے جوگ نہین اُس دن کی بھی ساعت یون ہی جاتی رہی راجہ
محل مین داخل ہوا دوسرے دن صبح اُٹھا اشنان پوجا کر دھیان لگا سنگھاسن کے پاس آ کھڑا ہوا
اور پردھان کو بلا کر کہا میرا جی چاہتا ہی کہ آج سنگھاسن پر بیٹھون بہتر ہی کہ دو گھڑیا اچھا مہورت
اسوقت مجھے دیکھ وہ دیوان نے کہا کہ مہاراج آپ تو بیٹھیے گا پر یہ پتلیان آپ آپ کو روکینگی
راجہ ٹھٹک رہا

سندروتی سولھوین پتلی بولی

سن راجہ مین تجھسے بچار کر کتھا کا احوال کہتی ہون کہ اُجین نگری مین چھتیس قوم اور چار ذات بستے
ہین ایک وہان کا نگر سیٹھ کہ اُسکے گھر اتی دھن تھا اور بڑا پرتاپی تھا نگر کے لوگون کو بیوپار کرنے کے
لیے بہت مایا دیتا لیتا تھا جو کوئی اُسکے پاس اپنا سوارتھ بچار کر جاتا تھا وہ خالی پھر کر نہین آتا تھا
اُسکا ایک بیٹا رتن سین نام بہت سندر تھا اور رانی بچہ یادان ماتا پتا کی اگیا مین نس دن رہتا اُس
سیٹھ کے من مین آئی کہ کہین اچھی کنیان ٹھہرا اُسکا بیاہ کر دین برہمنون کو بلا دیس دیس کو بھیجا
اور کہہ دیا کہ جہان کہین اچھی لڑکی ٹھہرے وہان کا ٹیکا لیکر تم آؤ گے تو تمہین بہت کچھ دونگا اور
کچھ خرچ کو دے بدا کیا برہمن دیس دیس ڈھونڈھنے لگے اُنمین سے ایک برہمن نے
سماچار پایا کہ سمندر پار ایک سیٹھ ہی اور اُسکی بیٹی بہت خوبصورت ہی اُسے بھی بر کی تلاش ہی یہ
سنکر ایک جہاز پر بیٹھ سمندر پار گیا وہان جاکر سیٹھ کا ٹھکانا پوچھکر اُسکے دوارے پر ٹھہرا اور خبر کی

کہ اجین نگری سے ایک برہمن وہان کے سیٹھ کا آیا ہی یہ خبر سن اُس سیٹھ نے اُسے بلایا اور ڈنڈوت کر
آسن دے بٹھایا برہمن اسیس دیکر بیٹھا سیٹھ نے پوچھا کس کارج کے لیے آئے ہو سو کہو برہمن نے
کہا ہمارے سیٹھ نے بھیجا ہی لڑکے کی شادی کے لیے اور کہا ہی کہ جہان کہین کنیان اچھے کلین کی ملے ٹیکا
ٹیکا لیکر ہمارے پاس پہونچو سیٹھ یہ سنکر بولا میری بھی یہی اچھا تھی کہ تیری کا بیاہ مین کہان کرونگا
پر بھگوان نے گھر بیٹھے سنجوگ بنا دیا پھر تھوڑے دن تم یہان آرام کرو مین اپنا پروہت تمہارے
ساتھ کرونگا وہ لڑکے کو دیکھ ٹیکا کر دیگا اور تم بھی اِس لڑکی کو دیکھ لو اور وہان جا کر اُس سیٹھ سے
کہو کہ اپنی آنکھون دیکھ آئے ہین وہ کتنے دنون وہان رہا اور اُس کنیان کو اپنی آنکھون دیکھ لیا اور
سیٹھ کے برہمن کو ساتھ لے اُجین نگری پھر چلا اُس سیٹھ نے اپنے پروہت سے کہہ دیا کہ ٹیکا
دے بیاہ کی تیاری جلدی کرانا چنانچہ یہ دونون وہان سے جہاز پر چڑھ کتنے دنون مین اجین نگری
مین آپہونچے برہمن نے سیٹھ کو خبر دی کہ مین کنیان ٹھہرا آیا ہون اور اُس سیٹھ کا پروہت ساتھ
لایا ہون سیٹھ نے دوسرے روز اُس برہمن کو بلایا اور لڑکے کو اپنے پاس بٹھا دکھایا برہمن نے
اُسے دیکھ تلک دیا اور ہاتھ جوڑ اپنے سیٹھ کی طرف سے بنتی کر کہا آپ جلدی سے برات لیکر
آئیے ہم جا کر وہان تیاری کرتے ہین پھر سیٹھ سے وہ برہمن رخصت ہوکر اپنے ملک کو گیا وہان جا کر
سیٹھ سے یہان کا سب سماچار کہا سیٹھ سنکر بیاہ کا سامان کرنے لگا اور ادھر سیٹھ شادی کی
تیاری کرنے مین مصروف ہوا نقارخانے مین نوبت بجنے لگی گھر مین منگلاچار ہونے لگے طرح طرح
کی تیاریان کین جتنے کنبے کے لوگ تھے انکو نئے نئے جوڑے پہنا اپنے ساتھ لیجانے کو مقرر
کیے ناچ راگ رنگ خوشی سے ہونے لگے اسطرح تمام شہر کی ضیافت کرتے کرتے برات کی
تیاری کرتے بیاہ کا دن نزدیک پہونچا اور جو کہ جانا دور کا تھا فکر کرنے لگا کہ عرصہ تھوڑا رہا ہی سمندر پار
ہم اتنے دنون مین کیونکر جا سکین گے یہ سنکر سب اُسکے بھائی بند اندیشہ کرنے لگے اور خوشی تمام
شادی کی بھول گئے اسمین ایک شخص نے آکر اُس سیٹھ سے کہا کہ اِس برکنیان کی پیار بدھ ہوگی
تو اس لگن مین بیاہ ہوگا اور مین ایک جتن بتاتا ہون تم اُسکی فکر کرو بھگوان چاہے تو نبجائے تب
اُسنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ بھائی یا تو بھگوان کے ہاتھ ہماری لجا ہی یا تیرے ہاتھ جسمین ہمارا کام بنے سو تو کہہ
تب کہنے لگا کہ کئی مہینے ہوئے ہین ایک بڑھئی اڑن کھٹولا بنا کر راجہ کے پاس لایا تھا اور وہ کہتا تھا

کہ اس کھٹولے کا یہ سبھاؤ ہے کہ اسپر بیٹھکر جہان تمھاری اچھا ہو تہان جاؤ یہ پہونچا دیگا راجہ نے شنکر
اُسکو دو لاکھ روپیے دیے اور کھٹولا لیا وہ اب راجہ کے گھر مین ہے تم جاؤ راجہ سے مانگو جو تمھین
راجہ دے تو تمھارا سب کام سدھ ہو یہ سنتے ہی وہ خوشی ہو کر راج دوار پر گیا اور دوارپال سے
کہا کہ میری خبر مہاراج سے کر دو دوارپالون نے دیوان سے جا کر عرض کی کہ نگر سیٹھ دوارے پر حاضر
ہے آپ کی اگیا ہو تو راجہ کے درشن کو آوے دیوان نے کہا کہ بلا لو دربان آکر اسے لیگئے اسنے جا کر
دیوان کو ڈنڈوت کی اور بنتی کر کے کہنے لگا کہ مہاراج کے درشن کو مین آیا ہون اور اپنا بڑا ضرور کام لایا ہون
یہ سنکر منتری نے کہا کہ راجہ محل مین ہے سیٹھ یہ سنکر بہت اُداس ہوا اور کہا کہ میرا بڑا کارج تھا
کہ لڑکے کی شادی ہے اور جانا سمندر پار اور شادی کے چار دن باقی رہ گئے ہین اسمین جو نہ پہنچ سکون
تو میرے کل کی ہنسی ہوگی سیٹھ سے یہ بات سنکر دیوان نے راجہ سے جا کر یہ حقیقت ظاہر کی راجہ
نے اگیا دی کہ وہ اڑن کھٹولا اُسے لیجا کر دو اور جو کچھ وہ کہے سب اُسکی تیاری کر دو جو کسی طرح اُسکے
کام مین بگھن نہ ہونے پاوے پردھان نے کھٹولا منگوا اُسے دیدیا اور کہا کہ جو کچھ سامان تجھے درکار ہو
سو کہہ مہاراج کا یہ حکم ہے تب سیٹھ نے کہا کہ مہاراج کی دیا سے سب کچھ ہے میری یہی ضرورت تھی اور

سیٹھ کا واسطے طلب اڑن کھٹولے کے راجہ کے پاس آنا اور اُسکو لاکر خود مع لڑکے کے سوار ہو کر سمندر پار جانا

آپ کی کرپا سے سب کام سدھ ہوگا مہاجن کھٹولا لے اپنے گھر کو آیا برہمن کو بلا کر ساتھ لیا لڑکا اور آپ اسپر
بیٹھ سمندر پار چلا تھوڑے سے عرصہ مین وہان جا پہونچا اور وہان جا کر دیکھے تو سارے نگر مین منگلاچار
ہو رہا ہے اور سب راہ دیکھ رہے ہین جب لوگون نے دیکھا تو ہاتھون ہاتھ لیگئے اور جا کر حویلی مین اُتارا
اور انہنے سیٹھ کو خبر دی کہ تمھارا سمدھی برات سے آن پہونچا ہے وہ سیٹھ بھی وہان سے آ اُسکی ملاقات کو

سیٹھ آیا اور دیکھا کہ اُن مین کُچھ نہین تب پچھتا یا پوچھا کہ کیا سبب ہی جو تم اسطرح سے آئے ہو
تب اسنے جو کُچھ ہُوا تھا اور جیسے اُسپر بیتا تھا سب اپنی کہانی سُنائی سُنتے ہی اُس سیٹھ نے اپنے گماشتے سے کہا کہ کل بیاہ ہی
اور آج تم سب برات کی تیاری جلدی کرو کہ جسمین شہر کے لوگ نہ ہنسین اُسنے سب تیاری بات
کی بات مین کر دی دوسرے دن برات لیکر سیٹھ شادی کرنے گیا اور بیٹے کا بیاہ کیا اُس سیٹھ نے ہاتھی
گھوڑے جوڑے پالکی بہت سا جواہر زیور بہت سا کُچھ دان جہیز دیا وہان سے سب لیکر جہاز مین رکھوا کر
آپ سوار ہوا اپنے شہر مین آیا اور پھر نئے سر سے شادی رچائی برہمنون کو بہت کُچھ دان دیا اور کُچھ
جواہر اور پوشاک اور میوے تھالون مین رکھ اور چار گھوڑے خاصے لیکر راجہ کی نظر کو چلا اور
وہ کھٹولا جو لیگیا تھا دیکھ کر راجہ کے واسطے لیگیا جب دوارے پر پہونچا دوارپالون سے کہا کہ
مہاراج کو میری خبر دو راجہ نے سُنتے ہی بُلایا اور جو کُچھ وہ لیگیا تھا سب راجہ کی بھینٹ کیا اور
کہا کہ مہاراج آپکی کرپا سے سب کام اچھا ہوا اب اس داس کی بھینٹ آپ کو قبول کرنی ہوگی
راجہ سُنکر بولا کہ میرا یہ دستور ہی کہ مین دی ہوئی چیز کو پھر نہین لیتا یہ کھٹولا مین نے تجھکو دیا اور جو کُچھ تو
تحفہ لایا ہی سب تو اور لاکھ روپئے اپنے خزانے سے اور دیتا ہون تیرے بیٹے کو دیا اسواسطے کہ
اسکی شادی ہوئی ہی غرض یہ سب کُچھ عنایت کر کے وہان سے اُسے رخصت کیا یہ سُنکر پتلی بولی کہ
اتنی بات کہہ وہ پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج راجہ بکرماجیت کی برابری اندر بھی نہین کر سکتا تھا تو
تو کس گنتی مین ہی جو تو نے اس سنگھاسن پر چڑھنا چاہا اس سے تو باز آ ان باتون مین وہ بھی دن گذر گیا راجہ
محل مین داخل ہوا رات بھی اسی طرح گذری پھر جب صبح ہوئی راجہ سنگھاسن پر بیٹھنے کا ارادہ
کر کے وہان آیا کہ

سترھوین پتلی بولی

سُن راجہ بھوج ایک دن راجہ بکرماجیت سبھا مین اندر سمان بیٹھا تھا اور گندھرب مدھر مدھر سُر
سے گا رہے تھے اور اپسرا ناچ رہی تھین کہین بھاٹ کھڑے ہوئے جس پڑھ رہے تھے
کسی طرف برہمن بید پاٹھ کر رہے تھے کسی طرف ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور کسی طرف چیلے
سیاہ گوش ہرن بندھے ہوے شکار لیے ہوئے کھڑے تھے اور جتنی تیاری راجاؤن کو چاہئے
سب تھین سبھا مین ایک سے ایک پنڈت چتر اور بیر بیٹھا تھا انمین راجا اندر کی طرح بیٹھا تھا

اور سب ساماں اندر کے اکھاڑے کا سا تھا انہین راجہ نے چیت مین بچار پنڈتون سے کہا کہ تم ایک بات
میری سنو کہ سرگ مین راجہ جو ہی سو مرت لوک کا سب مرم جانتا ہی کہو کہ پاتال کا راجہ کون ہی اور کس جگہ
وہ رہتا ہی تب انہین سے ایک پنڈت بولا کہ مہاراج پاتال کا راجہ سیس ناگ ہی جسکے ہزار پھن ہین
اور پدمنی رانی اسکے یہان ہی اور کبھی سوگ سنتاپ اسے نہین بیاپتا انند سے اچل راج وہ انکا
کرتا ہی اور جیسا وہ راجہ سکھی ہی ویسا سنسار مین کوئی نہین یہ سنکر راجہ کو اسکے ملنے کی اچھا ہوئی بیتالونکو
بلا کر کہا کہ مجھکو پاتال مین لے چلو مین سیس ناگ کے درشن کو جاؤنگا بیتال اٹھا کر پاتال کو لیگئے اور سیس ناگ کا
دور سے مندر دکھا دیا راجہ نے دور سے دیکھکر بیتالون کو بدا کیا اور آپ مندر کو چلا جب جا کر اسکے
پاس پہونچا دیکھا کہ وہ کنچن کا مندر رتن جڑے ہوے جگمگا رہے ہین اور ایسی اسکی جوت ہی کہ جسمین

راجہ کا واسطے ملاقات سیس ناگ کے پاتال مین جانا
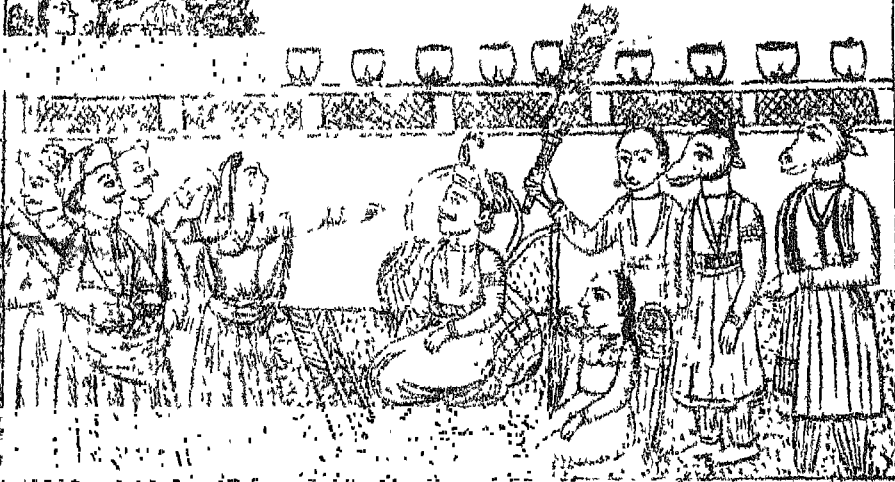
روشنی کے سوا رات دن کچھ معلوم نہین ہوتا دوار دوار پر پھول کے پھولون کی بندھنوارین بندھی ہوئی
ہین اور گھر گھر آنند ہو رہے ہین راجہ کچھ ڈرتا ڈرتا کچھ خوشی خوشی دوار سے پر کھڑا ہوا اور دوارپالونکو
سے ڈنڈوت کرکے کہا کہ مہاراج کو ہمارا سماچار پہونچاؤ اور کہو کہ مرت لوک سے ایک راجہ آپکے درشن کو
آیا ہی دربان راجہ کی خبر دینے گیا اور یہ دوار پر کھڑا کہتا تھا کہ دھن بھاگ مین میرے کہ مین یہان تک
آپہونچا ہون اور چارون طرف سے رام کرشن رام کرشن کی آواز آتی تھی اور راجہ کے مندر سے بینون کی
دھن کان پڑتی تھی جب دربان راجہ کے سنمکھ جا پرنام کر ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا راجہ نے اسکی درشٹ
کی اسنے کہا مہاراج ایک منش دوار پر کھڑا ہی اور کہتا ہی کہ مرت لوک سے آیا ہون دوارے کو

ہزارون ڈنڈوت کرتا ہی کہ جسکو جسکو دیکھتا ہی اسکو بھی آپ کے درشن کی ابلاکھا ہی جس سے نہایت بے چین
ہی یہ بات سنتے ہی سیس ناگ اٹھکر دوارے پر آیا راجہ نے دیکھتے ہی اشٹانگ پرنام کیا اسنے
ہنسکر اسیس دی اور پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی اور کونسا دیس ہی راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا سوامی بکرم
بھوپال میرا نام ہی اور مرت لوک کا راجہ ہون آپ کے چرن درشن کی مجھے اچھا تھی سو بیرسے من کی
اچھا پوری ہوئی آج مجھے کروڑ جگ کا پھل ہوا اور کروڑون دان کیے کا پن اور دھن بھاگ ہین میرے
جو آپ کے چرن کنول کے درشن ہوئے ایکم پرتھی تیرتھ نہانے کا مجھے پھل ہوا ایکم کا نام سنتے ہی
سیس ناگ نے ملاقات کی اور ہاتھ پکڑا اپنے مکان مین لیگیا اچھی جگہ بٹھایا کھیم کشل پوچھی راجہ نے
کہا مہاراج کے درشن سے سب آنند ہین پھر کہا تم کس کارن یہان آئے ہو اور اتنے ہوتے تمہین
تمنے بہت کشٹ پایا بکرم بولا کہ جہین ناتھ مین نے جو کشٹ پایا سو سب تمہارے درشن سے گیا پھر
پھر راجہ کے بیٹھنے کے لیے ایک اچھا استھان دیا اور بہت سے لوگ ٹہل کرنے کو دیے اور ان لوگون
سے کہدیا کہ میری طرح سے اونکی راجہ کی سیوا جانتا اسطرح سے پانچ سات دن راجہ بکرم وہان رہا
بعد اسکے ایک دن ہاتھ جوڑ کر کہا پرتھی ناتھ مجھے بدا کیجیے تو مین اپنے نگر مین جاؤن
اور وہان بیٹھکر آپ کا گن گاؤن تب سیس ناگ نے ہنسکر کہا اے راجہ تمہین گھر جانے
کی اچھا ہوئی ہی کچھ پرشاد ہم تمہین دیتے ہین تم لیتے جاؤ یہ کہکر چار لعل منگوا راجہ کو دیے اور انکا
گن کہنے لگا ایک رتن کا یہ سبھاو ہی کہ جتنا گہنا چاہوگے تمہین دیگا اور جتنے ہوے تمہین بھوجن پیدا
کریگا اور دوسرے لعل کا یہ سبھاو ہی کہ ہاتھی گھوڑے پالکیان جتنے تم منگاؤگے اتنے ہی اس سے
پاؤگے اور تیسرے لعل کا یہ گن ہی کہ جتنی لچھمی چاہوگے اتنی ہی یہ دیگا اور چوتھے رتن کا یہ سبھاو ہی
کہ دھرم بھجن اور ست کرم کرنے کی جتنی اچھا رکھوگے اتنی ہی یہ پوری کریگا اسی طرح چارون لعلون کا
گن راجہ سے سمجھا کر کہا اور بدا کیا راجہ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو کہنے لگا مہاراج آپ کے گن کی استت مین کیا
دے سکتا ہی آپ نے مجھے داس سمجھکر یاد رکھیےگا یہ کہکر راجہ وہان سے رخصت ہوا اور بیتالون کو بلا سوار
ہوا اپنے نگر کو آیا جب ایک کوس نگر رہگیا بیتالون کو چھوڑ آپ راجہ پاؤن پاؤن شہر کو چلا دیکھتا کیا ہی
کہ ایک دربل بھوکا برہمن چلا آتا ہی جب وہ پاس آیا اسنے کہا کہ مین بھوکا ہون کچھ مجھے بھکشا دو جو
مین جاکر اپنے کٹم کو پالون یہ سنتے ہی چپکا اپنے من مین کہنے لگا کہ اس برہمن کو انمین سے ایک

مکان مین آیا سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا چاہا کہ پانون اٹھاکر دھرے اسمین

تارا انیسوین ١٩ پتلی

کھلکھلاکر ہنسی اور کہنے لگی کہ اے راجہ اگیانی باولے پہلے میری بات سن پیچھے اوسکا بچار کر جو تو اس
سنگھاسن پر چرن رکھیگا تو بڑا ادھرمی ہوگا مجھے بکہ دیا تھا راجہ بکرماجیت نے تو اپنے جی مین کیا بچار کر
جو ارادہ کرکے آیا ہی میرا بہید جیسے کنول ہوا ویسا کہ بکرماجیت تھا تو گوبر کا کیڑا ہی پھر پانون کسطرح رکھیگا راجہ
بولا سن بالا تو نے مجھے گوبر کا جو کیونکر جانا پتلی بولی سن راجہ بھوج ایک دن کی کتھا ہی ایک برہمن سامدرک نام
سامدرک پڑھا ہوا تھا بن مین چلا جاتا تھا اُسکے برابر دنیا مین کوئی اور پنڈت نہ تھا انیک انیک بھید بھی
جانتا تھا اُسنے دریافت کیا کہ اس رستے کوئی آدمی گیا ہی جب اُسنے نشان پانون کے دیکھے تو اُسمین اور
ریکھا اور کنول کا چنہ نظر آیا تب وہ اپنے جی مین بچارا کہ کوئی راجہ ننگے پانون اس راہ سے گذرا ہی اسکو
دیکھنا چاہیے کہان گیا ہی یہ بچار ان پانون کے نشان دیکھتا ہوا جب کوس بھر جا پہونچا تو اُسنے دیکھا
کہ ایک آدمی درخت سے لکڑیان توڑکر گٹھری باندھ رہا ہی برہمن اُسکے پاس جاکر کھڑا ہوا اور پوچھا کہ تو
یہان کب سے آیا ہی وہ بولا کہ مہاراج دو گھڑی رات رہے سے آیا ہون تب برہمن نے پوچھا کہ تو نے
کسی کو اس راہ سے جاتے دیکھا کہ نہین اُسنے کہا کہ مین جسوقت سے آیا ہون اس بن مین منش کا
تو کیا ذکر کوئی پنچھی بھی نظر نہین آیا پھر اُس برہمن نے کہا کہ دیکھون تیرا پانون اُسنے آگے رکھدیا اور
برہمن نے سب چنہ دیکھے دیکھکر اپنے جی مین سوچنے لگا کہ یہ سبب کیا ہی کہ یہ سب لچھن اسمین راجہ کے
ہین اور یہ اشاد کھی کیدن ہی پھر اُسنے پوچھا کہ کتنے دنون سے تو یہ کام کرتا ہی اُسنے کہا کہ جب سے مین نے
ہوش سنبھالا ہی تب ہی یا ادم کرکے کھاتا ہون اور راجہ بکرماجیت کے نگر مین رہتا ہون برہمن نے
پوچھا کہ تو بہت دکھ پاتا ہی وہ بولا مہاراج یہ بھگوان کی اچھا ہی کہ کسی کو ہاتھی پر چڑھاوے اور کسی کو پیدل
پھراوے کسی کو دھن دولت بن مانگے دے کسی کو بھیک مانگے کا نہ ملے کوئی سکھ چین کرتا ہی کوئی دکھ
سے بورا ہی بھگوان کی گت جانی نہین جاتی کون روپ کس روپ مین رچا ہی اور جو کرم مین لکھدیا ہی
سو منش کو بھگتنا پڑتا ہی دکھ سکھ اُسکے ہاتھ ہی اسمین کسی کا کچھ زور نہین چلتا اُس سے یہ باتین سن اور
وہ چنہ دیکھ برہمن نے اپنے جی مین اچرج مانا کہا کہ مین نے بڑی محنت سے پڑہا ٹھیک ہی سو میرا آج ہم
برتھا گیا اور سامدرک جو پدھ لکھی ہی پورش کے لچھن دیکھنے کی سو جھوٹ ٹھہری اور اپنی عمر بیفائدہ

یہ کہہ من ہی من مین بچار کر راجہ کے پاس چلا کہ جا کر اسکا بھی پاؤن دیکھون کہ اسمین بھی نشان ہے یا نہین اور
جو لچھن پوتھی پر بان نہ ملیگا تو سب پوتھیان پھاڑ جلا سنیاسی ہو تیرتھ جاترا کو چلا جاؤنگا پھر سنسار سے
کچھ ارتھ نہ رکھونگا کیونکہ اتنی مدت کی محنت جھوٹ کرم کے پیچھے گنوائی تو آگے سنسار مین کیا پھل ملیگا اس سے
بھگوت بھجن کرنا اچھا ہے اسلیے کہ سوارتھ نہ ہو تو پرمارتھ تو ہوگا یون بچار کر راجہ کے پاس گیا راجہ کو
اسیس دی راجہ نے ڈنڈوت کر کہا کہ برہمن دیوتا تم اتنے من ملین کیون ہو کیا دکھ تمھارے من مین

تصویر پنڈت کی راجہ کا پانون دیکھتا ہے

اپجا ہے مجھسے کہو برہمن نے کہا راجہ تو پہلے اپنا چرن مجھے دکھلا جو میرے دل کا سندیہ جاے راجہ نے
اپنا پانون دکھلایا اور اسنے کچھ لچھن اسمین نہ پایا دیکھ سیس تو اچپ ہو رہا اور اپنے جی مین کہنے لگا
کہ اب پوتھیان سب جلا سنسار کو تیاگ بیراگ لے دیس بدیس پھرون یہ بچار اپنے جی مین کر رہا تھا
راجہ نے کہا کہ پنڈت تو کیا کرودھ کر سر ڈالے چپ ہو رہا ہے اپنے من کی بات مجھسے کہہ تو نے اپنے
من مین کیا ٹھانی ہے برہمن بولا سنو مہاراج میرے پاس سامدرک پوتھی ہے بارہ برس مین نے پڑھکر
یاد کی ہے سو محنت میری نرپھل گئی اسواسطے سنسار سے بیراگی اداس ہوا ہے راجہ نے ہنسکر کہا
کہ یہ تو نے پرتکش کیونکر دیکھا وہ بولا مہاراج ایک مین نے بڑا دکھی دیکھا کہ اسکے پاؤن مین پدم دیکھا
اور کنول تھا اور اسکی یہ روزی تھی کہ لکڑیان بن سے لاتا تھا اور بیچکر کھاتا تھا وہ دیکھکر مین نے تجھے
پانون جو دیکھا تو کوئی اچھا لچھن نہ پایا اور تو راج سارے نگر کا کرتا ہے اسمین میرے جی کو کرودھ ہوا ہے
کر تیرتھ چلا دیس تیاگ کرونگا راجہ نے کہا برہمن تم من مین سمجھ بچار کرتے ہو اور گرنتھ سامدرک کے

تجھے دکھلاتا ہون تب تیرا جی پتیاویگا کسی کے لچھن گپت ہوتے ہین کسی کے پرگٹ برہمن نے کہا ہین
کسطرح سے بولا یون راجہ نے چھری منگوا انکو سے کی کھال چیر کر لچھن دکھا دیئے برہمن نے دیکھا کہ
کنول اور اوردھ ریکھا ہی دیکھکر اسکے جی کو بہت دکھ ہوا کہا کہ ایسے سیر ایسی بدیا پڑھی ہوئی کس کام آتی ہی
کہ جسکا سب بھید معلوم ہوا اسطرح کے لچھن دیکھ برہمن اداس ہوا پھر راجہ کو اسیس دے اپنے گھر
گیا اتنا قصہ کہہ پتلی بولی سن راجہ بھوج تو کب اس جوگ ہوا جو اس سنگھاسن پر بیٹھنے کی اچھا کرتا ہی
اور جو اتنا ساہس کرے سو اس سنگھاسن پر بیٹھے نام و دھرم جس آدمی کے جانے سے نہین جاتا جیسا پھول
نہین رہتا اور اسکی سوگندھ ہوا مین رہجاتی ہی یہ سنکر راجہ کو کچھ چپ ہو گئی کہنے لگا کہ یہ سنسار تھیر نہین
جیسے ترور کی چھان ہی ویسے دنیا کی گت ہی جسطرح چاند سورج آتے ہین اسی طرح منش کا جینا مرنا ہی
جیسے کوئی سپنے مین کوتک دیکھتا ہی ویسا ہی جگت کا روپ نظر آتا ہی اور منش دیہ دھرکر انیک انیک
بھوگ کرے ہی پر سکھ یہ دیکھ [illegible] ہوا اتنا گیان راجہ اپنے جی مین بچار وہان سے اٹھ اپنے مندر مین
گیا رات جون تون کاٹی پربھات ہوتے ہی پھر وہان آن موجود ہوا پتلیون سے پوچھا کہ اب مین کرون
تم مجھے کہو تب

چندر جوتی بتیسوین پتلی بولی

مہاراج تو آپ سنکے [illegible] کہتی ہون ایک دن راجہ بکرماجیت نے خوش ہوکر اس سنسار
کے [illegible] دھرم جینا ہی اسمین کچھ ہر کا بھجن من لگا کہا چاہیے سب دیوتون کو
ٹھاکر کی راس لیلا کر پردھان نے راجہ کی آگیا پا دیس دیس کے راجا اور پنڈتون کو نیوتے بھیج بلایا
اور جتنے نگر کے بیچ کی سبھی تھے انکو بھی خبر دے طلب کیا اور جتنے دیوتا تھے انکو بھی منترون سے آواہن
کر کے بٹھلایا ہیس ہونے لگا اور چارون اور سے جے جے کار کا شبد ہونے لگا اور راجہ ایک ایک کا
ستکار بسیکھ کر کے پھول مال ٹھاکر پرشاد دینے لگا راجہ نے دیکھا کہ سب دیوتا آئے پر چندرمان
نہین آئے سوچی یہ بین بچار بیتال پر سوار ہو چندر لوک گیا وہان جا سنکھ ہو ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑکر
کہا سوامی میرا کیا اپرادھ ہی جو آپ نے کرپا نہ کی اور سب نے میرے بھاگ پر کرپا کی ہی تمہارے بن
میرا کام ادھورا ہی اب سنگ کیجیے اور میرا کام سدھار لیے آپ کو دھرم ہوگا مجھے سنسار مین جس ملیگا
جو کداچت آپ اسمین بلنب کیجیے گا تو مین ہتیا دونگا تب چندرمان نے ہنسکر کہا [illegible]

کہا راجہ مین تجھسے بنتنا کرتا ہون تو اپنے جی مین اُداس نہ ہو میرے جانے سے سنسار مین اندھکار ہو جاویگا اسواسطے میرا جانا نہین بنتا ہے تجھے ابلاکھ کا تھی میرے درشن کی سو تیری اچھا پوجی تیرا کام سپھل ہوگا تو اپنے نگر مین جا جو کام تو نے آرنبھ کیا ہے سو پورن کر اسطرح راجہ کو سمجھا امرت دیکے بدا کیا راجہ نے سر چڑھا لیا اور ڈنڈوت کر اپنے نگر کو چلا راستے مین دیکھا کہ جم کے دوت ایک برہمن کا پران لیے جاتے ہین راجہ نے یہ دیکھ درشٹ سے جانا اور اُس برہمن کے بھی پران نے راجہ کو دیکھ دور سے کہا کہ اس راجہ سے بھینٹ ہو راجہ نے اُس برہمن کی آواز سنکر کہا کہ بھائی تم کون ہو تب اُن دونون نے سمجھا کر راجہ سے کہا کہ ہم جم کے بھیجے اجین نگری گئے تھے برہمن کا جی لے اپنے سوامی کے پاس جاتے ہین راجہ نے اُنسے کہا کہ سپاہی تم اس برہمن کو ہمین دکھا دو پیچھے اپنے کام کو جاؤ وہ دوت راجہ کو ساتھ لے وہین گئے جہان اُس برہمن کی دیہہ پڑی تھی وہان دکھایا راجہ دیکھتے ہی سرلوا

راجہ کا امرت برہمن کے منہ مین ڈالنا
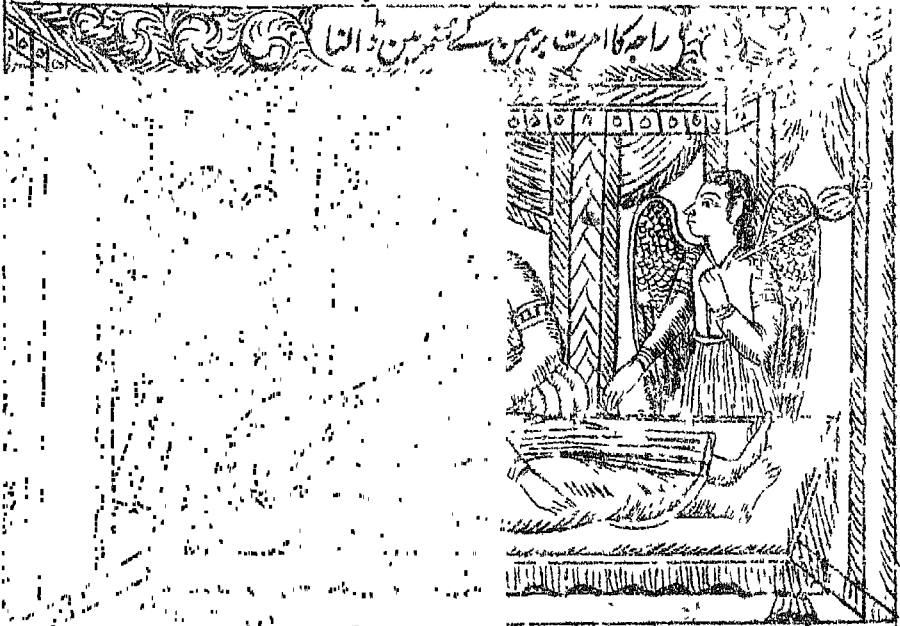
اُس برہمن کو اپنے جی مین کہنے لگا کہ یہ تو ہمارا ہی پروہت ہے راجہ نے دونون لوپانون مین لگا لعنچ وہ امرت اُسکے منہ مین ڈال دیا برہمن رام کا نام لے اٹھ کھڑا ہوا اور راجہ نے پرنام کیا برہمن نے اسیس دی دونون نے ہاتھ جوڑ بنتی کر کہا کہ یہ جی دان مین نے تمسے پایا یہ دیکھکر دونون نے اپنے جی مین اچنبا کیا کہ یہ راجہ نے کیا کیا ہم جا کر کیا جواب دینگے یہ بچار کرتے ہوئے دونون جم کے پاس جا سب راہ کی اوستھا کہی جم سنکر چپ ہو رہا راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑا اپنے مندر کو لایا بہت سا دان دیکے بدا کیا یہ کتھا کہ پتلی بولی کہ اے راجہ بھوج

ایسا پر سوار تھر کر سکے تو اس آسن پر بیٹھے نہیں تو اس خیال سے درگذر اسطرح وہ بھی لگن گذر گئی راجہ
وہان سے اٹھ اپنے مندر مین آیا جس تس طرح سے رات کاٹی صبح ہوتے ہی تیار ہو سنگھاسن کے
پاس جا کے کھڑا ہوا چاہا کہ اٹھا کر پانون دھرے تب

انرودھوتی اکیسوین پتلی بولی

راجہ کیا تو اپنی بڑائی کرتا ہے اور اس انیت کی کون سی برائی ہے پہلے مجھسے بات سن لے پیچھے اسپر بیٹھ
مادھو نام ایک برہمن تھا بڑا گنی اسکی تعریف نہیں ہو سکتی جو مین کرون جوگی ہو کر وہ تمام پرتھی مین پھر آیا
کہین ٹھہر کر رہنے نہ پایا اور کام کا اوتار تھا استری اسے دیکھتے ہی موہت ہو جاتی تھی اے راجہ وہ سب
بدیا پڑھا تھا اتی چتر تھا وہ بیامرت لوک مین منش کم پیدا ہوتا ہے جس راجہ کی سیوا کرنے جاتا وہان دان کا
اسکا آدر ہوتا اور جب وہ اپنا گن پرگاش کرتا تب وہ راجہ اسے دیس نکالا دیتا اسطرح سے دیس دیس
بھٹکتا ہوا دکھ پاتا کاما نگری مین آن پہونچا کام سین وہان کا راجہ تھا اُسکے یہان کام کندلا ایک پاتر تھی
وہ گویا اپسرا کا اوتار گندھرب بدیا مین اتی چتر تھی وہ راجہ کی سبھا مین نرت کر رہی تھی مادھو بھی آ
راجہ کے دوار پر جا پہونچا دوارپالون سے کہا کہ راجہ کو ہمارا سماچار کہو کہ آپ کے درشن کو ایک
برہمن آیا ہے ڈیوڑھی دار اسکی بات سنی ان سنی کر گئے وہ ہارا مارا وہین بیٹھ گیا جون جون وہان مردنگ
کی آواز اور گانے کی شبد آتی تھی تون تون یہ سر دھنکر کہتا تھا کہ راجہ بھی مورکھ ہے اور اسکی سبھا بھی
کوڑھ ہے جو بچار نہین کرتا ہے یہ بات پانچ سات دفعہ کہی دوارپال خفا ہو کر برہمن کو دیکھ راجہ کے ڈر سے
کچھ تو کہہ نہ سکے پر راجہ کے سنمکھ جا ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے مہاراج نے جو انکی طرف دیکھا انھون نے
بنتی کر کہا کہ ایک برہمن بدیسی دوار پر آ بیٹھا ہے سر ڈلا کر کہتا ہے کہ راجہ کی سبھا کے لوگ اتی
مورکھ ہین جو گن بچار نہین کرتے تب راجہ نے ان دوارپالون سے کہا کہ جا کر اس سے پوچھو کہ
انکو مورکھ تو نے کسلیے کہا انھون نے راجہ کی اگیا پاتے ہی آ کے برہمن سے پوچھا کہ مہاراج نے
اگیا کی ہے انکے گن مین کیا دوش ہے وہ تم بتاؤ تو ہم تمہاری بات سچ جانین اسنے کہا کہ بارہ آدمی
چار چار تین طرف مین کھڑے ہوئے مردنگین بجاتے ہین تن مین پورب کھڑے والے مین ایک
مردنگی کا انگوٹھا نہین ہے اس سے سم پر تھاپ ہلکی پڑتی ہے اس سے مین نے سب کو کوڑھ کہا ہے
نہ مانو تو تم جا کر دیکھ لو وے دوڑے ہوئے راجہ کے پاس آئے سب باتین سنائین راجہ نے

نے پورے لچھن دیکھے چار دن مردنگیون کو بلایا ۔ ایک کا ہاتھ دیکھا تو اُسمین ایک انگوٹھا موم کا بنا ہوا تھا
یہ تماشا راجہ دیکھ پرسن ہوا اور اس برہمن کو بلا دہ بہا کر سنکلپ ہوا راجہ سے نذر وت کی اور اُسنے اسیس دی پھر
سنگھاسن چاہا گرد پر بیٹھلایا جیسے بستر بھوشن آپ پہرے تھے ویسے ہی منگا برہمن کو پہنا گئے اور
کام کندلا کو بلا لیا کہ یہ مہاگنی ہے اسکے آگے تم اپنا گن پرکاش کرو جسمین یہ پرسن ہووے ۔ کام کندلا

جن اج مین کام کندلا کی چھاتی پر بھونرے کا بیٹھنا اور اُسکا بھنڈار بہا کر اُسکا اُڑا دینا

راجہ کی آگیا پاتے اپنا گن ظاہر کرنے لگی سنگیت ترت کا آرنبھ کیا شیشے رنگ کے بھرے ہوئے سر
رکھ منھ سے ہونٹی پر دنی ہاتھون سے اچھالتی ہوئی ناچنے لگی سب ساز سُر ملائے ہوئے ناچتی تھی
اسمین پھولون اور عطر کی خوشبو پاکر ایک بھونرا اُڑتا ہوا اُسکی کچ کی ٹھلنی پر بیٹھا اور ڈنک مارا اُسکے بدن
مین پیڑ ہوئی تب اُسنے بچارا کہ جو کچھ بھی حرکت کرتی ہون تو تال بھنگ ہوگا اور میرے گن کی ہنسی
ہوگی اتنا جی مین سوچ بھنڈار بہا کر سانس روک کچ کی راہ نکالی یون لگتے ہی وہ بھونرا اڑگیا اور
اس گن کو دیکھتے ہی مہنت ہو بولا دھن ہے تجھے اور تیرے کرتب کو یہ کہ پرسن ہو کر بستر ابھوشن جو مجھے
دیے تھے سب اُتار دیے یہ دیکھ راجہ اور منتر اسمین کہنے لگے کہ دیکھو اس برہمن نے کیا مورکھتائی
کی ہے کہ بیسوا کو کپڑے اور تمام جواہر ایک دن مین بخشدیا یہ ذات کا بھکاری یہان ہمارے آگے
سخاوت دکھاتا ہے راجہ نے جو سنا سو برہمن سے پوچھا کہ تُنے کسکن گن پر ریجھا وہ میرے آگے بیان کر برہمن نے
کہا سن راجہ گو ٹھہر تو بھی ہے تیری سبھا بھی گونڈھ ہے تیری سبھا مین ایسا گن پرکاش کرے اور کوئی گن کا
بچار نہ کرے اسکی کچ پر بھونرا آ بیٹھا تھا سو اسنے اپنی سانس روک کچ کی راہ نکال اُسے اڑا دیا

یہ کام دیکھ مین نے سب کچھ بخشدو یا مادھو نے جب یہ بات کہی تب راجہ بہت بیبس ہو گیا اور کچھ راجہ نے
مین نہ آیا کہا کہ اسی وقت میرے نگر سے نکل جو سونگا تو اس نگر مین جو تین بندھوا کر دریا مین ڈلوا دونگا
تب مادھو نے کہا کہ مہاراج مجھسے ایسا کیا اپرادھ ہوا ہے جو آپ مجھے دیس نکالا دیتے ہین راجہ نے کہا
کہ مین نے جو کچھ تجھے دیا تھا سو تو نے بیسوا کے آگے دان کر دیا کہا بیسوا کے پاس ویسا کچھ نہ تھا جو
تو نے دیا ہے سنکر مادھو بولا مین نے آج سمجھا ہے نکل باہر جا ایک درخت کے نیچے بیاکل کھڑا ہوا اپنے
جی مین کہنے لگا کہ اب بیٹھ کر کیا کرون سدا دیتا پتر کو بیچے اور راجہ بیس سے کوئی سرن اسکی لے پھر
کہنے لگا کہ راجہ نے تو دیس نکالا اب مین کہان رہون اتنے مین ایک بہانت کی پھنپا کر کام کندلا نام کے
رہتا تھا اور ادھر کام کندلا بھی راجہ سے بہانہ کر کے آئی اور ایک آدمی دوڑایا کہ یہ برہمن چلنے نہ پاوے
اُسے لیجا کر میرے مکان مین بٹھا دو وہ آدمی گیا اور برہمن کو لیجا کر اسکے مندر مین بٹھلا دیا ادھر سے
یہ بھی ترت جا پہونچی دونون آپسمین ٹھیک پریم کی باتین کرنے لگے تب اس برہمن نے کہا کہ تجھے راجہ نے
وہین سے نکالا دیا ہے اور تو نے اپنے گھر مین بلا بٹھلایا جو یہ بات راجہ سنیگا تو میرا پران جائیگا تو مین دکھ
سے چھوٹونگا پر تجھے بھی راجہ ات کشٹ دیگا اس سے ایسی بات کرنی اچت نہین ہے کہ اپنی جان کے جانے
اور جگ ہنسائی ہو پریم جو ہے سو دکھ کی کھان ہے جسنے پریم کے پھندے مین پانون دیا اسنے کبھی سکھ نہ پایا
یہ باتین مادھو کی سنکر کام کندلا نے کہا کہ اب تو مین اس پنچھ مین آئی جو کچھ کرے سو بھگوان اتنا کہہ
تاج سنگوا اپنی بدیا ظاہر کرنے لگی جتنی بدیا اسے یاد تھی اتنی جب پرکاش کر چکی تب مادھو نے
انھین چھتیسون راگ کے ساتھ اپنا بھی گن سب کر دکھایا جب رات تھوڑی سی رہ گئی تب کام کندلا نے
کہا کہ تمنے شرم بہت کیا چلکر آرام کیجیے یہ کہکر مادھو کو رنگ محل مین لیگئی اور جتنی خوشی کی باتین
تھین سب کین جب گجر بجا دونون کے جی مین رات کی بات یاد آئی سدھ بدھ جاتی رہی گھبرا کر
مادھو نے کہا سن سندری رات تو آنند سے نبہی اور اب جو مین یہان رہونگا تو دونون کے
پران جائینگے اسلیے کچھ جتن کیجیے جسمین نردوند آنند سے رہین مین ایک بات جی مین بچاری ہے کہ اب
مین یہان سے جاؤن اور کچھ اُپا کرکے تجھے بھی یہان سے لیجاؤن تو اتنا جی مین مضبوط رکھ مین فقیر ہو کر
تجھے لونگا تجھ بن مین تجھے دیکر جاتا ہون اتنی بات سنتے ہی وہ تو مورچھا کھا کر گر پڑی اور مادھو نے
اپنی راہ لی وہان سے نکل کر بن مین پھرنے لگا اور اسے کام کندلا کرنے لگا اور اسے کبھی بھولتا نہ

دیکھ من مین بچارا کہ ہو نہ ہو وہ بڑہی بیبی ہے اسلیے کہ منہ پیلا آنسو جاری تن چھین من ملین ہو رہا ہے یہ اپچار
کر رہی ہی کہ وہ برہمن وہان ابیٹھا اور ایک بار باسے کام کندلا ہاے کام کندلا پکار اٹھا تب سنتے ہی اُس
جا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا کہ مین تیرے ڈھونڈھنے کے لیے راجہ کی اگیا پا کر آئی ہون تو اُٹھ میرے ساتھ
جلدی چل تیرا منورتھ پورا ہوگا تیرے دکھ سے راجہ بہت دکھی ہے یہ سنتے ہی وہ اُسکے ساتھ ہو لیا آسے
لیے ہوئے راجہ کے سنمکھ پہونچکر کہنے لگی مہاراج یہ وہی بیوگی ہے جسکے لیے آپنے یہ دکھ پایا ہے تب
راجہ نے اُس برہمن سے پوچھا کہ تو کسکے بیوگ سے ایسا بیاکل ہو رہا ہے میرے آگے کہہ تب اُسنے
ایک آہ بھر کر کہا مہاراج کام کندلا کے بیوگ مین میری یہ گت ہوئی ہے وہ راجہ کام سین کے پاس ہے
تو دھرم آتما ہے اور مین تیرے پاس آیا ہون تو مجھے اُسکو دلا دے تو جی دان دے یہ سنتے ہی راجہ
ہنسکر بولا کہ تُن بیرہ وہ جیسا ہے تو نے اُسکے پریم مین سب کرم دھرم چھوڑا یہ تجھے اُچت نہین ہے اودھو نے
کہا مہاراج پریم کا پنتھ نرالا ہے جو پریم کرتے ہین سو اپنا تن من دھرم کرم سب پن کرتے ہین پریم کی
اُلٹ کہانی ہے مجھسے کہی نہین جاتی راجہ نے یہ باتین سُن اور اُسے اپنے ساتھ لے مندر مین گیا اور
سب بیٹیونکو اگیا کی کہ تم سب بناو سنگار کرکے آؤ رانیان سب سنگار کر آئین اُس بیر سے راجہ نے کہا کہ جیسے تمہاری
اچھا ہو تو اُنہین سے لو اپنے من کا دُکھ بسارو اور سُکھ چین کرو اُسنے جواب دیا کہ مہاراج آپکے
آگے سَت کہون کہ میری آنکھون مین وہ بس رہی ہے اسلیے میری درشٹ مین کچھ نہین آتا ہے آبار
ترشنا سوات کے بوند سے بجھتی ہے اور جل پرا سے ترپت نہین ہوتی ایسے پریم کی ترشنا میری دیکھ پیاسن ۱۲
راجہ اپنے من مین بچارا کہ اسے ساتھ لیجا کر کام کندلا کو دلا دون اُسکے بنا اسکی ترپتا نہ ہوگی یہ
بات راجہ نے بچار بیر سے کہا دیکھ تم اشنان پوجا کر کچھ کھا لو تب تک مین بھی اپنے لوگون کو
بلا تمہین ساتھ لیچلون اور اُسے دلا دون تم اپنے جی مین کسی بات کی چنتا نہ کرو برہمن نے
تسے ہی کیا پیر اپنے کھانے پینے مین لگا راجہ نے پردھان کو اگیا کی کہ میرے ڈیرے
نگر کے باہر نکلین چار گھڑی کے بعد کاما نگری کی طرف میرا کوچ ہے سب لوگون کو خبر دو آپہن
کتنی ایک دیر کے پیچھے راجہ تیار ہو کر بیر کو ساتھ لے کوچ کر ڈیرون مین جا داخل ہوا اور جتنے
راجہ کے نوکر تھے سب رکاب مین حاضر تھے راجہ وہان سے کوچ و کوچ جاتا تھا کتنی ایک منزلون
کے بعد کاما نگری سے دس کوس ادھر ڈیرہ کیا اور اُس راجہ کو پتر لکھا کہ ہم اسلیے آئے ہین کہ تمہارے یہان

جو کام کندلا پاتر ہو اُسے بھیجدو نہیں تو جلد وہ کنیا ہمسے سامان کرو یہ تیر لکھ ایک دوست کے ہاتھ راجہ کے پاس
بھیجدیا راجہ کو خبر ہوئی کہ ایک دوست راجہ بیربکرماجیت کا خط لیکر آیا ہے یہ سنتے ہی راجہ نے اُسکو بلایا اُسنے جوہار کرکے خط
راجہ کو ہاتھ دیا راجہ نے اُس چٹھی کو بانچکر کہا اچھا کہو اپنے راجہ سے چلے آویں ہم جلد وہ کرنے کو تیار ہیں دوت نے
راجہ سے کہا مہاراج وہ لڑنے پر تیار ہی راجہ نے بھی اپنے لوگوں پر حکم دیا کہ ہمارا بھی دل تیار ہو پھر راجہ کے
جی میں آیا کہ جسکے واسطے ہم آئے ہیں اُسکی بھی بہت کی پرکشا لینی چاہیے اسطرح جی میں ٹھہرا بید کا سوانگ
بن راجہ کلا نگری میں گیا لوگوں سے کام کندلا کا مکان پوچھ دروازے پر جا بید حکیم کرتا پکارا آواز سنتے ہی
ایک داسی باہر نکل آئی پوچھا کہ تم بید ہو تو ہماری نائکہ کا علاج کرو جو وہ اچھی ہو گی تو تمہیں بہت سے پرتے
ملینگے یہ باتیں کر داسی اُسے اپنے ساتھ لیکر کام کندلا کے پاس گئی راجہ نے دیکھا کہ مرجھی پڑی ہے راجہ نے
اُسکی بیماری دیکھکر کہا کہ اسکو اور کچھ روگ نہیں پریم کا بیوگ ہے جس سے یہ گت بنی ہے یہ بات سن کام کندلا
نے آنکھیں کھول اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ اسکا کچھ علاج تمہارے پاس ہو تو کرو تب اُسنے کہا کہ
علاج تو تھا پر اسوقت کچھ کہتے بن نہیں آتی تب وہ بولی کہ تمہارے پاس کیا علاج تھا وہ بتاؤ
راجہ نے کہا مادھونام ایک برہمن تھا اُسے ہمنے اُجین نگری میں برہ بیوگ ات سوگی دیکھا سو وہ دکھیائی
مرگیا یہ سنتے ہی اُسنے بھی ہائے کر اپنا پران چھوڑ دیا جتنے داس داسی اُسکے گھر کے تھے یہ دسا دیکھ
سر پیٹ پیٹ کر رونے لگے تب اُسنے کہا کہ تم کچھ چنتا اپنے من میں مت کرو اُسے مورچھا آگئی ہے
کتنی ایک دیر کے بعد سدھ آویگی تم اسکی چوکسی کرتے رہو میں جا کر اپنے گھر سے اوکھد لاؤں راجہ اُلٹا
پھر اپنے ڈیرے میں آیا اور مادھو کے آگے اُسکے مرنے کی خبر کہی سنتے ہی ایک ہائے کے ساتھ اُسکی
بھی جان نکل گئی یہ دیکھ راجہ اپنے جی میں پچتا کر بچار کرنے لگا کہ جسکے واسطے اتنی سینا ساز کرکے پربھوم
میں آیا اور اُسے اسطرح سے کھو دیا یہ دو ہتیا میرے اوپر ہوئیں اب اپنا بھی پران رکھنا اُچت
نہیں یہ بات جی میں ٹھہرا چندن بہت سا منگوا چتا بنوا راجہ چتا چلنے کو تیار ہوا دیوان پردھان
نے جتنا منع کیا نہ مانا جو چاہا کہ چتا میں بیٹھ آگ لگا دے کہ بیتال نے آ ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ راجہ تو کیا
جی کیوں دیتا ہے تب اُسنے کہا کہ دو آدمی کی جان میں نے جانکر کھوئی اب میرا بھی جینا سنسار میں
اُچت نہیں اس بدنامی کے جینے سے مرنا اُتم ہے بیتال نے کہا کہ راجہ میں امرت لاتا ہوں تو
دونوں کو جلا دے یہ کہ چلا بیتال پاتال سے امرت لے آیا اُس برہمن پر چھڑکا وہ بھی اُٹھا پھر لیجاکر

کام کندلا پر چھڑکا وہ بھی جی اٹھی اور مادھو مادھو پکارنے لگی راجہ کی صورت دیکھکر کہا کہ تم کون ہو اور
کہاں سے آئے ہو مجھے کہو تب راجہ نے کہا ہم بیر بکرماجیت ہین مادھو کا بدھ دور کرنیکے لیے
اجین نگری سے یہان آئے ہین تو خاطر جمع کر تجھے ہم مادھو سے ملا دینگے یہ سنتے ہی وہ اٹھ راجہ کے پانو
پکڑ پڑی اور کہا کہ تم جُگ جُگ جیوان رہوگے اور جیسا تمہارا پرتاپ سنتی تھی سو درشٹ مین آیا اتنی بات سُن
راجہ پھر لشکر مین آیا دوسرے دن اپنی فوج لیکر اس نگری پر چڑھ دھایا وہان کے راجہ سے جدھ کیا
اُس راجہ نے ہار مانی اور قبول کیا کہ ہم کام کندلا کو بھیج دینگے اور یہ جو ہمنے جدھ کیا سو آپکے درشن
کے واسطے اور اسلیے کہ کسی طرح ہمارے نگر مین آپکا چرن پڑے آکے راجہ سے ملاقات کر کے وہ راجہ
اپنے مندر مین لیگیا بہت بھینٹ آگے دھر کام کندلا کو بلا راجہ کے آگے کھڑی کی اور اُسنے بھی مادھو کو
بلا کام کندلا کا ہاتھ پکڑوا لے گیا پھر وہان سے کوچ کر اپنے نگر مین آئے مادھو کو بہت دھن دولت
دے بدا کیا اتنی باتین کہہ اندروتی پتلی بولی کر اسے راجہ بھوج اتنی سامرتھ اور ایسا ساہس جو
تجھے ہو تو سنگھاسن پر چرن رکھ نہین تو جیت ہو نرک بھوگ کریگا یہ بھی دن راجہ کا ٹل گیا اور دوسرے دن
پھر وہ آن موجود ہوا تب

الوپ ریکھا باییسوین پتلی بولی

راجہ تو اپنے من کی چنتا چھوڑ دے مین جو کتھا کہتی ہون وہ سن ایک دن راجہ بیر بکرماجیت سبھا
کرکے بیٹھا تھا پر وہان سے پوچھا کہ منش بدھ اپنے کرم سے پاتے ہین یا اُنکے ماتا پتا سکھاتے ہین
سنکر منتری بولا کہ مہاراج پورب جنم جیسا کرم کرے ہے تیسا بدھ جاتا اُسکے کرم مین لکھ دیتا ہے تس سے پران
بدھ ہوتی ہے ماتا پتا کے سکھانے سے بدھ نہین ہوتی کرم کا لکھا ہی پھل پاتا ہے آدمی آدمی کو کیا
سکھا دے اور جو سکھانے سے بدھ ہو تو سبھی پنڈت ہون اس سے مہاراج کرم کے لکھے بنا دیا نہین ہوتی
اور جو جیسی کرنی کرتا ہے کرم کی ریکھا میٹے نہین مٹتی راجہ نے کہا اے دیوان تو نے یہ کیا کہا سنا نہین
یہ تو ظاہر دیکھتے ہین کہ لڑکا جنم لیتے ہی ماتا پتا سے جو سنتا ہے اور جو دیکھتا ہے ویسے ہی بیوہار سے
چلتا ہے اسمین کرم کا لکھا کیا ہے جو سکھاتے ہین سو سیکھتا ہے اور جیسی سنگت مین بیٹھتا ہے ویسی اُسکی
بدھ ہوتی ہے اتنی بات سن منتری بولا کہ دھرم اوتار آپکی برابری ہم نہین کر سکتے پر اپنے من
مین بچار کے تم سمجھو کہ کرم کا لکھا ہی پھل ملتا ہے تب راجہ نے کہا کہ اچھا اس بات کی پرکشا لینی چاہیے

تب راجہ نے ایک محل بیچ مندر بنوایا کہ جہاں منش کی آواز بھی نہ جائے ایک اپنے بیٹے کو پیدا
ہوتے ہی اس مندر میں بھجوا دیا اور اسکے ساتھ ایک دائی کر دی کہ آنکھوں سے اندھی کانوں سے بہری
منہ سے گونگی وہی اسے دودھ پلاتی تھی اور پرورش کرتی تھی پھر اسی طرح سے ایک دیوان کے
بیٹے کو ایک برہمن کے سپوت کو ایک کوتوال کے پتر کو پیدا ہوتے ہی گونگی بہری اندھی دائیاں دے اسے
مندر میں بھجوا دیا دن بدن وہ بڑھنے لگے اور ایسی گاڑھی چوکی اس مندر کے دو دو کوس گرد بنا
بٹھا دی کہ منش کے جانے کی تو کیا سامرتھ تھی ڈھول نقارے کی بھی آواز نہ جاتی تھی اس طرح سے بارہ برس

یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ چار دائیاں لڑکوں کو دودھ پلاتی ہیں

جب بیت گئے تب ایک دن برہمنی نے اپنے سوامی سے کہا کہ ایک جگ پورا ہو چکا اور میں نے
اپنے پتر کا منہ نہیں دیکھا کداچت جی نکل جائے تو من میں دیکھنے کی ابلاکھا رہ جائے اس سے اب
تم راجہ کے نکٹ جا کر کہو کہ مہاراج بارہ برس بیت چکے میں نے بیٹے کا منہ نہیں دیکھا اب میرے
جی میں ہے کہ پتر کو گھر منگوا کر ڈنڈوت کرواؤں یہ برہمنی کی بات سن برہمن تیار ہو راجہ کے
پاس گیا راجہ نے دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اسنے بھی آسیس دی راجہ بولا تم آنند منگل سے ہو برہمن نے
کہا کہ مہاراج آپ کی کرپا سے سب آنند منگل ہے پر میں ایک کامنا کر آپ کے پاس آیا ہوں یہ سنکر راجہ نے
کہا جو تمہارا کام ہو سو تم کہو تب برہمن نے اپنا وہ سب احوال کہا سنتے ہی راجہ نے پردھان
کو بلا کر کہا کہ ان چاروں بالکوں کو اب منگا دو کہ بارہ برس ہو گئے دیوان سنتے ہی ترت آپ سوار ہو
ان لڑکوں کو لینے گیا پہلے انہیں سے راج کنور کو لے آیا کہ وہ چیلا کیس بڑھتے ہوئے سر تمام
بیلا کچیلا اس بھیس سے راجہ کے سنمکھ لا کھڑا کیا راجہ نے دیکھتے ہی کہا کہ بیٹا تم کشل سے ہو

اتنے دن تم کہان تھے اور اب کہان سے آئے ہو سب بیورا اپنا ہمسے سمجھا کہو یہ سن کنور نے مہا
راجہ سے کہا کہ آپ کی کرپا سے سبھی کشل ہو او آج کا دن بھی کشل ہے جو آپ کے درشن پائے یہ سنکر اپنے
من مین پرگھیٹ ہو راجہ نے منتری کی طرف دیکھا منتری اٹھ ہاتھ جوڑ جوہار کرکے بولا کہ مہاراج یہ سب
کرم ہی کا لکھا ہے پھر دیوان کے پتر کو بلوایا وہ بھی آکر راجہ کے سنمکھ بھیانک بھیس سے کھڑا ہوا جیسے
بن سے بالک کو پکڑ لاتے ہین کہ اور بال اسی طرح بڑھے ہوئے شرم سے نیچے گردن کیے کھڑا تھا راجہ نے
پوچھا کہ تم اپنی کشل کہو کہان تھے اور کدھر سے آئے ہو تب وہ بولا مہاراج ہم کو کشل کہان ہے گی
اودھر سنسار مین اپجے ہین ادھر نسی ہین جیسے گھڑی بھرتی اور ڈوبتی جاتی ہے نر جاتا ہے دن جاتا ہے
سون جاتا ہے نر جاتا ہے یہی جگت کا بیوہار ہے اسمین کشل کہان کی گھر مین برباد اسکی باتین سن راجہ نے
دیوان سے کہا کہ اسے یہ کیسے سکھایا جو کچھ تو نے کہا تھا یہ سب سچ ہے یہ پھل کرم ہی سے اسنے پایا پھر
راجہ نے کوتوال کے بیٹے کو بلایا اسنے آتے ہی راجہ کو سلام کیا اور ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا راجہ نے
کشل پوچھی تب اسنے کہا کہ پرتھی ناتھ دن رات نگر پھیرا ہم دیتے ہین اسمین بھی جو کوئی چوری کرتا ہے
بدنام ہم ہوتے ہین بنا اپرادھ کلنک لگے تو پھر کشل کہان کی ہے راجہ نے پھر برہمن کے پتر کو بلایا جب
وہ سنمکھ آیا راجہ نے ڈنڈوت کی اسنے منتر پڑھ اسیس دی راجہ نے اسکی کشل پوچھی اسنے کہا کہ مہاراج
آپ مجھسے بات یہ پوچھتے ہین کہ تیرے سریر مین کشل ہے سو کشل کہان ہو عمر دن بدن گھٹتی جاتی ہے
مہاراج کشل تو تب کہنے مین آوے کہ منش چرنجیو ہو وہ جیون مرن ساتھ ہے اسکی کیا خوشی کہون
چارون کی چار باتین سنکر دیوان سے کہا کہ پڑھانے سے پنڈت نہین ہوتا پنڈتائی جو کرم مین
لکھی ہووے تو ملے یہ کہہ دیوان کو سب پردھانون کا سردار کیا اور اپنے راج کاج کا بھار دیا
اور ان چارون لڑکون کے بیاہ کر دیے اور بہت دھن دولت دی اتنی بات کہہ پتلی بولی
سن راجہ بھوج کلجگ مین ایسا دھرم آتما ساہسی ہونا کٹھن ہے جو اتنی بڑائی اور دھن پا کے
اپنی کہی بات پر خیال نہ کیا اور جو شیاو کا دھرم تھا سو ہی کیا ایسا جو تو کام کرے اور اس جوگ ہو
تو اس سنگھاسن پر پانون دھر اور نہین تو یہ اپنی آس تج راجہ اپنے من مین چنتا کرتا ہوا دن کے
آٹھ سندھ مین آیا رات کو لیٹا پڑا پہلے سے لگا کہ دیکھون میرا بھاگ پھرے یا ابھاگ رہون رات تو
اسی طرح سے کٹ گئی صبح ہوئی پھر وہ ات کال موجود ہوا اور چاہا کہ پانون اٹھا کے سنگھاسن پر دھرے کہ اتنے مین

کرناوتی چھبیسوین پتلی بولی

کرودھ کر بولی سن راجہ جو کدا چت تو اس پر پاؤن رکھیگا تو ترنت جلکر بھسم ہوجائیگا اور تجھے لجا نہین آتی
کہ گھڑی گھڑی یہ ارادہ کرکے آتا ہی اور جو کوئی اور ہوتا ہی تو پھر منہ نہ دکھاتا جس سنگھاسن پر راجہ بیرکرماجیت
بیٹھے تیسکے بیٹھنے کا تو مقدور کرے ہنس کی برابری کوا نہین کرسکتا سنگھ سمان گیدڑ کوئی نہین ہوتا چمگادڑ
کی برابر کوئی مور کو نہین جانتا راجہ تو بڑا ہی ہی اور تجھے کچھ گیان نہین جیسے مچھلی تھوڑے جل مین اچھلتی
ہی ویسے تو تھوڑی سی بھوت پاکر اترا چلا ہی ایسی ایسی کٹھن باتین سناکر پتلی رونے لگی راجہ اپنے چت مین
چنتا کر اس پتلی سے پوچھنے لگا کہ سندری تو کیون روتی ہی اپنے جی کا دکھ سمجھا کر تو مجھسے کہ راجہ بیرکرماجیت مین
کیا گن پرکار تھا یہ سنکر کرناوتی پتلی بولی کہ راجہ جو تم استھر بیٹھو اور کان رکھکر سنو تو مین سب کتھا کہتی ہون راجہ یہ
بات سن پرسن ہوا آسن بچھوا وہان بیٹھ گیا اور جتنے لوگ راجہ کے ساتھ تھے گردپیش وے سب بیٹھ گئے پھر پتلی بولی
کہ راجہ بیرکرماجیت کے گن راجہ بھوج تو سن ایسا جی ساہسی اس کلجگ مین پیدا نہین ہوا نہ کوئی پیدا ہوگا جسوقت
راجہ بیرکرماجیت سنگھاسن کو پاکر گدی پر بیٹھا تھا سنگھ کے دیوان کو بلا کر کہا کہ تجھسے میرا کام نہین چلنے کا اس سے بہتر یہی
کہ تین چار اس مجھے ڈھونڈھکر بلا دے جو راج کاج کرنیکے لائق ہون کیونکہ تجھسے کام کا بندوبست نہوگا مین انسے سب
کام لیا کرونگا راجہ کی آگیا سن دیوان بیس آدمی اسی نگر سے ڈھونڈھ لے آیا کل مین بیس مین سندرتا مین سبکے سب
اچھے تھے راجہ کے سامنے کھڑے کر دیے راجہ انکو دیکھتے ہی پرسن ہوا اور اسی وقت سبکو باگے پہرا پہنا کر کہا کہ تم
ہماری خدمت مین سدا حاضر ہو پھر اسکے کئی دن کے بعد انہین سے کسیکو دیوان کسیکو کوتوال کسیکو فوجدار کیا غرض اسیطرح
ہر ایک کو ایک ایک کام دے پرانے لوگونکو جواب دیا اور سب طرح کا بندوبست کیا پر ایک پرانے دیوان کو جواب دیا دیوان
اپنے گھر مین بیٹھا کرتا وہ سب ایسے لوگ آکر حاضر ہوا کرتے اور انہین چرچا کرتے کہ راجہ بدھوان ہی جسنے اچھے لوگونکو لیا اور بندوبست
یون کیا کئی ایک دن کے بعد دیوان نے ان لوگون سے کہا کہ تم میرے پاس آیا کرو اسلیے کہ تمہارا کام تو میرے ہاتھ نکلتا نہین
اور ناحق کو راجہ سنیگا تو خفا ہوگا اور کہیگا کہ یہ اپنے گھر مین کیا صلاح کیا کرتا ہی جب اپنی بدنامی سنے تو انھون
کچھ تم میرے اس کہنے کا برا نمانا یہ سنکر انمین سے پھر کوئی اسکے پاس نہ آیا یہ اپنے من مین بچار کرنے لگا کہ
ایسا کچھ کام کیجے کہ جسمین راجہ سنتشٹ ہو رات دن یہی بچار کرتا رہتا تھا ایک دن وہ پردھان ندی
کے کنارے اشنان کرنے لگا وہان اشنان کرکے پھر پانی مین کھڑا ہوا جپ کرتا تھا اتنے مین اس ندی
مین ایک پھول ات سندر کہ ویسا کبھی درشٹ مین نہ آیا تھا بہتا ہوا دیکھا اپنا جپ چھوڑکر آگے بڑھ

پھول لیکر جی مین بچارا کہ یہ راجہ کے بھینٹ کرونگا تو وہ دیکھکر بہت خوش ہوویگا وہ پھول ہاتھ مین سے
خوشی خوشی اپنے گھر مین آکپڑے دربار کے پہنکر راجہ کے پاس گیا اور پھول نذر کیا راجہ پھول سے
بہت خوش ہوکر بولا کہ اپنے راج پاٹ کا مین نے تجھے پردھان کیا اُسنے اٹھکر بھینٹ دی اور آداب
بجالایا پھر راجہ نے کہا اس پھول کا برکش مجھے لادو اگر لاؤ گے تو مین تمسے خوش ہونگا اور جو نلاؤگے
تو مین اپنے نگر سے نکال دونگا یہ راجہ کی آگیا لے اپنے مندر مین آیا او جی مین بچار کرنے لگا کہ مین نے

یہ تصویر اسوقت کی ہی کہ پردھان پھول بہت اچھا راجہ کے پاس لیگیا اور راجہ بہت خوش ہوا اور پھول کا برکش مانگا

[illegible]

کرم کی گت لوجہی نہین جاتی کہ بھلا کرتے برا ہوا کیلا بیٹھ بہت چنتا کرنے لگا کہ اگر راجہ کی آگیا نہ مانون تو دیس
نکالا ملیگا اور ڈھونڈھنے جاؤن تو کہان سے ڈھونڈھ کر لاؤن جو دکھ پاکر کہین جاؤن اور ڈھونڈھنے نہ پاؤن
تو اور بھی دونا دکھ ہوگا مین یہ جانتا ہون کہ کال میرے نکٹ آن پہونچا ہی اس سے اچنبہ کا مرنا بھلا نہین
اگر یون ہی مرنا ہی تو بن مین جائیے جو ڈھونڈھنے سے ملجاے تو لے آئیے نہین تو وہین مرجائیے
اتنی باتین اپنے جی مین بچار دھارس کرکے بیٹھا اپنے دیوان کو بلا کر کہا کہ کسی کاریگر بڑہئی کو بلا دو کہ ایک کشتی ایسی
ہمین تیار کردے کہ بغیر ملاح اور بدون کھیوٹ کے جدھر چاہین اُدھر لیجاوین اسیوقت کاریگر بڑہئی کو بلا دیوان نے حاضر کیا
بڑہئی نے کہا مہاراج کچھ مجھے خرچ کی آگیا ہووے تو مین جلدی بنالاؤن منتری نے دیوان کو کہا کہ جتنے روپیہ مانگے
اتنے روپے اسے دو تو یہ جلد بنالاوے بڑہئی نے جتنے روپے مانگے اتنے روپے لیکے وہ گھر کو لیگیا اور کتنے دنون کے بعد کشتی تیار کرکے
خبر دی کہ تیار ہوچکی اسیوقت دیوان نے اپنے سوامی سے جاکر کہا کہ آپ نے جو کشتی بنوانے کی آگیا دی تھی

یہ سنتے ہی دیوان اُٹھ ندی کے کنارے آنا کو دیکھ پرسن ہوا اور اُس بہشتی کو گھوڑا جوڑا دے پانچ گانون بھینٹ کردیے
اور اپنا جام کشتی پر رکھوا آپ گنگا سے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ جو ہم جیتے پھر بینگے تو پھر تمسے ملینگے اور جو مر گئے تو یہی بدا ہے
یہ کہکر رخصت ہو تمام گھر کے لوگ کو کہ مار رونے لگے پھر یہ بھی جی بچاری کیے ہوئے اُس کشتی پر بیٹھا پانی مین
کشتی کھول دی جسطرف سے وہ پھول بہتا ہوا آیا تھا اسی طرف کو وہ چلا جاتا تھا اور دونون کنارے
درختون کو دیکھتا جاتا تھا کتنے دنون مین ایک بہابن مین جا پہونچا اور کھانے کی ہوس بھی ہوگئی تب
اپنے جی مین بچارا کہ آنا ویسے بیٹھ رہنا اچیت نہین جس کام کو آئے ہین اُس کام کی فکر کیا چاہیے
اپنے جی مین کہتا تھا اور کشتی پال پر اُڑائے جاتا تھا کہ ایک پہاڑ درمیان اُس دریا کے نظر آیا اور
اس پہاڑ سے پانی آتا تھا کشتی وہین لگا آپ اُترکر پہاڑ پر گیا کیا دیکھتا ہے کہ جہان تہان ہاتھی گینڈے
ہزارون دھاڑ رہے ہین سواے آوازون کے کوئی بات کان نہین پڑتی سُن سُن آوازین اپنے
من سہا جاتا تھا اسپر بھی آگے ہی پاؤن دھرتا تھا جب اُس پہاڑ کو لانگ گیا وہان جاکر دیکھے تو ایک
ویساہی پھول بہا چلا آتا ہے اُس پھول کو دیکھ جی مین ڈھارس سی ہوئی کہنے لگا کہ ویساہی پھول دوسرا
جی دیکھا بھگوان چاہے تو یہ کُش بھی نظر آوے جون جون آگے بڑھا تون تون پھول اور بھی بہتے دیکھے
وہ اندیشہ اُسکے جی سے کم ہوا اور دل مین کچھ قرار آیا آگے دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڑا پہاڑ ہے اور اُسکے نیچے
ایک مندر ہے اُس مندر کو دیکھکر اپنے من مین بچارا کہ ایسا سندر مندر اس جگہ بنا ہوا ہے چاہیے کہ کوئی منش
بھی ہو یہ کہتا ہوا اُس مندر کے پاس جا پہونچا اور جاکر دیکھے تو ایک ترور مین تپشی زنجیر سے پاؤن باندھے ہوئے
اُلٹا لٹک رہا ہے ہاڑ ماس جام سوکھ کر کاٹھ ہو گیا ہے اور اُسمین سے ایک ایک بوند رکت کے اُس
خون ۱۲
ندی مین گرتے ہین اور وہ پھول ہو وہان سے بہتے چلے جاتے ہین ایسے اچرج کو دیکھ جی مین یہ کہنے لگا
بھگوان کی لیلا کچھ بدھ مین نہین آتی نیچے نگاہ کر دیکھے تو بیس جوگی ویسے ہی جٹا دھاری بیٹھے ہین
اور سوکھ کے وہ بھی ٹھٹر تک ہوگئے ہین اور چارون طرف اُنکے ڈنڈ کمنڈل پڑے ہین اور جب
ڈنڈا کمنڈلی ۱۲
دھیان مین جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے ہین یہ دسا وہان کی دیکھ پر وہان سے اُٹھا پھر اپنی ناو
پاس آیا ناو پر سوار ہو کتنے دنون مین اپنے نگر مین آن پہونچا لوگون نے خبر اُسکے آنے پائی پیشوائی
اُسکے لینے کو گئے اور [illegible] سے لے آئے جو کوئی آتا تھا کھیم کُشل پوچھکر بدھائی دیتا تھا گھر مین بھی آو
بدھائیان بجنے لگی اور منگلاچار ہونے لگا یہ خبر راجہ نے سُنی اور ایک پردھان کو بھیج دیوان کو بلوایا وہ آنکر

لیگیا یہ جاکر راجہ کے پانون پر گر پڑا راجہ نے اُٹھا چھاتی سے لگالیا کُشل پوچھی اور کہا کہ کہان تک تو گیا تھا
اور کہان ٹھکانا اُسکا کر پایا یہ سنتے ہی دے پھول جو لایا تھا بھینٹ کیے اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ مہاراج
ایک اچنبھے کی بات ہے جو مین کہونگا تو آپ یقین نہ لاوینگے پھر راجہ نے کہا کہ جو تو نے اچنبھا دیکھا ہے سو بیان کر
تب وہ بولا کہ مہاراج مین یہان سے چلا ہوا ایک جنگل مین جا پہونچا اور وہان جاکر ایک پہاڑ دیکھا اُس
پہاڑ پر جب مین چڑھا اور ایک پہاڑ نظر آیا اسیطرح کے پہاڑ انگنت جب مین آگے گیا تو ایک پہاڑ کے
تلے ایک سندر مندر دیکھا جب مین اُسکے پاس گیا تو ایک درخت پر تپسی پانون مین زنجیر باندھے ہوئے
اُلٹا لٹکا ہوا نظر پڑا اُس چام سب اُسکا ہاڑ مین سٹھ رہا ہے اور رکت اُس دیہہ سے جو ٹپکتا ہے سو
پھول بنکر سہتا ہے اور اُسکے پیچھے دیکھا تو بیس تپسی اُس مارے جس دھیان مین بیٹھے تھے ویسیہی
رہ گئے اور جان ایک مین بھی نہین یہ سنکر راجہ ہنسا اور منتری سے کہا کہ تو سن مین اُسکا بچار تجھسے
کہتا ہون کہ وہ جو تو نے تپسی زنجیر مین لٹکا دیکھا ہے وہ تو میری دیہہ ہے مین اُس جنم ایسی کٹھن تپسیا کی تھی
اُسکا پھل مجھے یہ راج ملا ہے اور وے جو بیس سدھ تو نے دیکھے سو بیسون دا اُس مین یہ جو تو نے لا دیے اور
اُس تپسیا کی تیج سے میرے آگے کوئی ٹھہر نہین سکتا اور اُسی بل سے مین نے شنکھ کو مارا اور یہ پوربجنم کا
لکھا تھا اِسمین میرا کچھ دوش نہین جب تک مین اِس پرتھی مین کھنڈ راج کرونگا تب تک تو منتری رہیگا
تو اپنے جی مین چنتا مت کر اِسمین دوش تیرا بھی کچھ نہین جیسا پوربجنم کا لکھا تھا سو ہی ہوا اور جیسے
تب اُنھون نے میری سیوا کی تھی ویسا ہی اب اُسکا پھل بھوگ کرینگے اور تب اُنھون نے میرے ساتھ
جی دیا تھا اسلیے مین نے اُن بیسون کو اپنے نکٹ رکھا ہے یہ اپنا پرچا دینے کے لیے تجھسے ٹھہرائی کی تھی
اب تیرا سن پایا اور تو نے ہمارا مرم بوجھا کیونکہ سب لوگ کہتے ہین کہ بکرم نے اپنے بڑے بھائی کو مار آپنا
دوش میرا کچھ نہین اور جو کرم کا لکھا ہے سو ہو رہتا ہے آج سے مین نے تجھے اپنا پردھان کیا اور جسمین
راج کا کاج اچھا ہووے وہ کیجیو یہ بات کسی سے کہیو مت اسلیے کہ جو سنے گا راج کاج کی لوبھ سے جو
گنوا دیگا اتنی بات کرنا دوتی پتلی کہکر بولی کہ سن راجہ بھوج جتنا بیر بکرماجیت کا راج تھا اُسکا بھار اُسنے
دیوان کو دے مختار کر دیا اور راج پاٹ جو اُسنے کیا جو اُسکے سمان ہو تو اِس سنگھاسن پر بیٹھنے کا نام
لے نہین یہ خیال دل سے دور کر وہ ساعت اور دن بھی راجہ کا ٹل گیا دوسرے صبح کو آ پھر
سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا اسمین

چھبیسویں پتلی بولی

سن راجہ بھوج میں ایک دن کی حقیقت راجہ بکرماجیت کی شہر دہارے کی کہتی ہوں سو تو دل میں اچھے
خوب طرح سمجھ ایک دن راجہ ندی کے کنارے دہیرہ نہانے گیا تھا وہاں جاکر دیکھے تو ایک نئی عمر کی بنیے کی
جوان خوبصورت ندی کے ٹھیکری پر بیٹھی بال سکھاتی تھی اور سامنے اسکے ایک ساہوکار کا بیٹا تلک سے سرا بہر
اور آپس میں دونوں کی آنکھیں چل رہی ہیں کبھی تو وہ استری ہاتھ نچا کے بھوں مٹکا کے بال سلجھاتی ہے

یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ راجہ دریا پر نہانے گیا اور ایک استری اور ساہوکار کو دیکھا اور ہرکارہ ہمراہ کیا
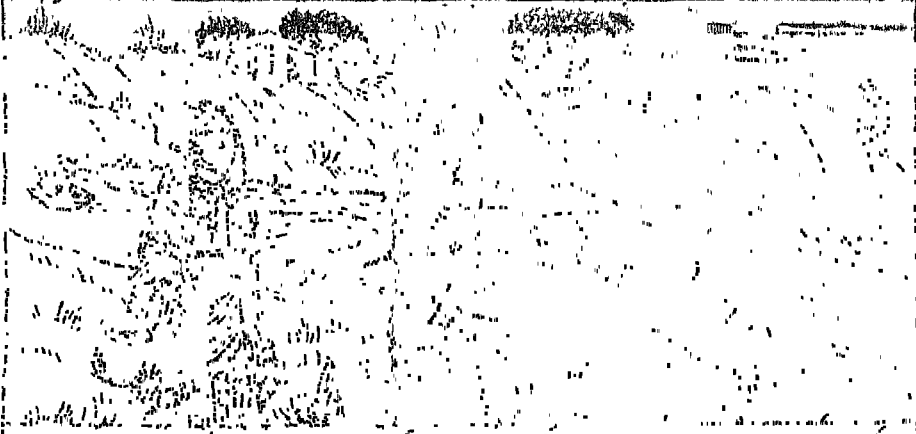
اسطرح سے انگ انگ رمت سے چیشٹا کرتی ہے اور وہ بھی اسیطرح اشارا کرتا ہے ان دونوں کی آنکھ
دیکھ راجا اپنے جی میں بچارا کہ انکا تماشا دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتے ہیں یہ سوچ کے اشنان دہیان اپنا بھول
گیا پر انکی اور ہی دیکھتا رہا اتنے میں وہ استری اشنان کر چاہا اوڑہ کے گھونگھٹ کر اپنے دہام کو چلی اور
ساہوکار بھی اسکے پیچھے پیچھے چلا راجہ نے ایک ہرکارہ دونوں کے پیچھے لگا دیا اور اس ہرکارے سے کہ دیا
کہ ان دونوں کا مکان دیکھ کر سب سے واقف ہو آ اور مجھ کو جلدی خبر دے جب وہ عورت اپنے گھر میں
گئی تب اسنے پھر کر دیکھا اور سر کو ملکر دکھایا پھر چھاتی پر ہاتھ دھر اپنے مندر میں گئی اور سیٹھ کے بیٹے
نے بھی اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھا یہ خبر ہرکارے نے آکر راجہ کو دی راجہ بھی اپنی سبھا میں آکے بیٹھا اور ایک
پنڈت سے کہا کہ کوئی استری چرتر ہمیں سناؤ کہ ہمارا جی سننے کو چاہتا ہے تب پنڈت نے اتر دیا کہ مہاراج استری
کو کیا سامرتھ ہے جو استری چرتر آپ کے آگے کہوں استری چرتر اور پرش کا بھاگ برہما بھی نہیں جانتا آدمی
کی تو کیا قدرت ہے جو دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں زبان سے کہا نہیں جاتا یہ بات پنڈت سے سن کر راجہ

اور اپنے جی مین کہا کہ یہ چرتر دیکھا چاہیے اتنے مین شام ہوگئی راجا اٹھ محل مین گیا کچھ رات رہی باہر نکل آیا
اور اُس ہرکارے کو بلا کر کہا کہ تو اِس بات کا کچھ بھید سمجھا ہو اُسنے کہا کہ مہاراج کچھ میرے جی مین آیا ہے پر آپ کے
آگے کہتے شنکا ہوتی ہے راجہ نے کہا کہ جو سمجھا ہے نڈر ہو کر بیان کر وہ بولا مہاراج اُسنے جو سر کھولکر چھاتی پر
ہاتھ رکھا تو اُسنے کہا کہ جسوقت اندھیری رات ہوگی تب مین تجھسے ملونگی اور اُسنے بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ
جواب دیا کہ اچھا داس کی سمجھ مین یہی آتا ہے راجہ نے کہا کہ تو نے سچ سمجھا ہے یہی اُسکا مطلب ہے مین نے بھی
بڑی دیر تک گھاٹ پر بیٹھے اُنھون کا مدعا معلوم کیا تھا پر اب مجھکو اُسکے گھر لے چل ہرکارے نے کہا کہ اچھا
مہاراج مین حاضر ہون چلیے راجہ ہرکارے کو لے اُسکے مکان کے پاس آیا اور اُسکو بدا کیا پچھواڑے
چوبارے کے ایک کھڑکی تھی اُسمین سے چراغ کی جوت نظر آتی تھی اور کبھی کبھی جو وہ جھانکتی تھی تو اُسکی
جھلک بھی معلوم ہوتی تھی جب دو پہر رات گذری اور خوب اندھیری ہوگئی تب راجہ نے ادھر سے ایک
کنکری اُس کھڑکی مین ماری لگتے ہی وہ جھانکی راجہ کو دیکھ یہ جانا کہ وہی شخص آن پہونچا ہے پھر اُسنے تمام گھر کا
جواہر اور سب زیور ایک ڈبے مین بھرا اور ساتھ لیکر نکل راجہ کے پاس آئی کہا لے اب نکل چل راجہ نے کہا
یون تو مین تجھے نہ لیجاؤنگا کیونکہ تیرا خاوند جیتا ہے جو کبھی خبر پاوے تو راجہ کے دربار مین فریاد کو جاوے تو راجہ
مجھے تجھے سب مار ڈالیگا اُس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے تو اُسے مار پھر آ بے کھٹکے ہم تم سکھ بھوگ کرین اُسنے بلاشبہ کچھ نکیا
سنتے ہی گھر مین جا کٹاری سے خاوند کو مار پھر چلی آئی اور وہ جواہر کا ڈبا راجہ کو دیا دونون اسطرح نگر سے باہر
گئے آگے آگے راجہ پیچھے پیچھے وہ استری جب وہ ندی کنارے پہونچی تب راجہ وہان کھڑا ہوا اور اپنے جی
مین بچار کرنے لگا کہ جسنے اپنے سوامی کے مارنے مین بلاشبہ نہ کیا اُسکو دوسرے کو کیا توقع ہوگی اسلیے اس سے
جدا ہوجیے اور اسکا چرتر دیکھیے کہ اب کیا کرتی ہے یہ دلمین بچار کر راجہ نے کہا کہ اے سندری مین پہلے پیرکر اُس پار چل کر تھاہ
جہان ندی کی تھاہ پاؤنگا تو اسی راستے تجھے لیجاؤنگا یہ کہ راجہ ندی مین بیٹھا اور پیر کر پار کنارے لگا جب
اُس کنارے جا پہونچا تب پکار کر کہا کہ مین تو پار اُتر آیا پر تجھے لا نہین سکتا کیونکہ پانی اتھاہ ہے یہ کہ راجہ نے
آگے کی راہ لی تب اُس عورت نے اپنے جی مین بچارا کہ اب اُسکے ہاتھ لگا ہے اُسکی لوبھ سے یہ مجھے چھوڑ گیا ہے
ابھی کچھ رات باقی ہے بہتر یہ ہے کہ پھر گھر کو چلیے اور سوامی کے ساتھ جلیے یہ دل مین ٹھان کر آپ پھر گھر مین آئی
اور خاوند کے پاس جا کوک مار ہاے ہاے کر رونے لگی اور پکاری کہ دوڑو چلیو میرے خاوند کو چور
مارے ہوئے جاتا ہے یہ سنکر گھر بار کے سب لوگ دوڑے اور پوچھا کہ چور کدھر ہے اُسنے کہا کہ ابھی ابھی آ

نکل گیا لوگ تو ڈھونڈھنے لگے اور یہ سر پٹک پٹک رو رو کہتی تھی کہ میرا سوہاگ لوگ مجھے اٹھا کر کیسے جاتا
وہ لوگ سب اکٹھا کر کے سمجھانے لگے کہ یہ بھگوان کی مایا ہے اسمین کسی کا بس نہین چلتا جب موت آتی ہے
تو کچھ بہانہ لیے آتی ہے اسکے دن پورے ہو چکے اور کون کسی کو لا سکتا ہے اور کون کسی کو یون جلا سکتا ہے
تو اسنے جی مین ڈھارس باندھا اور اسکی گت کر تب وہ بولی کہ مین بھی اسکے ساتھ ستی ہونگی کیونکہ
میرا جگت مین کوئی نہین لوگون نے بہت سمجھایا پر اسنے نہ مانا خاوند کو ندی کنارے لیگئی اور چیتا
اسکو لیکر آپ بھی جلنے کو بیٹھی تمام نگر کے لوگ دیکھنے کو آئے راجہ بھی آن کھڑا ہوا اسنے خاطر جمع سے آگ
اپنے ہاتھ سے چتا مین لگائی اور سنبھل بیٹھی جب کپڑے اور بال جلکر اسکے بدن مین آگ لگی تب گھبرا کر
اٹھی اور سب لوگ دیکھکر ہنسے وہ چتا سے کودتی ہی مین جا پڑی تب راجہ سے چپ نہ رہا گیا کہا کہ اے
سندری یہ کیا ہے وہ بولی سنو راجہ اسکا مرم جا کر اپنے گھر مین پوچھو اور مین جو اپنے کرم مین لکھا لائی تھی
اسکا پھل پایا پر تو نے اپنے گھر کا بھید نہ پایا ہم سات سکھیان اس نگر مین ہین انمین سے ایک مین ہون
اور چھ تیرے گھر مین ہین یہ کہہ وہ تو پانی مین ڈوب مری اور راجہ اپنے محل مین آیا اور چھپ رہا کسی کو دکھائی نہ دیا
ایک دن اور ایک رات وہان رہا دوسری رات جب ہوئی آدھی رات کے وقت چھ رانیان ہاتھون مین
کنچن کے تھال مٹھائی پکوان سے بھر بھر لیکر محل کے پچھواڑے کے باڑے مین گئین اسکے آگے ایک بن
تھا اس بن مین ایک منڈھی تھی اسمین ایک جوگی دھیان لگائے بیٹھا تھا یہ چھ رانیان ڈنڈوت کر
وہین جا بیٹھین راجہ بھی جو انکے پیچھے آیا تھا یہ احوال دیکھنے لگا جب سدھ اپنے دھیان سے نچنت ہوا
انسے ہنس ہنس کے باتین کرنے لگا اور جسقدر مٹھائی پکوان لیگئین تھین سب آگے رکھ دیا اسنے
بھوجن کیا اور یہان بٹھا کر ایک جوگ بدیا کری ایک دیہہ کی چھ دیہہ ہوئین اور ان چھ رانیون سے بھوگ کیا
پھر وہی چھ رانیان بدا ہو اپنے مندر کو چلی آئین راجہ یہ چرتر دیکھ اپنے من مین بچار کرنے لگا کہ اس
سدھ نے کیا کیا اپنا جوگ بھرشٹ کیا اور اپنا دھرم کھویا یہ بچار کر راجہ سدھ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا
سدھ من مین سنکوچ کچھ پرشنتا سے بولا کہ نرپتی کہان سے آیا ہے اپنے من کا مجھسے بھاؤ کہہ تب راجہ نے
کہا کہ مجھے مہاراج آپکے درشن کی اچھا تھی اسلیے مین آیا ہون تب وہ جوگی بولا کہ راجہ جو تو مجھسے کا سنا مانگے
تو تیری پوری کرون پھر راجہ نے کہا کہ سوامی ایک دیہہ کی چھ دیہہ کسطرح ہین وہ بدیا مین تجھسے مانگتا ہون
مجھے بتاؤ نہین تو مین تمھین جہان سے مار ڈالتا ہون اتنی بات کہہ تیلی کہنے لگی کہ سن راجہ بھوج جب

راجہ نے اُس سدھ سے یہ باتین کہین تب اُسنے ڈر کے وہ بدیا دی اور راجہ نے وہان بیتال کی نسن پیچھے
جوگی کو تلوار مار کر ٹکڑے کر ڈالا پھر وہان سے محل مین آیا اور جہان چھیون رانیان بیٹھی تھین وہین جا کر راجہ بھی
بیٹھا راجہ کو دیکھ چھیون رانی اٹھ خدمت مین حاضر ہوئین کسی نے پنکھا ہلایا کسی نے ہاتھ منھ دھلایا کسی نے
پان بنا کھلایا اسطرح سے اپنی اپنی پریت راجہ سے پرکاش کرنے لگین اور جون جون وہ پیار کرتی تھین
تون تون راجہ مان کرتا تھا پھر راجہ بولا سنو سندریون مین تمسے ہٹ کرتا ہون تم مجھسے ان ہٹ کرا در کا دھیان
دھر دیہ تمھین اُچت نہین تب وے بولین کہ مہاراج ہمارے پران رچھک تم ہو تمھین دیکھے ہم جیتے
تمھارا دھیان ہم آٹھ پہر کرتی ہین جو کبھی باہر تم کہین جاتے ہو تو ہم چکور کی طرح تمھارے مکھ چندر کے
دیکھنے کو ترستے ہین جیسے جل بن مین تڑپے تیسے ہم بیاکل رہتی ہین اور چھن بھر کے بیوگ مین جل کول
کیطرح ہم کملا جاتے ہین راجہ سُن کر دھر مسکرایا اور کہا کہ سچ ہے سندریون مین نے جانا کہ تمھارا دل
مجھسے نہین چھوٹتا جیسے ایک سدھ کے ستیہ سدھ ہوگئے اور پھر وہ ایک ہی سدھ ہو گیا یہ سن رانیان
ایک دم چپ ہو کر بولین کہ مہاراج ایسے اچرج کی تم بات کہتے ہو جو نہ کبھی دیکھی نہ سنی اور کسی کو اعتبار
بھی نہ آوے کیونکہ ایک دیہہ کی چھ دیہہ ہون اور اس بات کو کون مانیگا تب راجہ نے کہا کہ چلو
ہم تمھین دکھا دین چھیون کو اپنے ساتھ لے اسی باڑے مین جا اُس گوپھا کا منھ کھول دیا دیکھکر
وے سہم گئین اور اسے سچ جانا کہ راجہ نے ہمارا سب چرتر دیکھا پھر راجہ نے کہا تمنے جانا یا
نہین یہ سنکر اُنھون نے نیچی گردن کر کچھ جواب نہ دیا تب راجہ نے چھیون کا سر کاٹ اُس گوپھا مین ڈال
منھ بند کر چلا آیا اور آتے ہی نگر مین ڈھنڈھورا پھیر دیا کہ جتنے برہمن اور برہمنیان اور برہمنیون کی کنیان
ہین وے سب یہان آ کر حاضر ہون یہ سنکر سب حاضر ہوئین جتنے رانیون کے زیور اور بستر تھے وہ
برہمنون کو پہرا دئے اور ایک ایک برہمن کو ایک ایک گانون برت کر دیا اور جتنی کنیان تھین اُنکو دان
جہیز دیکے بیاہ کر دیا اور آپ راج کاج کرنے لگا اتنی بات کہہ پتلی سمجھانے لگی کہ سن راجہ بھوج تو بڑا اتیت
ہے پر اِس آسن پر وہ بیٹھیگا جو بکرم سمان ہوگا وہ ساعت بھی گذر گئی راجہ وہان سے اٹھکر اپنے مکان
گیا رات کو اسی سوچ مین سو رہا دوسرے دن صبح کو پھر سنگھاسن کے پاس آ کر کھڑا ہوا تب

چھبیسوین پتلی بولی

سن راجہ ایک دن کی بات ہے ترسے تھکے گھتی ہوئی ایک بھاٹ بہت دور دری خراب حال تھا

سب پرتھی کے راجاؤن کے پاس پھر آیا اور ایک کوڑی کا اُسنے کسی سے فائدہ نپایا جب اپنے گھر مین
آیا تب دیکھا کہ بیٹی جوان شادی کرنے کے لائق ہوئی ہی یہ اپنے جی مین چنتا کرتا تھا کہ اُسکی بھاٹن بول اُٹھی
کہ تمام دیس تم پھر آئے پر جو کمائی تم کر لائے ہو سو کہو تب اُسنے جواب دیا کہ میری قسمت مین دھن نہین ہی
اسلیے کہ تمام راجاؤن کے پاس گیا اور شستا چار اُنھون نے سب کیا پر ایک دام ہاتھ نہ آیا اب میرے
جی مین ایک بات آتی ہی کہ راجہ بیرکرماجیت باقی رہ گیا ہی اُسکے پاس بھی جاکر مانگون جو میرے جی کا
سندیہ مٹے پھر وہ بھاٹن بولی کہ اب تم کہین مت جاؤ اور سنتوکھ کر رہو کرم کا لکھا پھل یہین بیٹھے پاؤ گے
پھر بھاٹ نے کہا کہ راجہ بیرکرماجیت کو سنتے ہین کہ بڑا دانی ہی اُسکے پاس اپنی جو کا منا لیکیا ہی وہ خالی
ہاتھ نہین پھرا اور اپنے مقصد کو پہونچا ہی یہ باتین کر وہ راجہ کے پاس چلا اور گنیش کو منا راجہ کے
سنمکھ جا کھڑا ہوا راجہ نے ڈنڈوت کی اور وہ اسیس دیکر بولا کہ بہت بھوم پھر آیا ہون کپ کا جس مجھے
یہان لے آیا ہی آپ اِس مرت لوک مین اندر کا اوتار ہین اور گن کے ندھان ہین آپ کے برابر
دانی سنسار مین کوئی نہین اِسوقت مین آپ دان دینے کو آپ راجہ ہری چند ہین تمام پرتھی مین آپ کا ہی

یہ تصویر اُس جگہہ کی ہی کہ ایک بھاٹ اور بھاٹن کنیان دان مانگنے راجہ بیرکرماجیت کے پاس آئے

جس پھیلا ہی اور سوامی مین کالی کا ست ہون بھاٹ نے جس مین اَکرا وتار لیا ہی اب تمھین تاپ سے
آیا ہون میرا منورتھ پورا کر دو مین نے سنسار مین پھر کر خوب دیکھا کہ سوا تمھارے میری آس پجانیوالا
اور کوئی نہین تب بیرکرماجیت نے کہا کہ تو اپنا مطلب سب میرے آگے پرکاش کر کہ جو مین تیری
کامنا پوری کر دون بھاٹ نے کہا کہ یون مجھے اپنے کرم کا بھروسا نہین آپ بچن دیجیے تو مین خاطر جمع

سے کون جب راجہ بچن دینے لگا تب بھاٹ بولا کہ مہاراج مجھے منہ مانگا دان دیجیے کہ اپنی پتری کی
شادی کرون بارہ برس کی کنیان میرے گھر مین بیٹھی ہے اسلیے مین جانچنے آیا ہون یہ سن راجہ نے
ہنسکر منتری سے کہا کہ جو یہ مانگے وہ اسے دو پھر اس بھاٹ نے کہا کہ مہاراج جو کچھ آپ کو دینا ہے
سنکلپ کر دیجیے مجھے اس سنسار مین اب کسی کا اعتبار نہین راجہ نے دس لاکھ روپیے نقد اور بہت سے
لعل موتی اور سونے اور روپیے کے زیور تھال بھر بھر کے دیے اور وہ لے اپنے دیس اپنے
گھر آیا اور جو کچھ لایا تھا سب شادی مین لگایا اور راجہ نے پیچھے اسکے دو جاسوس کر دیے تھے کہ تم
یہ دھن کو لیجا کر کیا کرتا ہے اسکی خبر ٹھیک لا کر مجھے دو جب وہ شادی کر چکا اور اسکے ایکدن کے کھانے کو نہ رہا
ان ہرکارون نے راجہ کو خبر دی کہ مہاراج اس بھاٹ نے ایسا بیاہ بیٹی کا کیا کہ اس کلجگ مین کوئی اور
کر سکتا نہین جو کچھ آپکے یہان سے دھن دولت لیگیا تھا سو سب چھن بھر مین بیٹی کو دے بیاہ دیا یہ سن راجہ نے اور
کئی لاکھ روپے اسکو بھیجدیے اور اپنے جیت مین بہت پرسن ہوا کہ دھن بھاگ میرے ہین کہ میرے
راج مین ایسی ہمت والے لوگ ہین اتنی بات کہ پتلی بولی سن راجہ بھوج اتنا دھن دیکر بھی راجہ نے
اسکا خرچ سن اور دولت بھیج دی ایسا دانی ہو تو اس سنگھاسن پہ بیٹھے اور نہین تو من کے لڈو کھانے
سے کچھ حاصل نہین یہ سنکر راجہ اپنے مکان مین آیا پھر صبح ہوئی اشنان پوجا کر وہین آن سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا آ بیٹھنے

بدیاوتی چھبیسوین پتلی بولی

کہ سن راجہ مین تیرے آگے گیان کی بات کہتی ہون تو من دیکر کان رکھ جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو کچھ ساتھ
نہین لاتا اور مرتا ہے تو کچھ لے نہین جاتا اس جیون کا پھل یہی ہے کہ سنسار مین آکر کچھ کرنی کرے اور
جیسی کرنی کرے گا ویسا ہی پھل پاویگا اور سنسار مین جیون تھوڑا ہے اس سے ایسا جتن کرو کہ مرنے
کے بعد بھی جگ مین نام ٹھہرا رہے دونون لوک مین سکھ پاوے اور یہ منش جنم بار بار نہین پاتا
جب پورب جنم مین دان برت تپسیا بہت کرتا ہے تو یہ نر دیہ پاتا ہے اور پچھی دان کیجیے سوچ ست کر یہی اپنے
جی مین سدا رکھو دان ہمیشہ کیا کیجیے یہ روپ جو سنسار ساگر ہے اسکے ترنے کو سوا دان اور اپکار اور
ہر بھجن کے جو تھا آیا ہے نہین مین نے تجھے کہا کہ ساتھ کوئی کچھ نہین لیجاتا مین تیرے آگے سب
کہتی کہ راجہ ہری چند راجہ کرن بیر بکرماجیت کیا لیگئے جنہون نے دان اپکار ہر بھجن کیا انکا جگ مین
نام رہا اور انت بیکنٹھ پایا یہ باتین پتلی کی سن راجہ بھوج بولا کہ راجہ بیر بکرماجیت نے

پاکیا ہو وہ کہہ تب مدباوتی پتلی بولی کہ ایک دن راجہ بکرماجیت راج سبھا مین بیٹھا تھا ایک داسی
نے آکے عرض کی کہ مہاراج اشٹ پوجا کا وقت جاتا ہی یہ سنکر راجہ نے بچارا کہ اسی طرح کہا میری
عمر چلی جاتی ہی اور مجھے گیان دھرم پوجا بن نہ آئی اس سے اُتم یہ ہی کہ اس راج کاج کی مایا بھول جائیے
اور جوگ کمائیے کہ جو اور جنم مین کام آوے یہ راجہ اپنے جی مین بچار راج پاٹ دھن جن تجکر
تپسیا کرنے کو ایک بن مین چلا اور یہ بچار کرتا جاتا تھا کہ اس سنسار مین جینا سپنے کے سمان ہی اور
جینے کے بھروسے پر مین نے اپنا کام اکارتھ گنوایا یہ بچار کرتا ہوا راجہ ایک مہابن مین جا پہنچا
وہان جا کر دیکھے تو ایک منڈلی تپسیون کی بیٹھی ہوئی ہے دھونی ایک ایک کے آگے جاگ رہی ہے
آسن مار مار اپنے دھیان مین لین ہو رہے ہین کوئی اوردہ باہو کا جٹا دھاری کوئی نیچ اگنی کی
بیت انیک پرکار کی سادھنا کر رہے ہین اور کوئی انہین سے بیٹھا سر سے ماس کاٹ کاٹ
ہوم کر رہا ہی اسطرح سے انکی تپسیا دیکھ راجہ بھی تپ کرنے لگا آپ بھی تپسیا کرتا تھا اور انکی بھی
تپسیا دیکھتا تھا کئی ایک دن مین تپسیون نے اپنا سر یہ ہوم کر دیا انکی دیکھا دیکھی راجہ بھی اپنا ماس
ہوم کرنے لگا کئی ایک مہینے مین راجہ نے ایک دن سر بھی اپنا کاٹ ہوم کر دیا وہان جو ایک شیو کا
مندر تھا انہین سے ایک شیو گن نکلا اور نکلکر سب تپسیون کی دھونی مین سے راکھ سمیٹ کر جلدی جلدی
ڈھیری کی اور پھر جا شیو کو خبر دی کہ مہاراج جو آپ نے کہا تھا سو مین کر آیا تب شیو نے آگیا دی یہ امرت
لیجا اور انکے اوپر چھڑک آیہ آگیا پاتے امرت لا جون جون چھڑکتا تھا تون تون انہین سے ایک ایک
پورا مہا ہوم کہکر اٹھ کھڑا ہوتا تھا سب پر تو اسنے چھڑک دیا پر راجہ کی دھونی بھول گیا اور سب تپسی
شیو کی استت کرنے لگے کہ مہاراج آپ بھگت راج ہین اور انا تھ کے ناتھ ہین جسنے آپ کا سمرن
کیا تب ہی تم نے پھل دیا اور جہان جہان شیو کون کو سنکٹ ہوا ہی تہان تہان انھون سے
اسے چھڑایا ہی یہ استت کرکے ان تپسیون نے کہا کہ مہاراج ایک نرپتی بھی ہمارے ساتھ تپسیا
کرتا ہے معلوم نہین کہ اسکو آپ کی آگیا ہوئی یا نہین یہ سنکر مہادیو نے اُس گن کی طرف دیکھا
تب ہی اُسنے امرت لیجا کر جو دھونی باقی رہی تھی اُس پر چھڑکا راجہ بھی ہر ہر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور
ان کی استت کرنے لگا کہ مہاراج سنسار کے سب جیون کی آپ سہائے کرتے ہین اور پالتے ہین آپ
اس سنسار ساگر کے تارن ہار ہین جسنے جگ مین آکر آپ کو نہین پہچانا اُسنے اپنا جنم نرپھل

کھویا پھر وہان جتنے تپسی تھے شیو نے انکو منہ مانگا بر دیا اور سب کو بدا کیا سب کے پیچھے جب راجہ
اکیلا رہ گیا تب اس سے کہا کہ جو تیری اچھا مین آوے سو تو بر مانگ مین تجھے دونگا یہ سن راجہ
نے کہا کہ مہاراج آپ کی دیا سے سب کچھ ہے پر ایک مانگتا ہون کہ سنسار کے جنم مرن سے میرا بیڑا کرو
جیسے اور بھگتون کا بیڑا کیا تیسے مجھے پرم پد پائی ادھین ہین کو تار دو یہ راجہ کی بنتی سن دیا کر
شیو نے ہنسکر کہا کہ تیرے سمان کرمی کوئی کلجگ مین نہین اور تو گیانی جوگی داتا ستاہسی تپسی ہر
کلجگ کے راجاؤن کا اوتار کرنے والا ہے اور مین تجھے کہتا ہون کہ اب جا کر تو اپنا راج کر جب

راجہ اندر شیون کا شیو کے مندر مین آنا اور شیو کا کنول کا پھول راجہ کو دینا
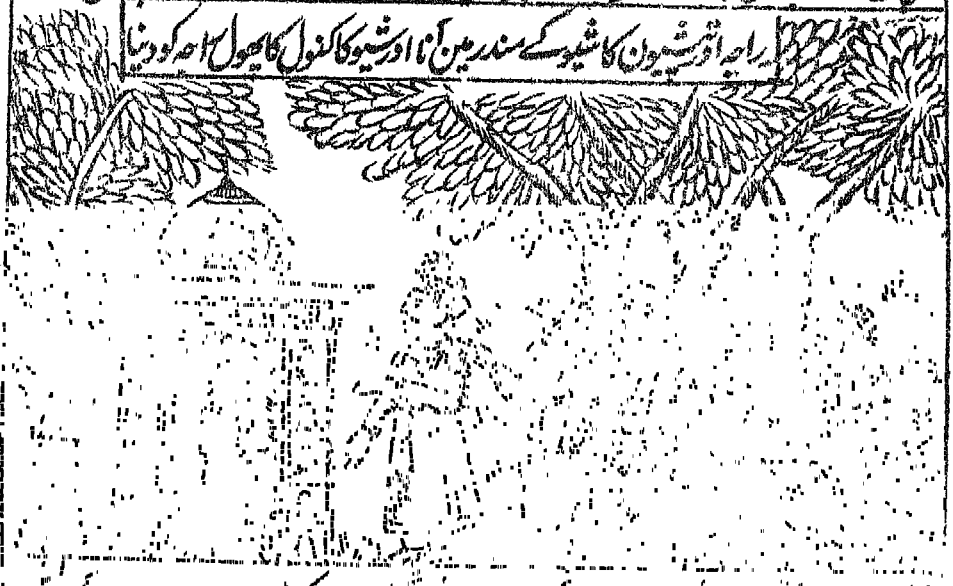
پورا ہو چکا اس سے تو اب جا کر مرت لوک مین آنند سے راج کر پھر راجہ ہاتھ جوڑ کے بولا کہ مہاراج سنسار کے
تمہاری برنج کچھ جانی نہین جاتی یا تو مجھے اسوقت تار دو نہین مین اپنا جی دیتا ہون تب ہنسکر
شنکر نے کہا کہ جو تو جی دیگا تو مرت نیا جنم تجھے ہاتھ سے بھی نہ چھوڑیگا اور پھر تو اٹل ہو کے کرن
بھرنے پڑینگے اس سے تو جا میرا بچن جی مین رکھ اتنا کہہ شیو تو کیلاس کو گئے اور راجہ کے ہاتھ مین
کنول کا پھول دے یہ کہہ گئے کہ جب یہ کنول مرجھاویگا تب تو جانیو کہ چھ مہینے مین مرونگا پھول لے
راجہ اپنے نگر کو آیا اور اپنے من مین بچار کسی سے نہ کہا کتنے ایک برس کے بعد وہ کنول کا پھول
مرجھا گیا تب راجہ نے کہا کہ مین چھ مہینے مین مرونگا جتنا کچھ دھن اور دولت تھی سو برہمنون کو
[illegible] کر دی [illegible] کے کھانے کو کچھ دھن رکھ لیا باقی سب پرتھی برہمنون کو دان کر دی

سطح وال پن کر راجہ سدیہ کیلاش کو چلا گیا اتنی بات کہ پتلی بولی سن راجہ بھوج بکرماجیت نے
ناکام کیا اور جیون مرن دونون کو دیکھا اس سے مین تجھے کہتی ہون کہ جینے کا کچھ بھروسا نہین ہے
مرن ساتھ اسکے لگ رہا ہے دکھ سکھ بھی منش کے سریر کے ساتھ ہین اور پاپ پن بھی ساتھ رہتے
ہین اور نرگن اور سرگن گیان بھی گھٹ مین رہتا ہے برایک برہم ہی الگ ہے اس سے مین تجھے
کہتی ہون کہ بھوپال سنسار مین کرت کی کیرت رہجاتی ہے سو ہی امر ہے جو مین نے تجھے کہا سن سچ کرم کر
سچ تو جان تو وہ دن تو یون گذر گیا راجہ نا امید ہوا اپنے مکان کو پھر گیا صبح ہوتے ہی ہاتھ منہ دہو اشنان
کر جا کر پھر وہین آنکر موجود ہوا جتنے راجہ کی سبھا کے لوگ تھے وے بھی سب حاضر ہوئے راجہ نے
اپنے لوگون سے کہا یہ پتلیان جھوٹ باتین بنا بنا میرے آگے کہتی ہین اب مین انکی باتین نہ سنونگا
اور اس سنگھاسن پر بیٹھونگا وہ اپنے لوگون سے باتین کر رہا تھا کہ

جگجوتی ستائیسوین پتلی بولی

سن راجہ بھوج ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنی سبھا مین بیٹھا تھا کہ کوئی پرسنگ نکلا اسمین کوئی
بول اٹھا کہ آج راجہ اندر کے سمان کوئی راجہ نہین ہے کیونکہ وہ دیولوک کا راج کرتا ہے یہ بات راجہ نے سن
بھی سے کچھ نہ کہا اور بیتالون کو بلا کر کہا کہ مجھے اندرپوری کو لیچلو بیتال ترت سے لے اڑے اور ایک چھن
مین لیجا کر اندر کی سبھا مین پہونچا دیا راجہ نے جاتے ہی وہان راجہ اندر کو ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑکر
کھڑا ہوا تب اندر نے بیٹھنے کو آگیا دی یہ حکم پا کر بیٹھ گیا اندر نے کہا کہ کہان سے تم آئے ہو اور تمہارا
نام کیا ہے دیس تمہارا کونسا ہے کس ارتھ کو یہان آئے ہو سو تم کہو راجہ بولا کہ سوامی انباوتی نگری کا

یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ راجہ بکرم اور راجہ اندر سے ملاقات ہوئی

تو مجھے بتاوے اور مین جو کہتی ہون سچ جان ایک دن مین نے راجہ بیرکرماجیت سے ہنسکر کہا کہ
سوامی پاتال مین راجہ بل بڑا راجہ ہے کہ جسکے دان سمان بھی تم نہین ہو سکتے ہو اور جو تو اپنا ساج استہر
کیا چاہتا ہے تو ایکبار راجہ بل کے پاس تو ہو آ یہ بات سنتے ہی بیتالون کو بلا اگیا دی کہ پاتال پوری مین
مجھے راجہ بل کے پاس لے چلو سنتے ہی بیتال ترت لے اڑے اور دم بھر مین پہونچا دیا راجہ
نگری دیکھہ بھچک ہو رہا اور اپنے من مین کہنے لگا کہ ایسا نگر آجتک کہین نہین دیکھا کیلاش کے مانند
ہو رہا ہے دھن راجہ بل کو جو اس نگر کا راج کرتا ہے اسطرح سے نگر دیکھتا ہوا راجہ کے سنگھ پور پہونچا
کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ بنتی کر دوارپالون سے کہنے لگا کہ اپنے راجہ کو میرے آنے کا سماچار کہو کہ مہاراج
مرتلوک سے راجہ بکرم آپ کے درشن کو آیا ہے یہ سن ڈیوڑھی دار نے اپنے راجہ کے پاس جا کر
بکرم کی خبر دی سنکر راجہ بل نے کہا کہ ہم کو مین اپنا بل نہ دکھاؤنگا یہ سنکر دربان نے آ راجہ سے کہا کہ
تمھین درشن نہ ہوگا راجہ بکرم بولا کہ جبتک درشن نہ پاؤنگا تب تک یہان سے من نہ ڈلاؤنگا یہ بات
دربان نے راجہ بل سے کہی تب اسنے کہا کہ بکرم تو کون ہے جو راجہ اندر بھی آوے تو بھی اپنا درشن نہ دون
پھر کئی ایک دن کے بعد ایک دن راجہ نے دکھہ پا کے اپنا سر کاٹ ڈالا راجہ بل کی تمام سبھا مین ہلا
مچا کہ بڑا انکیت کام اس بیراگی نے کیا راجہ نے یہ بات سن ہنسکر اگیا دی کہ امرت لیجا کر اسے جلا
اور کہ جو تجھے درشن ہوگا تو اپنے جی مین نہ گھبرا اسوقت تو جا اور اپنا راج کاج کر اور جب شیوراتری
آویگی تب تو آئیو تجھے درشن ملیگا یہ سن ایک دوت اس راجہ کا امرت لیگیا اور راجہ بیرکرماجیت چھڑک کر
جلا دیا راجہ ساودھان ہوا اٹھ بیٹھا تب اسنے راجہ بل کا سندیسہ کہا سنکر بکرم بولا کہ تم یہ بات کہکر مجھے
کیون بہکاتے ہو مین تمھاری بات نہ مانونگا اس سے اتم یہ ہے کہ مہاراج کا ترت درشن کرون یہ
بات سن لوگون نے راجہ کے پاس جا کر کہا کہ مہاراج وہ نہین مانتا اور جاتا نہین جب اس سوال و
جواب کو کچھ دیر ہوئی تب پھر راجہ بیرکرماجیت نے اپنا سر کاٹ ڈالا دوارپال نے راجہ سے کہا
کہ مہاراج پھر اس تپسی نے اپنا گلا کاٹ کیا راجہ نے پھر امرت بھیج دیا اور کہا کہ اسے جلا سمجھا کر
اسکے نگر کو بھیجدو ایک دوت نے آ کر راجہ پر امرت چھڑک جلا دیا اور کہا کہ تو اپنے جی مین ڈھارس
رکھ تجھے ترت درشن ہوگا اور جتنے راجہ کی سبھا کے لوگ تھے انھون نے ایک سنا کر راجہ سے
کہا کہ مہاراج بکرم کی آس کو نراس مت کرو کہ اسنے ساہس بڑا کیا ہے اگلی باتین سن راجہ بل

یہ تصویر اُس جگہ کی ہی کہ راجہ بکرم نے اپنا گلا کاٹ ڈالا

اُٹھکر دوار پر آیا اور بکرم نے درشن پایا اور ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑکر کہا کہ مہاراج دھن ہین بھاگ میرے جو مین نے آپ کا درشن پایا جنم کا پھل گنوایا پھر کہنے لگا کہ مہاراج کیا میرا اپرادھ تھا جو آپ نے مجھے درشن نہ دیتے تھے کیا مین ساہسی نہین ہون یا مین دانی نہین ہون یا مجھے لوگ نہین جانتے وہ کونسا پاپ تھا کہ میرے دوار سے آنے کو آپ نے بُرا مانا تب راجہ بل بولا کہ سن بکرم کل نایک تیرے سمان اور کوئی نہین اب کان دیکر سن کہ مین تیرے آگے اسکا بیورا کہتا ہون پہلے راجہ ہری چند بڑا دانی اور ساہسی ہوگیا ہی اور ایک راجہ جگت دیو بھی بڑا دانی اور بڑا پرتاپی ہوگیا ہی اُنھون نے بڑا دان اور ساہس کیا تھا پر تیرا سا جی اُنکا نہ تھا اُنھون نے بھی میری درشن کی بہت ابلاکھا کی تھی پر درشن مین نے کسی کو نہ دیا تو ایک دیپ کا راجہ کس گنتی مین ہی پر تیرے تپسیا بڑی زور آور ہی جو تجھے درشن ملا راجہ بکرم نے بھی ہاتھ جوڑکر کہا کہ مہاراج جو آپ نے کہا سچ ہی اور مین نے سچ کر اپنے جی مین مانا کہ آپ نے مجھ پر بڑی کرپا کر درشن دیا اور دیا کر بھو ساگر سے پار کیا پھر راجہ بل نے کہا کہ اب تو بدا ہو اور جا کر اپنا راج کاج کر یہ اسکا نام بکرم نے سنکر بڑا بھید مانا اتنے مین راجہ بل نے ایک لعل منگا بکرم کو پرشاد دیا اور اُسکا گن بتایا کہ جو اُس سے مانگیگا سب دیگا بکرم نے ہاتھ جوڑ لیا اور ڈنڈوت کر بدا ہو بیتال پر سوار ہو اپنے نگر کو آیا جب نگر کے نکٹ آنکر پہونچا ندی کے کنارے دیکھے تو ایک استری کا خاوند مر گیا ہی اُسے جلا کر وہ کھڑی ہو ڈکرا ڈکرا روتی ہی اور کہتی ہی کہ اب سنسار مین میرا مالک کوئی نہین اور نہ میرے پاس مایا ہی کسطرح مین تیرا سرادھ کرونگی اور پنچون سے سرخرو ہونگی اسکا کوک مار مار رونا راجہ نے سنا اور دیکھکر وہ رتن اُس استری کو دیا اور کہا کہ

تو اس سے مانگے گی سو تیری یہ آس پوری کریگا اسکو سے وہ ناری گھر مین گئی اور راجہ بھی اپنے محل مین داخل ہوا اتنی بات کہہ پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج یہ گن بکرم کے تھے ایسا ساہسی تھا اور پرجا کا ہتکاری جو تو سات سرگ پھر آویگا تو بھی اُسکے سمان نہ ہو سکیگا اس سے تو اپنے من کے خیال سے باز آ اور جو راجہ نے کام کیے ہین سو بھی تجھسے کہونگی وہ بھی دن اسی طرح سے ٹل گیا اُسکے صبح راجہ دیوان کو ساتھ لے سنگھاسن کے پاس آ کھڑا ہوا تب

بیدیہی ۲۹ انتیسوین پتلی بولی

راجہ بھوج تو کس بات پر بھولا ہو سب سکھیون سے تجھے کتھا سنائی تب بھی تو نہ پسیجا پہلے مجھسے بات سن لے پیچھے سنگھاسن پر پاؤن دے راجہ نے کہا اچھا پتلی بولی کہ ایک دن راجہ بکرماجیت رات کو اپنے مندر مین سوتا تھا کہ ایک خواب دیکھا وہ تیرے آگے کتھا کہتی ہون کیا دیکھتا ہے کہ ایک سونے کا محل ہے اور اسمین انیک انیک پرکار کے رتن جڑے ہین طرح طرح کے پکوان اور سوگندھین بھری ہوئی ہین اور ایک طرف اچھے پھولون کی سیج بچھی ہوئی ہے ایک طرف پھولون کے زیور چنگیرون مین بھرے ہوئے ہین عطردان پاندان گلاب دان بھرے دھرے ہین اور مکان کے چارون طرف پھلواری کھلی ہوئی ہے باہر اُس مکان کے دیوارون پر انگ انگ رنگ کی چترنی ہوئے ہین کہ جنکے دیکھنے سے آدمی ترت موہت ہوا اور اُس مندر مین بہتیر خوبصورت استریان اچھے ساز بلائے میٹھے میٹھے مدھر مدھر سرون مین گاتی ہین اور ایک تپسی بیٹھا ہوا راگ سنتا ہے یہ دیکھ راجہ نے اپنے جی مین کہا کہ یہ تپسی ان ناریون کے جوگ نہین ہے اتنے مین آنکھ کھل گئی اور صبح ہوئی تب اشنان دھیان پوجا کر بیرون کو بلا کر کہا کہ مین نے جگہ کو خواب مین دیکھا ہے تم مجھے وہان لے چلو راجہ کی بات سنتے ہی بیر اٹھا کر لے اڑے اور پل مارتے وہان پہنچا دیا راجہ نے وہان پہنچے بیرون کو رخصت کیا اور آپ اُس باغیچے مین گیا اور اُس مکان کی تیاری دیکھتے ہی چپکا ہو اپنے من مین کہنے لگا کہ یہ مکان کسنے بنایا ہے آدمی کا تو مقدور نہین چاہیے تو برہما نے اپنے ہاتھ سے جتن کرکے بنایا ہے پھر اُس مندر کے اندر جا راجہ کھڑا ہوا اتنے مین جہان جو رنڈیان بیٹھی گا رہی تھین سو راجہ کو دیکھ اپنے من مین لٹو ہو رہین اور اُس مندر کا سمرن کیا اُسنے ترت آکر درشن دیا اور وہ بکرم کو دیکھ کر دودھ کر بولا کہ مجھے سراپ تجھے دیتا ہون کہ تو جلا کر بھسم ہو جا یا ہو کسلیے میرے استھان پر آیا ہے جسکے سے یہ استریان بیٹھی راگ گا رہی تھین تو نے آ کیون بھنگ کیا یہ سن راجہ ہاتھ جوڑ بنتی کر بولا کہ مہاراج مین انجان یہان آیا ہون

تمہارے درشن کی مجھے اچھا تھی تمہارے کرودھ کو کون سہ سکتا ہی مین آپ کا داس ہون چوک میری معاف کیجیے یہ سن وہ جوگی بولا کہ سن راجہ بکرم تو نے سچ کہا مجھے بڑا کرودھ ہوا تھا جو تو میرے سنمکھ نہ ہوتا مین تجھے سراپ دیتا اور اب مین تیری بات سن پرسن ہوا تو مجھسے مانگ جو چاہے راجہ نے کہا کہ مہاراج مین

یہ تصویر وہ ہے کہ راجہ جوگی کے درشن کو گیا
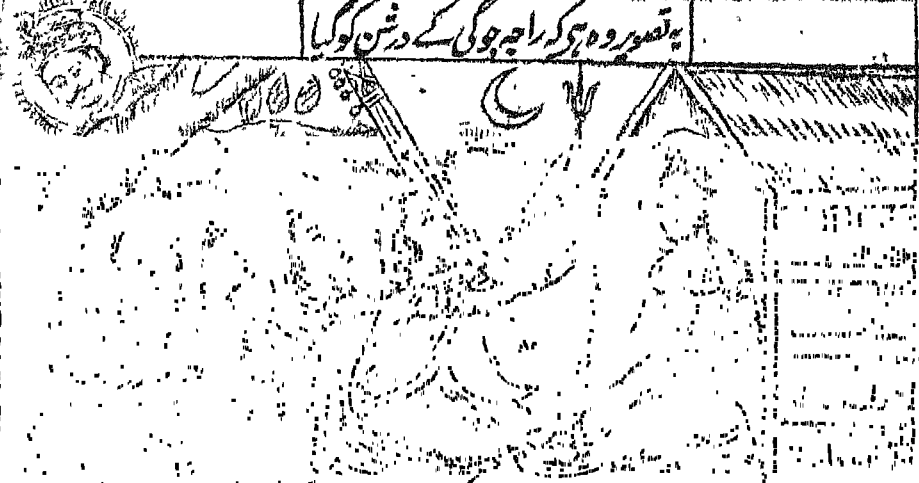
کیا مانگون آپ کے پرشاد سے میرے یہان سب کچھ ہی ان دھن رتن ہاتھی گھوڑے سبھی چیزین ہین مگر ایک بستو مانگنے کے لیے مین آپ کے پاس آیا ہون جو کرپا کر دیجیے تو مین مانگون یہ سن جوگی نے کہا راجہ جو تو مانگے گا سو مین دونگا راجہ نے کہا کہ یہ مندر مجھے دیجیے جوگی نے سن بلنبہ نہ کیا اور ترت وہ مندر راجہ کو دیا اور اپنا جوگ روپ دھر وہان سے تیرتھ برت کرنے کو گیا راجہ نے جب وہ محل پایا تب وہ پرسن ہو گدی پر جا بیٹھا اور وہ رنڈیان جیسے جوگی کے آگے گاتی تھین گانے لگین راجہ اُس مندر مین خوشی سے رہنے لگا انیک انیک پرکار کے رس بھوگ کرنے لگا اتنی بات کہہ پتلی بولی سن راجہ بھوج راجہ بکرم تو وہان بیٹھکر آنند کرنے لگا اب جوگی تیرتھ تیرتھ پھرتا تھا اور جو کوئی سدھ ملتا تھا اُس سے اپنا دکھ کہتا تھا اسطرح سے کسی اور تیرتھ مین جا پہونچا اور وہان ایک جتی سے اپنے جی کے دکھ کا بیورا سب کہا اُسنے کہا کہ تو اپنے استھان کو جا اور بھیس دھر کے راجہ کے پاس جا سوال کر وہ دھرماتما ہی جب ہی تو وہ مکان مانگے گا تب ہی تجھے حوالے کر دیگا یہ اُسکی سیکھ مان ایک بوڑھے برہمن کا بھیس دھر اُس مندر کے نکٹ آ یا دوار پر جا تالی دی تالی کی آواز سنتے ہی راجہ باہر نکل آیا اور اُس سے کہا کہ تو کیا مانگتا ہی مانگ سو تجھے دونگا تب اُسنے کہا کہ مہاراج مین تمام پرتھی پر پھر آیا پر تیری اچھا کا استھان کہین نہ پایا کہ جہان مین بیٹھون یہ سن راجہ ہنسکے بولا یہ ٹھانو تمہاری اچھا کے موافق ہو تو لیو یہ سن برہمن نے

اسیس دی راجہ اُسے اُس جگہ پر بٹھا اپنے گھر کو آیا اتنی بات کہہ پتلی بولی سن راجہ بھوج تو اُسکے سنگھاسن پر
بیٹھنے جوگ نہین ہے تو اپنے جی مین کیا بچارتا ہے جو ایسا ارادہ کرتا ہے جو اُسکے برابر ہو وہ سنگھاسن پر
بیٹھے وہ روز بھی یون آخر ہوا اچھا پچھتا اپنے مندر مین گیا رات جون تون کٹ گئی صبح ہوتے اشنان
پوجا کر وہین آکر موجود ہوا اور چاہا کہ سنگھاسن پر پاؤن دھرے تب

روپ وتی تئیسوین پتلی بولی

کہ سن راجہ بادشاہ ایسا پرتاپی تھا تو نے کب کیا جو سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا ہے ایک دن کی بات راجہ
بیر بکرماجیت کی مین تجھے کہتی ہون تو سن کہ اپنے محل مین ایک رات کو آرام سے سوتا تھا اسمین کچھ راجہ کے جی
مین آیا یکبارگی اُٹھ کر کاچھا باندھ ڈھال تلوار لے شہر کے کوچے مین پھرنے لگا آگے جاکر دیکھے تو چار چور کھڑے
باتین کر رہے ہین کہ کدھر چوری کرنے ہم چلین اُنمین سے ایک کہنے لگا اچھی ساعت مین چلو تو کچھ مال ہاتھ لگے
اور بری ساعت چلنے سے تو کوہ پاکر خالی ہاتھ پھر آوینگے اسطرح سے سب باتین اُنکی راجہ نے سنین
اور اُنھون نے بھی راجہ کو دیکھا اُنمین سے ایک بولا کہ تو کون ہے راجہ نے کہا جو تم ہو سو ہم ہین یہ سنکر اُنھون
راجہ کو بھی اپنے ساتھ لگا لیا اور چوری کو چلے آگے جا ایک جگہ پہونچکر ایک اُسمین سے ایک پوچھنے لگا کہ اب
اپنا گُن کہو تب ایک اُنمین سے بولا کہ مین ایسا مہورت جانتا ہون کہ جسمین جا کر اگر نقب دے کبھی خالی
پھر کر نہ آوے دوسرا بولا کہ مین سب جانورون کی بولیان سمجھتا ہون تیسرا بولا کہ مین جس مندر مین
جاؤن مجھے کوئی نہ دیکھے اور مین کام کر آؤن چوتھا بولا کہ میرے پاس ایک چیز ایسی ہے کہ کوئی کتنا ہی
مجھے مارے نہ مرون اُن چارون نے یہ باتین کہین راجہ سے پوچھا کہ تو کیا ہنر جانتا ہے وہ کہہ تب راجہ
بولا کہ مین یہ جانتا ہون کہ جہان دھن رکھا ہو سو اُس مقام مین بتادون اُن چارون نے راجہ سے کہا
کہ تو آگے چل ہم تیرے پیچھے ہین جہان دولت گڑی ہو ہمین بتا دے اسطرح باتین کر آگے راجہ پیچھے
پیچھے چور چلے ہوئے راجہ کے محل کے نیچے باغ مین آئے جس جگہ دولت اچھی گڑی تھی سو اُن چورون کو
راجہ نے بتادی اُنھون نے وہان کھودا ایک تہ خانہ کا دروازہ نکلا اُسے توڑ کر اندر جا دیکھے تو کروڑون کا
جواہر اشرفیان روپے بھرے ہوئے ہین سب نے لوٹین باندھ سر پر دھر چلے اُسی وقت راستے مین
گیدڑ بولا اُن چورون مین جو جانورون کی بولی جانتا تھا سنکر وہ سمجھا اور اُسنے کہا کہ بھائی یہ گیدڑ بولتا ہے کہ
اس دھن کے لینے مین کچھ کشل نہین اُنمین سے ایک بولا کہ تو اپنا شگون رہنے دے پائی ہوئی

راجہ اور چورون کی شبیہ

چھپی کو تو ہم نہیں چھوڑتے چھوڑین تو ہمارے دھرم مین بٹہ آوے انہین سے دوسرا بولا کہ بھائی دھن تن
تو پایا پر بستر نہین ملے اس سے کہین چلکر جگہہ چوری کیجیے اور وہان سے بستر لیجیے تو پھر چوری کا
نام بھی نہ لیجیے پھر انہین سے ایک بولا کہ راجہ کا دھوبی یہان رہتا ہے اُسکے گھر مین چلکر سیندھ دین تو
طرح بطرح کے کپڑے ملین گے یہ منصوبہ کر دھوبی کے پچھواڑے تو وہ گٹھریان رکھ دین اور جا کر اُسکے
گھر مین سیندھ دیا اسمین اُسکا گدھا دیکھکر بولا اور دھوبی جاگکا خفا ہو گدھے کو خوب پیٹ کر کہنے لگا کہ یہ
کم بخت میرے پیچھے پڑا ہے دن بھر گھاٹ پر مین محنت کرون سوتے مین یہ ستاوے اتنا کہہ دھوبی پھر
جا کر سو رہا گدھا چورون کو دیکھکر پھر بولا آخر دھوبی نے چار پانچ مرتبہ مار مار کر اُسے کھول چھوڑ دیا اور جب
سو رہا چور تو چوری کرنے لگے اور راجہ نے اپنے جی مین بچارا کہ وہ تو اپنا دھن تھا جو چاہا سو کیا اور
اب انکے ساتھ رہکر ادھرم کا بھاگی کون ہوگا یہ سمجھکر راجہ اپنے محلون مین چلا آیا اور چور تو گٹھریان باندھ
اپنے گھر کو گئے صبح ہوتے ہی شور ہوا کہ راجہ کے [illegible] مین چوری ہوئی کوتوال آیا اور کوتوال
نے جگہہ جگہہ ہرکارے جاسوس بھیج دیے گھاٹ باٹ سب بند کیے آخر کو تلاش کر چورون کو باندھکر
ہرکارے کوتوال کے پاس لے آئے کوتوال نے لیجا کر راجہ کے سامنے کھڑے کیے راجہ کا منھ
دیکھ دیکھ وہ چور اپنے جی مین بچار کرنے لگے کہ راجہ ہی کی صورت کا پانچوان چور ہمارے ساتھ تھا اور
دھوبی کے یہان ہم چوری کو گئے تو وہ جاتا رہا بڑا اچنبھا ہے کہ اپنا حصہ وہ نہ لیگیا یہ اپنے جی مین
بچارتے تھے کہ راجہ نے مسکرا کر کہا کہ تم میرا منھ دیکھ دیکھ کیا اپنے جی مین سوچتے ہو سنو تمھاری اٹکی
مین ہے کہ وہ مال جہان رکھا ہے وہان سے لا دو چور بولے مہاراج بڑے اچنبھے مین ہم پڑے کہ ایک

رات کو ہمارے ساتھ چوری کرنے مین شریک تھا جبتک چوری کی تب تک وہ ساتھ تھا اور اپنا حصہ لینے کے وقت وہ بھاگ گیا راجہ نے کہا کہ اچھا اُس چور کو بھی بتا دو تب اُنہین سے ایک چور بولا کہ مہاراج جی چاہے توہمین مار ڈالو چاہو چھوڑ دو پر آپ کے روبرو ہم سچ کہتے ہین کہ اسوقت تم راجہ ہو اور رات کو ہمارے ساتھ تھے کیونکہ ہمنے بہتون کے ساتھ چوریان کی ہین پر ایسا کسی کو نہین دیکھا جو اپنا بانٹ چھوڑ دے اسلیے ہم دھرم سے کہتے ہین ہمارے ساتھ آپ ہی تھے یہ سُن راجہ ہنسکر بولا کہ تم اپنے جی مین مت ڈرو ہمنے تمھاری جان بخشی پر ایک بات ہم تمسے کہتے ہین سو تمھین کرنی پڑیگی تم اب چوری کرنے سے ہاتھ اُٹھاؤ اور جو تمھین دولت چاہیے میرے خزانے سے لیجاؤ یہ سُنکر چورون نے راجہ کی بات قبول کی راجہ نے اُنکے لئے اور بھی منھ مانگی دولت دی اور بدا کیا وہ دھن لے لے اپنے اپنے گھر گئے اِتنی بات کہہ پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج نہ تو ایسا ساہس کریگا نہ اِس سنگھاسن کے جوگ ہوگا اب جاکر اپنا راج کر اور یہ خیال چھوڑ دے راجہ چپ ہو کر وہان سے اُٹھ اپنے مکان مین داخل ہوا وہ سات اور وہ دن بھی گذر گیا وہان سے اپنے مندر مین جا رات کو تو سوچ مین کاٹا دوسرے دن صبح کو سنگھاسن کے پاس آکر کھڑا ہوا اپنے من مین بچار کرنے لگا کہ مین اِس سنگھاسن پر بیٹھنے نہ پایا اور ناسوار تھہ جنم گنوایا سب دیس دیس یہ خبر ہو چکی ہے کہ راجہ بھوج راجہ بیر بکرماجیت کی سنگھاسن پر بیٹھا سو بیٹھنا میرا نہ ہوا یہ بات سُنکر سب لوگ ہنسینگے اور گندھرپ گالیان دینگے اور میرے کل کو کلنک لگا یہ اپنے جی مین سوچ کر راجہ نیچی گردن کر سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا اپنے جی مین بچارتا تھا کہ ایک مان وہ تھی کہ جبکا بکرم جیسا پتر ہوا اور ایک مین ہون کہ کل کو داغ لگایا اور جو منصوبہ کیا سو بن نہ آیا ایسی باتین راجہ من مین بچار بچار چینتا کرتا تھا اور کچھ جی مین غیرت آتی تھی اور کچھ کرودھ ہوتا تھا کہ اِسمین جھنجھلا کر جلدی کر چاہا کہ سنگھاسن پر بیٹھے اِستنے مین

کوشلیا اٹھائیسوین پتلی بولی

سُن راجہ بھوج تو بڑا مورکھ ہے جو کہا نہین مانتا اور ساہس کو تو سچ کر جانتا ہے کنچن کی برابری پیتل نہین کر سکتا اور ہیرے کے برابر شیشہ نہین ہوتا اور چندن کے گن کو نیم نہین پاتا اِس سے تو ہزار اپنے جی مین منصوبہ کیا کر لیکن راجہ بیر بکرماجیت کے برابر تو نہین ہو سکتا اور اُسکے سنگھاسن پر بیٹھنے کی تجھ مین شکتی نہین ہے آگے اتنی بات اِس پتلی کی سُن راجہ اپنے جی مین بہت سا لجایا [illegible]

بات پتلی نے کہی کہ سن راجہ میں ایک دن کی بات راجہ بیرکرماجیت کی تیر سے آگے گنگا تھی ہرن کہ تیر [illegible]
مرنے کے دن نزدیک آگئے تب راجہ کو معلوم ہوا اور معلوم کرکے اسی نگر میں گنگا تیر پر ایک [illegible]
جب مندر میں پہنچا تب آپ بھی وہیں جا رہا تمام ملکوں میں خبر کی کہ جو کوئی دان لیا چاہے سو وہ [illegible]
لے اور جتنے برہمن پنڈت بھاٹ بھکاری آئے تھے انہوں نے منہ مانگے دان پائے پھر دیوتاؤں کو
بھی سوجھی اسمیں بہت سے دیوتا روپ بدل بدل دان لینے کا بہانہ کر راجہ کو سب دیکھنے آگئے [illegible]
آکے جو جسکے جی میں آیا سو مانگا اور راجہ نے بھی سو ہی دیا جب دان لے چکے تب راجہ کے [illegible]
کھڑے ہوا سیس نوا کہنے لگے کہ دھن ہو راجہ بکرم ہم سے تین اور دھن ہے تیرے پتا کو [illegible]
باندھا کہ تینوں لوک میں تیری نشانی رہیگی ست جگ میں جیسا ستیا وادی راجہ ہری چند رام تریتا [illegible] جیسا
راجہ بل ہوا اور دواپر میں جیسا راجہ یدہشٹر ہوا ویسا کلجگ میں بیرکرماجیت تو ہے جیسے چار دن [illegible] جگ
میں تم دھرماتما ہوئے تیسے نہ ہوئے نہ ہونگے اسطرح راجہ سے کہ دیوتا بدا ہوگئے اتنی بات کہہ پتلی
بولی کہ سن راجہ بھوج دیوتا تو سب بدا ہوئے اور راجہ جا کر محل کے جھروکوں میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک
راجہ کو کسی رکھ نے سراپ دیا تھا سو وہ سونے کا ہرن بنکر راجہ بیرکرماجیت کے سامنے آیا راجہ نے
دیکھتے ہی اسکے مارنے کو کمان اور تیر اٹھایا چاہا کہ راجہ بان مارے اسمیں وہ ہرن بولا کہ میں [illegible]
برہمن ہوں مارے بھوک کے دن رات پھرتا ہوں ایک سدھ سے میں نے اپنی موت مانگی تھی
اسنے مجھے ہرن کیا پھر میں نے اس سدھ سے کہا کہ مہاراج تمنے مجھے ہرن تو بنایا پر میری گتی کس
طرح ہوگی تب اسنے مجھسے کہا کہ کلجگ میں راجہ بیرکرماجیت بڑا داتا ہوگا اسکا جب تو جاکر درشن
کریگا تب تیری مکت ہوگی اسلیے میں تیرے درشن کو آیا ہوں راجہ نے اسکی بات سنکر [illegible] دیا اور اس

یہ تصویر وہ ہے کہ ہرن نے راجہ کے درشن سے اپنا روپ بدلا

بھرن نے اسی وقت اپنا سر تیاگ کیا راجہ نے اس بھرن کو جلا کر گنگا میں بہا دیا اور بہت اسکے نام جگ کیا
اتنا کہہ پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج تو اسکے برابر کیونکر ہو سکتا ہو اور تو اپنے جی سے یہ بات دور کر سنگھاسن کو نے
ابھی بڑت کر وا دے جہاں سے لایا ہے وہاں پہونچا دے یہ اتنی بات سن راجہ بھوج اپنے جی میں سوچ کرنے لگا
اور جواب کچھ نہ بن آیا اور بہت اداس ہوا اپنے مندر میں آیا وہ دن اسطرح گذر گیا اپنے مکان میں آ
اسی چنتا میں رہا ہی صبح ہوتے من میں پھر آگے سے سنگھاسن کے پاس جا کھڑا ہوا

بھاگمتی چھبیسویں پتلی بولی

راجہ ایک بیر یعنی سن اور انت کہتا میں تجھے سمجھا کر کہتی ہوں تو اپنا من لگا کر سن کہ جب انت سمے راجہ بکرم کا
آیا تب آپ بوان پر بیٹھ اندر لوک کو گیا اور امراوتی نگری میں شور ہوا تینوں لوک میں ہنگامہ ہوا کہ راجہ بکرم جیت کا
کال ہوا اسوقت اگیا کو یلا دو بیر تھے راجہ جی کے ساتھ الوپ ہو گئے سو وہ سوامی رہا نہ وہ داس رہے
دھرم کی دھجا اکھڑ گئی سب رعیت راجہ کے راج کی رونے لگی برہمن بھاٹ بھکاری راہرو کی سب دھاڑ مار مار
رو رو کہنے لگے کہ ہمارا آدر کرنے والا اور مان رکھنے ہار آج جگت سے اٹھ گیا رانیاں راجہ کے ساتھ ستی ہوئیں
اور جتنے داس داسی تھے سو سب اناتھ ہو گئے اور جتنے لوگ کہ راجہ پاس ہی شاگرد پیشہ تھے سب روتے تھے
اور کہتے تھے کہ ہائے ہم میں سے کوئی کام نہ آیا اسطرح کی گل بل ادھر کے راج میں ہو رہی تھی تب اسنے

یہ تصویر وہ ہے کہ راجہ بکرم مر گیا اور جلانے کو لیگئے
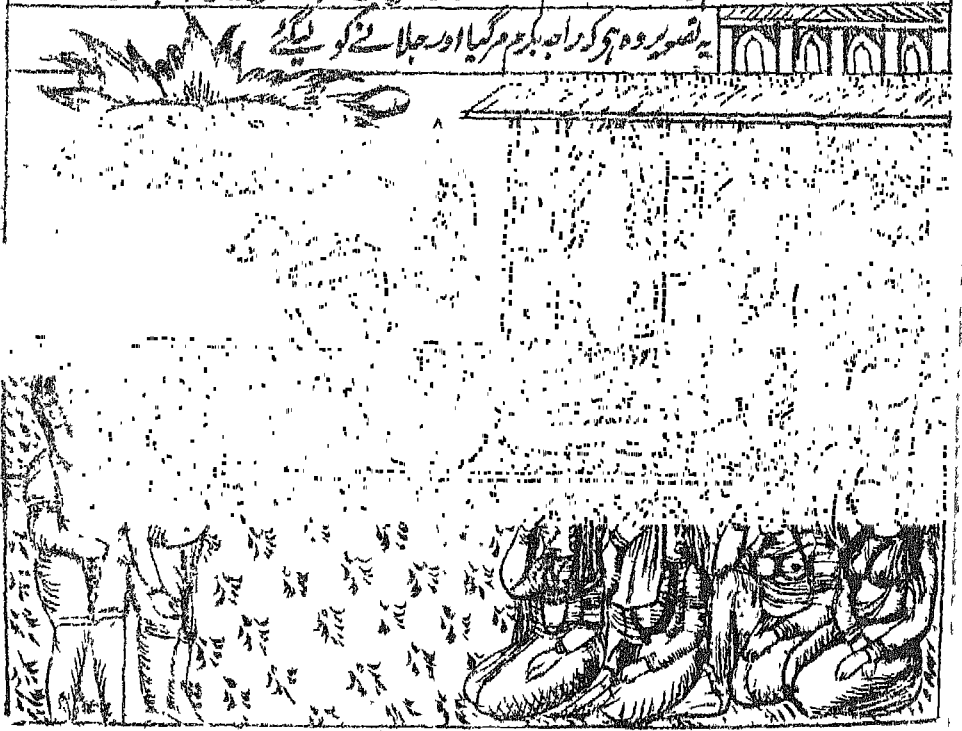
راجکمار جیت پال کو راج تلک کیا اور تمام ملکون مین اُسکے نام کا ڈھنڈورا کرا دیا جیت پال جب راجہ ہوا تو
وہ ایکدن اس سنگھاسن پر بیٹھا اتنے مین مورچھا آئی اور مورچھا آتے ہی وہ بے سدھ ہوا ایک خواب دیکھا
کہ اُس خواب مین راجہ بیر بکرماجیت نے اُسے منع کیا کہ اس سنگھاسن پر مت بیٹھ جو میرا سا ساہس [illegible]
سنگھاسن پر بیٹھنا اتنے مین راجہ جیت پال کی آنکھ کھل گئی اور ساودھان ہو سنگھاسن سے نیچے اُتر بیٹھا منتری کو
بلا اپنے خواب کا احوال سب کہا تب پردھان نے کہا کہ مہاراج [illegible] آسن پر بیٹھا [illegible]
مین آپ سے کہتا ہون سو آپ کیجیے کہ آج رات کو پتھر ہو بھوم مین بچھوا دیجیے اور راجہ کا دھیان کرکے
کہ مہاراج جو جو مجھے اگیا ہو اُسی موافق مین کرون یہ کامنا کرے۔ رات کو سونے سے سپنے مین جیسا جواب کہا [illegible]
ویسا کیجیے جو دیوان نے کہا تھا سوئی راجہ نے کیا اور جب راجہ سویا تب سپن مین جیت پال کو راجہ بیر بکرماجیت
نے کہا کہ اُجین نگری اور دھارا نگری چھوڑ کر انباوتی نگری مین راج کرو اور سنگھاسن کو بھوم مین پرتھوی کو
سونپ دو صبح ہوتے ہی راجہ جیت پال اُٹھا اُٹھتے ہی مزدورون کو بلا سنگھاسن کو گڑوا دیا اور آپ
انباوتی نگری مین راج کرنے لگا دھارا نگری اور اُجین نگری اُجڑ اُجڑ انباوتی نگری بسنے لگی یہ پتلی کی بات
سُن راجہ بھوج پچھتا پچھتا نراس ہو سر دھنکر اُٹھا اور دیوان کو بلا کر کہا جہان سے یہ سنگھاسن نکلوایا ہے وہ
گڑوا دو منتری کو اگیا دی آپ اپنے جی سے راج کاج چھوڑ بیٹھا منتری راج کرنے لگا اور آپ اُس [illegible]
[illegible] کیا اور سب راجاون کو سوجھی کہ راجہ بھوج نے اپنا راج تیاگ کر بیراگ لیا سچ ہے جو
جس کام کے جوگ نہ ہو تو لازم ہے وہ کام نہ کرے فقط

خاتمۃ الطبع

دنیا افسانہ ہے اور ہم سب لوگ افسانہ پسند نقش خیال پر دنیا کا ثبات ہے زندہ دلی کے واسطے قصہ کہانی
افسانہ دلاویز ہین مصنفون نے نصائح کے مذاق کو ترجیح کیا ہے عقلاء ہند نے پند سودمند کو خردمندانہ حکمت
سے بے زبانون کی زبان سے اسلیے ظاہر کیے ہین کہ آدمی کو غیرت آئے اور سبق عمدہ تمیز کا حاصل
کرے جیسے کلیلہ ودمنہ وغیرہ سے ظاہر ہے ہندوستان مین راجہ بھوج ایک شخص پر شکوہ فرمانروایان ہند سے
مشہور ہے ایسے نام آور راجہ کے نام نامی سے منسوب کر کے سنگھاسن بتیسی نام سے ایک افسانہ سنسکرت
مین ترتیب دیا تھا ترجمہ اُسکا بھاکا دیوناگری مین ہوا اور تہذیب کسیقدر ہوا اور زبان اردو درست ہو کر کئی
مرتبہ طبع ہوا اور وہ اخبار مین ہزارون جلدین طبع ہوئین فی الحال حسب خواہش تاجران ملک ہند بار ہفتم ماہ جون
سنہ [illegible] مطابق ماہ شعبان سنہ [illegible] ہجری مطبع نامی منشی نولکشور مین طبع ہوئی فقط

کتب فسانہ نظم اردو

الف لیلہ منظوم — چار جلد تصنیف مختلف —
۱ — جلد — منظوم دلکش مرزا اصغر علی خان نسیم دہلوی سخن پرداز لکھنوی —
۲ — جلد — نتیجۂ طبع شاعر خوش فکر منشی تولارام شایان
۳ — جلد — ” ”
۴ — جلد — از منشی شادی لال صاحب شاگرد مرزا نسیم دہلوی —
مجموعۂ قصص — مشمولہ پانچ قصہ مؤلف مختلف یکجا ہی
۱ — قصہ سوداگر بچہ — ۲ — قصہ ماہی گیر — ۳ قصہ عجیبہ
۴ — قصہ بینظیر — ۵ — قصہ شاہ روم — اور ہر ایک کتاب علحدہ بھی
سنگھاسن بتیسی — منظوم از منشی رنگین لال —
گلزار ابراہیم — ابراہیم ادہم کا سچا فسانہ مؤلفہ حسن تخلص
چشمۂ شیریں — فرہاد و شیریں کا قصہ
گنج ہمت — تصنیف منشی جگ گوپال ثاقب تخلص
ایجاد رنگین — مختصر حکایات مصنفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی —
مجموعہ — چوہے نامہ — بلی نامہ — افیونی نامہ جوگن نامہ — مصنفہ میاں باطن اکبر آبادی —
مثنوی میر حسن — باتصویر یہ قصہ بے نظیر اور بدر منیر کا نہایت عمدگی سے نظم ہوا ہے —
پدماوت بھاکھا — محشی با حل معانی از ملک محمد جائسی
ایضاً — بھاکھا سے اردو میں شعر بشعر نظم فرمایا مولوی قاسم علی بدایونی نے —
ایضاً — از عبرت و عشرت

مجموعہ — ۱ — قصۂ قاضی جونپور — ۲ — قصہ بیلدار — ۳ قصہ حفاظت شیطان — ۴ — قصہ چار لڑکیوں کا — ولی لگی کا قصہ عقل و حمق کا مقابلہ — مؤلفہ مولوی الطاف حسین —
مثنوی گلزار نسیم — قصہ گل بکاولی منظوم از پنڈت دیا شنکر نسیم لکھنوی
فسانۂ عجائب منظوم — مؤلفہ منشی محمد تاج فراغ تخلص
نل دمن — راجہ نل اور دمن کا فسانہ منظوم —
ہدیۂ افطار — از مولوی ممتاز علی سندیلوی —

کتب قصص نثر فارسی

شبستان عشرت — معروف بہ عجیب القصص نادر فسانہ بعبارت رنگین تتمہ بہار دانش ہے مصنفہ منشی محبت سنگھ —
نگار دانش — لب لباب عیار دانش کمال عمدہ انتخاب ہے —
عیار دانش — مصنفہ شیخ ابو الفضل علامی بن شیخ مبارک —
انوار سہیلی — محشی اسکے مضامین پر عمل کرنا دانا اونکو دانا بناتا ہے سراپا انسانیت کا جامہ پہناتا ہے مصنفہ ملا حسین واعظ
مفرح القلوب — گتیک و منک کا قصہ ترجمہ ہندی حتّی الیٰ سنسکرت
بہار دانش — کلاں و اضح خوشخط صاف چھاپہ صحیح مصنفہ منشی شیخ عنایت اللہ —
ایضاً — خورد —

کتب قصص نظم فارسی

خسرو نامہ — یعنی مثنوی خسرو گل بہت نادر مثنوی ہے گو بظاہر ایک فسانۂ شاہان ہے مگر بباطن حقیقت روح و جان کا اعلان ہے از جلوۂ طبع عرفان پسند حضرت فرید الدین عطار
مثنوی مخزن اسرار — مصنفہ مولانا نظامی گنجوی —
مثنوی لیلیٰ مجنون — مصنفہ — ”
مثنوی خسرو شیریں — ” ”

مثنوی ہفت پیکر - مصنفہ مولانا نظامی گنجوی -
سکندر نامہ بحری - کا ان مشہور درسی کتاب قصہ
ملک گیری سکندر رومی الاصل مصنفہ مولانا نظامی گنجوی -
سکندر نامہ - مجرد "
ایضاً - جلی قلم باہتمام متوسط قیمت نہایت خوش خط
محشی مع فرہنگ - " "
سکندر نامہ بحری - " "
شرح سکندر نامہ بحری - موسوم بہ منتخب الشروح مشہور
بشرح علماے کہ اکثر بیت نادر شرح ہو جو بموجب حکم
صاحبان کونسل کلکتہ شروح کثیرہ سے باتفاق ارباب
ارباب علم مرتب ہوئی تالیف مولوی بدر علی عظیم آبادی
و مولوی سید حسین علی جونپوری -
ایضاً - مصنفہ محمد نصیر الدین شاہ امیر سلطان [illegible]
ایضاً - مشہور بشرح گلوری در پنجاب میں بہت رائج ہے
مصنفہ محمد گلوری -
مثنوی تحفۃ الاحرار - مصنفہ عبد الرحمن جامی -
مثنوی یوسف زلیخا - مصنفہ عبد الرحمن جامی -
ایضاً - مصور بتصویر طبیل - "
ایضاً - " مع طبیل - "
شرح یوسف زلیخاے جامی - مصنفہ مولوی محمد شاہ
مثنوی یوسف زلیخاے ناظم ہروی - بجواب
یوسف زلیخاے جامی -
مثنوی یوسف زلیخاے فردوسی - چہ مصرعہ -
مثنوی لیلی مجنون - ملا ہاتفی -
مثنوی لیلی مجنون - خسرو -

مثنوی ہشت بہشت - خسرو محشی -
مثنوی تحفۃ العراقین - محشی بڑی جلد مثنوی ہے فصاحت
و بلاغت سے بھری ہے مصنفہ حضرت افضل الدین خاقانی شروانی
ظفر نامہ ملا ہاتفی - اسمیں بادشاہ تیمور کی فتوحات
ملک گیری کا حال بشکل سکندر نامہ نظم پاکیزہ میں ہے
مثنوی سنبلستان - بتتبع بوستان سعدی ہے
مصنفہ منشی ہرگوپال تفتہ -
مثنوی نلدمن - مصنفہ ملا فیضی فیاضی -
مثنوی شیریں خسرو - ملا آصفی مصنفہ نواب آصف جاہ
مثنوی نیرنگ عشق - معروف بہ مثنوی غنیمت
مصنفہ مولانا غنیمت -
مثنوی نقش تمیم - مصنفہ مولوی محمد تقیم سہارنپوری -
مثنوی نالۂ منظور - مصنفہ مولوی منظور احمد -
مثنوی شکرستان خیال - مع رسالہ اخوان قسمت -
مثنوی زلالی - مصنفہ ابو الحسن تخلص زلالی -
مثنوی ولی رام - معروف بہ چشمۂ عرفان -
مثنوی زاد المسافرین - مصنفہ ملا حسین واعظ -
مجموعۂ نوادر نظم - یعنی مجموعۂ ہشت مثنوی از کلام
اساتذۂ شعراے متقدمین -
۱ - مثنوی در صفت بنگالہ - ۲ - مثنوی معراج الخیال
از کلام تجلی - ۳ - مثنوی قضا و قدر - از طالب آملی -
۴ - ایضاً - دیگر - ۵ - مثنوی قضا و قدر - ۶ - مثنوی
رزمیہ از میرزا صائب - ۷ - مثنوی قضا و قدر -
۸ - مثنوی در صفت حلم از سلیم -